



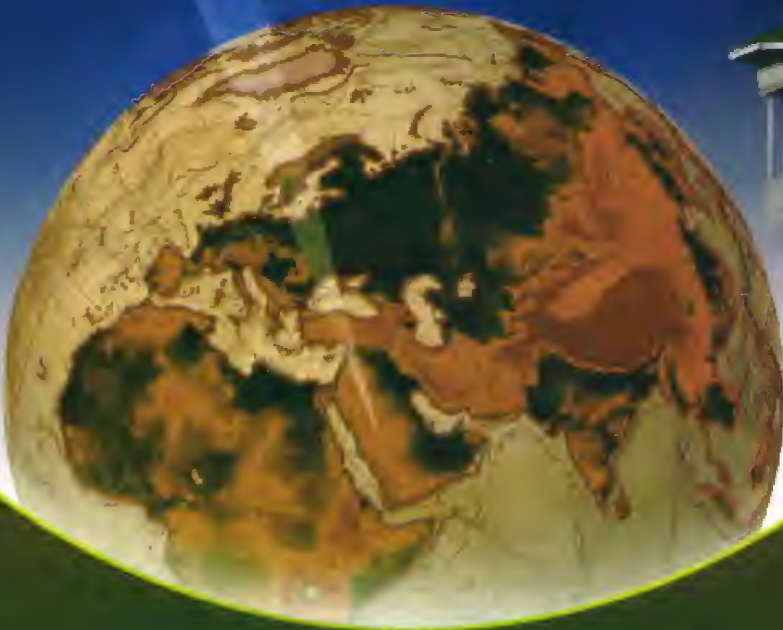
نماز کے مسائل

مؤلف

محمد اقبال کیلانی

کتاب الصلاة

تأليف الشيخ محمد اقبال کیلانی



1423 H

1423 هـ

سعر
۲۰ روپاں

ردو

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالبدية

کتاب الصَّلَاة ۞ نماز کے مسائل

صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)
اس طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے دیکھتے ہو (اسے بخاری نے روایت کیا ہے)



محقق و سال کیلانی
جامعہ ملک سونو، الیاض

نام کتاب — کتاب الصلاة
 مؤلف — محداقبال کیلانی
 کتابت — خالد محمود پیرا
 طبع — ثانی (۲۰۰۰)
 اہتمام — غایت اللہ تٹلا، حضرت کیلیا نوالہ
 اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ، ماڈل ٹاؤن، لاہور
 قیمت — وقف شدہ

پتہ

- ① حافظ محمد ادریس کیلانی
 حدیث منزل، حضرت کیلیا نوالہ، ضلع گوجرانوالہ، پاکستان
- ② محداقبال کیلانی - ص ۸، الریاض ۱۱۴۲ھ - سعودی عرب
 ٹیلی فون — گھر: ۴۰۶۵۶۳۲ — دفتر: ۴۶۷۶۴۱۲
- ③ ایم عبدالرحیم خان، ۱۵۹۔ اے پی آئی آئی سی (AP II C) کالونی
 حیدرآباد ۵۰۰۷۲۲ - الہند

منظوم شدہ الادارۃ العامہ لشئون المصاحف و مراقبۃ المکتب و راسۃ الادارۃ البحوث العلمیۃ و
 الاقامۃ المدعوۃ و الارشاد بالریاض. المملکۃ السعودیۃ العربیۃ بمطابق نمبر: ۵ / ۱۱۴
 بتاریخ: ۱۴۰۶/۹/۹ھ بمطابق ۱۷ - محلی ۱۹۸۶ء



فہرست ابواب

نمبر شمار	اَسْمَاءُ الْاَبْوَابِ	نام ابواب	منبر نمبر
۱	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	۶
۲	کَلِمَةُ النَّاشِیْرِ	عروضِ ناشر	۱۲
۳	اِصْطِلَاحَاتُ الْحَدِیْثِ مُخْتَصَرًا	مختصر اصطلاحات حدیث	۱۳
۴	اَلنِّیَّةُ	نیت کے مسائل	۱۴
۵	فَرْضِیَّةُ الصَّلَاةِ	نماز کی فرضیت	۱۶
۶	فَضْلُ الصَّلَاةِ	نماز کی فضیلت	۱۷
۷	اَهْمِیَّةُ الصَّلَاةِ	نماز کی اہمیت	۱۸
۸	مَسَائِلُ الطَّهَارَةِ	طہارت کے مسائل	۲۱
۹	اَلْوُضُوْءُ وَالتَّيْمُمُ	وضو اور تیمم کے مسائل	۲۵
۱۰	اَلسَّنَرُ	سنہرے کے مسائل	۳۵
۱۱	مَسَاجِدُ وَمَوَاضِعُ الصَّلَاةِ	مساجد اور نماز پڑھنے کی جگہ کے مسائل	۳۸
۱۲	مَوَاقِیْتُ الصَّلَاةِ	اوقاتِ نماز کے مسائل	۴۴
۱۳	اَلْاَذَانُ وَالْاِقَامَةُ	اذان اور اقامت کے مسائل	۵۲
۱۴	مَسَائِلُ الْاِمَامَةِ	امامت کے مسائل	۵۸
۱۵	اَلسُّتْرَةُ	سترو کے مسائل	۶۴

نمبر شمار	أَسْمَاءُ الْأَبْوَابِ	نَمُ الْبَابِ	صفحہ نمبر
۱۶۰	مَسَائِلُ الصَّفَةِ	صف کے مسائل	۶۶
۱۷	مَسَائِلُ الْجَمَاعَةِ	جماعت کے مسائل	۷۰
۱۸	صِفَةُ الصَّلَاةِ	نماز کا طریقہ	۷۶
۱۹	الْأَذْكَارُ الْمَسْنُونَةُ	نماز کے بعد اذکار مسنونہ	۱۰۱
۲۰	مَا يَجُوزُ فِي الصَّلَاةِ	نماز میں جائز امور کے مسائل	۱۰۵
۲۱	الْمَنْعُومَاتُ فِي الصَّلَاةِ	نماز میں ممنوع امور کے مسائل	۱۰۸
۲۲	السَّنَنُ وَالْتَوَافِدُ	سنتیں اور نوافل	۱۱۱
۲۳	سَجْدَةُ التَّهْوِي	سجدہ تہویہ کے مسائل	۱۲۰
۲۴	صَلَاةُ الشُّفْرِ	نماز قصر کے مسائل	۱۲۲
۲۵	صَلَاةُ الْجُمُعَةِ	نماز جمعہ کے مسائل	۱۲۹
۲۶	صَلَاةُ الْوُشْرِ	نماز وتر کے مسائل	۱۳۶
۲۷	صَلَاةُ التَّحْجِدِ	نماز تہجد کے مسائل	۱۴۳
۲۸	صَلَاةُ الْإِسْتِثْقَاءِ	نماز استسقاء کے مسائل	۱۴۶
۲۹	صَلَاةُ التَّطَوُّعِ	نفل نمازوں کے مسائل	۱۴۹
۳۰	صَلَاةُ الْقِرَاءَةِ	نماز تراویح کے مسائل	۱۵۱
۳۱	صَلَاةُ الْعِيدَيْنِ	نماز عیدین کے مسائل	۱۵۵
۳۲	صَلَاةُ الْجَنَائِزِ	نماز جنازہ کے مسائل	۱۶۱
۳۳	صَلَاةُ الْكُسُوفِ وَالْخُسُوفِ	نماز کسوف اور خسوف کے مسائل	۱۶۸
۳۴	صَلَاةُ الْإِسْتِخَارَةِ	نماز استسماہ کے مسائل	۱۷۰
۳۵	صَلَاةُ الْحَاجَةِ	نماز حاجت کے مسائل	۱۷۲
۳۶	صَلَاةُ الشَّيْخِ	نماز شیخ کے مسائل	۱۷۳
۳۷	تَحِيَّةُ الْوُضُوءِ وَالْمَسْجِدِ	تہیۃ الوضو اور تہیۃ السجدہ کے مسائل	۱۷۵

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جُعِلَتْ قُرْآنٌ عِنْدَ

فِي

الصَّلَاةِ

(رواه احمد والنسائي)

●
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَے فرمایا :

”میری آنکھوں کی ٹھنڈک تمہارے میں رکھی گئی ہے“

(اسے احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَغَفِّلِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی
سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ - اَمَّا بَعْدُ :

نماز اسلام کا بہت اہم رکن اور اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے نماز کو اپنی آنکھوں کی ٹٹھک قرار دیا۔ نماز کا وقت ہونا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ان الفاظ کے ساتھ اذان دینے کا حکم فرماتے اَقْبِرِ الصَّلٰوةَ يَا بَلَّالُ! اَرَحْنَا بِهَا" اے بلال ہمیں نماز سے راحت پہنچاؤ۔ نماز کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں جانے کی ضمانت قرار دیا۔ حضرت ربیع بن کعب اہلی رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو کا پانی اور دوسری چیزیں لایا کرتے۔ ایک مرتبہ آپ نے (خوش ہو کر فرمایا) "ربیعہ! مانگو" کیا مانگتے ہو، حضرت ربیعہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں آپ کی رفاقت چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا "تو پھر کثرتِ سجدہ سے میری مدد کرو" یعنی تمہارے نامہ اعمال میں کثرتِ نماز میرے لیے سفارش کمنا آسان بنا دے گی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کامیاب لوگوں کی نشانی یہ بتائی ہے کہ "وہ لوگ نمازوں کی پابندی کرتے ہیں۔ (المؤمنون: ۹) نیز یہ کہ انہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد، اقامتِ نماز اور اداائے زکوٰۃ سے غافل نہیں کرتی" سورۃ نور: ۳۷، اللہ تعالیٰ نے نماز کو اقامتِ دین کی تمام تر جدوجہد کا حاصل قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اگر ہم انہیں زمین میں افتخار بخشیں تو وہ نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں" (المؤمنون: ۴)

تکلیف دکھ اور رنج کے وقت مومن کا یہی سب سے بڑا سہارا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ سے صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو۔ (البقرہ: ۱۵۳) حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے حکم پر اپنے اہل و عیال کو بیت الحرام کے پاس بے آب و گیاہ جگہ پر لے آئے تو بارگاہ رب العزت میں یہ دعا کی کہ ”میرے رب مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنا“ سورہ ابراہیم: ۴۰ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے جن اوصاف کا ذکر قرآن مجید نے فرمایا ہے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ اپنے گھروالوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے تھے۔ (سورہ مریم: ۵۵) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اسی بات کا حکم دیا گیا کہ ”اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم، اپنے اہل و عیال کو نماز کا حکم دو اور خود بھی اس کے پابند ہو۔“ (سورہ طہ: ۱۳۲) قرآن کریم سے قلب سلیم کے ساتھ ہدایت حاصل کرنے والے خوش نصیب لوگوں کی اللہ کریم نے جو نشانیاں بتائی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ”و نماز قائم کرتے ہیں۔“ (سورہ بقرہ: ۳) نماز میں غفلت کا بلی اور سستی سے کام لینے کو اللہ نے منافقین کی نشانی بتایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: جب منافق نماز کے لیے اٹھتے ہیں تو کھڑی سے محض لوگوں کو دکھانے کے لیے اٹھتے ہیں، سورہ نساء: ۱۴۲، سورہ ماعون میں اللہ تعالیٰ نے ان نمازیوں کے لیے ہلاکت اور تباہی بتائی ہے جو نماز کے معاملے میں غفلت اور بے پڑنی سے کام لیتے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اقوام کی تباہی اور ہلاکت کا اصل سبب ترک نماز ہی بتایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اللہ کے فرمانبردار بندوں کے بعد ایسے نالائق لوگ ان کے جانشین ہوئے جنہوں نے نماز کو ضائع کیا اور دنیا کے مزے اڑانے میں لگ گئے ایسے لوگ عنقریب تمہاری کے انجام سے دوچار ہوں گے۔“ (سورہ مریم: ۵۵) قیامت کے روز جنہیوں کا ایک گروہ جنہم میں جانے کا سبب یہ بیان کرے گا: ”لَعَلَّكُمْ مِنَ الْمُصَلِّينَ“ سورہ مدثر: ۴۳ یعنی ہم نماز نہ پڑھتے تھے۔ حالت امن ہو یا صاف خوف، گرمی ہو یا سردی، تندرستی ہو یا بیماری حتیٰ کہ جہاد و قتال کے موقع پر عین میدان جنگ میں بھی یہ فرض قضا نہیں ہوتا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ فرض نمازوں کے علاوہ نماز تہجد نماز اشراق، نماز چاشت، تہجد:

الوضو اور تحنیز المسبح کا بھی اہتمام فرماتے اور پھر خاص خاص مواقع پر اپنے رکبے حضورؐ کو استغفار کے لیے نماز ہی کو ذریعہ بناتے خسوف یا کسوف ہوتا تو مسجد شریف لے جاتے۔ زلزلہ یا آندھی آتی تو مسجد شریف لے جاتے۔ طوفان باد و باران ہوتا تو مسجد شریف لے جاتے۔ فاقے کی نوبت آتی یا کوئی دوسری پریشانی اور تکلیف آتی تو مسجد شریف لے جاتے سفر سے واپسی ہوتی تو پہلے مسجد شریف لے جاتے۔

حیاتِ طیبہ کے آخری دنوں میں حالتِ علالت میں بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جس چیز کی سب سے زیادہ فکر تھی وہ نماز تھی۔ وفاتِ مبارک سے چند یوم قبل تیز بخار کی وجہ سے آپؐ پر غنودگی کی حالت طاری تھی عشاء کے وقت آنکھ کھلی تو سب سے پہلے یہ سوال کیا "کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ عرض کیا "نہیں آپ ہی کا انتظار ہے۔ رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم اٹھنے لگے تو غش آگیا بخوڑی دیر بعد آنکھ کھلی تو زبان مبارک پر چھ وہی سوال تھا "کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ عرض کیا "نہیں آپ ہی کا انتظار ہے۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اٹھنا چاہا مگر بیہوش ہو گئے جب آنکھ کھلی تو زبان مبارک سے پھر وہی الفاظ نکلے "کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ عرض کیا "نہیں آپ ہی کا انتظار ہے۔ تیسری مرتبہ اٹھنے کی کوشش میں پھر غشی طاری ہو گئی، فاقہ حوئے پر ارثِ دُعا دیا "ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھائیں۔

وفاتِ اقدس سے چند لمحے پہلے آپؐ نے امت کو حوجہ آخری وصیت فرمائی وہ یہ تھی: اَصَلُّوْهُ وَمَا مَلَكَتْ اَیْمَانُکُمْ یعنی مسلمانوں نماز اور اپنے غلاموں کا ہمیشہ خیال رکھتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے نماز کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔

نمازِ بیدار خود جتنی اہم ہے طریقہ نماز کی اہمیت بھی، اسی قدر بڑھ جاتی ہے۔ نماز کے بارہ میں حکم صرف یہی نہیں کہ اسے ادا کرو بلکہ حکم یہ بھی ہے کہ اُس طرح، ادا کرو جس طرح مجھے ادا کرتے دیکھتے ہو بخاری شریف، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ نماز سے متعلق احادیث صحیحہ سے جو اہم مسائل معلوم ہوتے ہیں وہ ہم نے اس کتاب میں جمع کر دیے ہیں۔ مسائل جمع کرتے اور ترتیب دیتے وقت ہم نے کسی خاص فقہی مسلک کو سامنے نہیں رکھا

نہی کسی فقہی مسلک کو صحیح یا غلط ثابت کرنے کے لیے یہ مجموعہ احادیث مرتب کیا ہے۔ ہمارے پیش نظر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا وہ مسلک ہے جس میں ایک صحابی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے دیکھا جو رکوع و سجود پورا نہیں کر رہا تھا جب وہ آدمی نماز سے فارغ ہوا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اسے بلا کر کہا: تم نے نماز نہیں پڑھی اور اگر اسی طرح کی نماز پڑھتے پڑھتے مر گئے تو طریقہ اسلام کے خلاف مرو گے۔ ایک دوسرے صحابی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو نماز عید سے پہلے نفل پڑھتے دیکھا تو اسے منع کیا۔ وہ شخص کہنے لگا: اللہ تعالیٰ مجھے نماز پڑھنے پر عذاب نہیں کمرے گا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے سنت رسول کی مخالفت کرنے پر ضرور عذاب دے گا۔ ایک اور صحابی حضرت عمارہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ جمعہ کے دوران حاکم وقت کو منبر پر ہاتھ بلند کھنکھاتا دیکھا تو کہا: اللہ خراب کرے ان ہاتھوں کو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ اس سے زیادہ نہ کرتے تھے۔ اور اپنی انگشت شہادت سے اشارہ کیا۔ اتباع سنت کے معاملہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی یہی سونچ اور فکر ہمارا مسلک ہے۔ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کا یہی جذبہ ہمارا مذہب ہے اور اسی جذبہ کے پیش نظر ہم نے یہ احادیث جمع کی ہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مندرجہ بالا طرز عمل سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جن مسائل کو ہم فروعی، اختلافی اور غیر اہم سمجھتے ہوئے نظر انداز کر دیتے ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نزدیک ان کی کتنی قدر قیمت اور اہمیت تھی حقیقت یہ ہے کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان مبارک سے آگاہ ہے: مَنْ رَغِبَ عَنْ مَسْئَتِي فَلَيْسَ مِنِّي یعنی جس شخص نے میری سنت اختیار کرنے سے گریز کیا وہ مجھ سے نہیں وہ کسی بھی سنت کو معمولی اور غیر اہم سمجھ کر نظر انداز کرنے کی جسارت نہیں کر سکتا۔

صحیح احادیث کے بارہ میں یہ وضاحت بے جا نہیں ہوگی کہ کتاب الصلوٰۃ کا شروع میں جو مسودہ تیار کیا گیا تھا اس کا کم از کم ایک چوتھائی حصہ محض اس لیے الگ کرنا پڑا کہ وہ احادیث صحیح اور حسن

کی نہ تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جس نے (دانستہ) میری طرف ایسی بات منسوب کی جو میں نے نہیں کہی وہ اپنی جگہ جہنم میں بنالے۔ (جامع ترمذی) ہم اپنے اندر یہ ہمت اور حوصلہ نہیں پاتے کہ وہ احادیث جو کسی پہلو سے ضعیف ثابت ہو جائیں انہیں محض کسی مسک کی حمایت یا مخالفت کی خاطر لکھنے کا جو حجبہ اپنے سر اٹھائیں۔ ساری کاوش اور محنت کے باوجود ہم اپنے قارئین سے صمیم قلب درخواست کرتے ہیں کہ اگر کوئی حدیث صحیح یا حسن درجے کی نہ ہو تو براہ کرم ضرور مطلع فرمائیں۔ ہم انشاء اللہ بصد شکر یہ دوسری اشاعت میں اس کی تصحیح کر دیں گے۔

مجھے اپنی علمی اور علمی کم مائیگی اور بے بضاعتی کا احساس اور اعتراف ہے مجھ میاگانہ بگارا اور سیکھا اس لائق کہاں کہ حدیث رسول کی کوئی خدمت کر سکے حقیقت یہ ہے کہ میں حدیث کے ایک ادنیٰ طالب علم کی صف میں بھی شامل ہونے کا اہل نہیں۔ یہ بارگراں اٹھانے کی ہمت اور حوصلہ پانے کا محرک صرف ایک ہی جذبہ ہے۔ سنت رسول سے محبت کرنے کا جذبہ، اتباع سنت کی فکر اور سوچ عام کرنے کا جذبہ۔ ورنہ من انہم کہ من دانہم۔

کتاب میں حسن و خوبی کے تمام پہلو محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی وجہ سے ہیں غلطیاں اور خامیاں میری کوتاہی اور خطا کا نتیجہ۔ اللہ کریم اس کے بہترین پہلوؤں کو اپنے فضل و کرم سے شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین۔

مجھے یہ اعتراف کرنے میں کوئی تاثر نہیں کہ یہ کتاب کسی علمی خیرے میں اضافے کا باعث نہیں بنے گی۔ البتہ ہمارے ہاں کثیر تعداد میں عام پڑھے لکھے افراد جو سنت رسول سے گہری محبت اور عقیدت رکھتے ہیں۔ آپ کے اسوہ حسنہ سے فیض یاب ہونا چاہتے ہیں لیکن نہ تو وہ ضخیم عربی کتب کی طرف رجوع کر سکتے ہیں۔ نہ ہی طویل اور ثقیل اردو تراجم کی کتب سے استفادہ کرنے کا وقت پاتے ہیں۔ ان کے لیے یہ کتاب انشاء اللہ ضرور مفید ثابت ہوگی۔

کتاب الصلوٰۃ، مکمل کرنے میں محترم حافظ عبدالسلام صاحب مدبر مہذب الشریعہ والصناعات کوٹ
 اندو ضلع مظفر گڑھ کی محنت اور کاوش قابل تحسین ہے۔ انہوں نے اپنی بے شمار مصروفیات کے باوجود
 بخوشی اس کتاب کی نظر ثانی فرمائی۔ محترم قاری محمد صدیق صاحب کا علی تعاون بھی ہمارے نگریر کا مستحق
 ہے۔ اللہ تعالیٰ دونوں حضرات کو اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین۔

برادر عزیز عبدالملک مجاہد صاحب اور برادر عزیز خالد محمود کیلانی صاحب دونوں ہی ماشاء اللہ
 نوجوان ہیں۔ خدمت دین کے لیے جواں عزم اور جواں حوصلہ! اشاعت حدیث کے سلسلہ میں ہر وقت مستعد
 اور محمد۔ دونوں حضرات نے جس شوق اور جذبے سے اپنی اپنی ذمہ داریاں پوری کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے
 قبول فرما کر دنیا و آخرت میں اپنے انعامات سے نوازے۔ آمین۔

آخر میں قارئین کرام سے درخواست ہے کہ ان سب حضرات کے لیے دعا فرمائیں جنہوں نے کسی نہ
 کسی پہلو سے اس کتاب کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں حصہ لیا ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَجَبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ الشَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝

محمد اقبال کیلانی عفا اللہ عنہ
 جامعہ ملک سعود، الرياض سعودی عرب
 ۲۰۰۶ء رجب ۱۴۲۸ھ۔ المملکت العربیۃ السعودیہ

عرض ناستر

کتاب الصلوٰۃ پہلی مرتبہ ۱۹۸۶ء میں پاکستان میں طبع ہوئی دوسری مرتبہ ۱۹۸۸ء میں ہندوستان میں طبع ہوئی۔ اب کافی عرصہ سے اُس کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ اجا کے تعاون سے نظر ثانی کے بعد الحمد للہ اب تیسری بار شائع ہو رہی ہے۔ کتب الصلوٰۃ کا انگریزی اور تلوگو ترجمہ مکمل ہو چکا ہے امید ہے ان شاء اللہ عنایتِ ربیب دونوں ترجموں کی طباعت ہو جائے گی۔

کتاب الجنت و التنگو اور سندھی میں طبع ہو چکی ہے۔

کتاب العیم اور کتاب الطہارۃ انگلش میں طبع ہو چکی ہے عنقریب سندھی میں بھی ان شاء اللہ طبع ہو جائے گی۔

کتاب اتباع السنۃ کا انگریزی اور تلوگو ترجمہ زیر تکمیل ہے۔

”سلسلہ اشاعت مطبوعات حدیث“ کی ساتویں کتاب کتاب الزکاة الحمد للہ طبع ہو چکی ہے

اور اس کے بعد کتاب الدعا زیر طباعت ہے جبکہ کتاب التوجیہ کا سوزہ زیر ترتیب ہے۔

قاریین کرام! دعا فرمائیے اللہ کریم اجابِ حدیث پبلیکیشنز کی جدوجہد میں مزید برکت اور

خلوص عطا فرمائے اور اس حقیر خدمت کو شرف قبولیت سے نواز دے ہوئے دنیا و آخرت میں ان کی

عزت افزائی فرمائے۔ آمین۔

خادم الکتاب والسنۃ

خالد محمود سپرا

۲۱۔ ذوالقعدہ ۱۴۱۱ھ

مطابق ۲ جون ۱۹۹۱ء

[illegible]

طہ رسول اللہ ﷺ کوئی حدیث، آپ کا عمل فعلی حدیث، آپ کی ہدایت تقریری حدیث کہلاتی ہے۔
 مکہ میں عربوں کے راوی مرتضیٰ بن وہب سے زائد رہے ہوں شہسور، جن کے راوی کسی زمانے میں کم سے کم زور رہے ہوں حضرت ابو جہم حدیث کا راوی کسی زمانے میں ایک رہا جو عرب کہلاتا ہے۔

اصطلاحات کتب

۱. صحاح ستہ: عربی کی مکتبہ جاریہ، اسلام آباد، کوئٹہ صحت کی بنیاد پر صحاح ستہ کا تالیف ہے۔
 ۲. جامع: جس مکتب میں اسلامیہ کے مختلف قسام مباحث (حقائق، احکام، فقہ، جہت، فروع) اور دیگر نوک و نودوں پر جامع مکتب کی ہے۔ مثلاً جامع ترمذی۔
 ۳. سنن: جس کتاب میں صرف احکامات کے متعلق احادیث جمع کی گئی ہوں۔ جیسٹن کہلاتی ہے مثلاً سنن ابی داؤد۔
 ۴. مشتمل: جس کتاب میں ترتیب ملامتوں کی اصلاح یافتہ نگاروں کی ہوں۔ مثلاً مکتب کی ہے مثلاً مسند امام احمد۔
 ۵. مشتمل: جس کتاب کی احادیث کسی دوسری سند سے روایت کی جائیں مثلاً مسند ابی داؤد۔
 ۶. مستدرک: جس کتاب میں مکتب کی تمام کردہ مشتمل کے ساتھ ساتھ وہ احادیث بھی کی جائیں جو اس مکتب نے اپنی کتاب میں درج نہ کی ہوں۔ مستدرک کہلاتی ہے مثلاً مستدرک حاکم۔
 ۷. اربعین: جس کتاب میں چاروں احادیث جمع کی گئی ہوں۔ اربعین کہلاتی ہے۔ مثلاً اربعین نووی۔

النِّیَّةُ نیت کے مسائل

مسئلہ ۱۔ اعمال کے اجر و ثواب کا دار و مدار نیت پر ہے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوَىٰ فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَىٰ دُنْيَا يُصِيبَهَا أَوْ إِلَىٰ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَىٰ مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۞

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے۔ ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی، لہذا جس نے دنیا حاصل کرنے کی نیت سے ہجرت کی اسے دنیا ہی ملے گی یا جس نے کسی عورت سے نکاح کرنے کی غرض سے ہجرت کی اسے عورت ہی ملے گی پس ہاجر کی ہجرت کا صلہ وہی ہے جس کے لیے اس نے ہجرت کی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۔ وقتہ و جال سے بھی بڑا فتنہ دکھاوے کی نماز ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَتَذَكَّرُ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ فَقَالَ: أَلَا أَخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ أَخَوْفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِي مِنَ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ؟ فَقُلْنَا بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: الشِّرْكُ الْخَفِيُّ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ فَيُصَلِّيَ فَيَزِيدَ صَلَاتَهُ لِمَا يَرَىٰ مِنْ تَنْظِيرِ رَجُلٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ۞

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم لوگ مسیح دجال کا ذکر کر رہے تھے۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کیا میں تمہیں دجال کے فتنے سے زیادہ خطرناک بات سے آگاہ نہ کروں؟ ہم نے عرض کیا ضرور یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا شرک خفی دجال سے بھی زیادہ خطرناک ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک

آدمی نماز کے لیے کھڑا ہو اور نماز کو اس لئے مبارک کرے کہ کوئی آدمی اسے دیکھ رہا ہے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔
مسلم ۳ ۱۔ دکھاوے کی نماز شرک ہے۔

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فطرتے ہوئے سنا ہے جس نے دکھا
 کی نماز پڑھی اس نے شرک کیا جس نے دکھاوے کا روزہ رکھا اس نے شرک کیا۔ جس نے دکھاوے کا صدقہ کیا۔ اس نے شرک
 کیا۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔



فَرْضِ الصَّلَاةِ

نماز کی فرضیت

مسلم ۴ - معراج کی رات پانچ نمازیں فرض کی گئیں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فُرِضَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الصَّلَاةُ لَيْلَةَ أُشْرِي بِمِ خَمْسِينَ ثُمَّ نَقَصَتْ حَتَّى جُعِلَتْ خَمْسًا ثُمَّ نُودِيَ يَا مُحَمَّدُ ﷺ إِنَّهُ لَا يَسْدُلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَإِنَّ لَكَ بِهَذِهِ الْخَمْسِ خَمْسِينَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ.

حضرت انس بن مالک رحمہ اللہ سے کہتے ہیں کہ شب معراج نبی اکرم ﷺ پر چاس نمازیں فرض ہوئیں پھر کم ہوتے ہوتے پانچ رہ گئیں۔ آخر میں اللہ کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ محمد ﷺ میرے ہاں بات بدلی نہیں جاتی۔ لہذا پانچ نمازوں کے بدلے چاس کا ثلث ہی ملے گا۔ اسے احمد نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے اسے صحیح کہا ہے۔

مسلم ۵ - ہجرت سے قبل دو دو رکعت اور ہجرت کے بعد چار چار رکعت نماز فرض ہوئی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ هَاجَرَ النَّبِيُّ ﷺ فَفُرِضَتْ أَرْبَعًا وَتَرَكْتُ صَلَاةَ السَّفَرِ عَلَى الْأَوَّلِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالبُخَارِيُّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رکعتیں معراج کی رات دو دو رکعت نماز فرض ہوئی ہجرت کے بعد چار چار رکعت فرض ہوئی البتہ سفر کی نماز پہلے حکم (یعنی دو رکعت) کے مطابق ہی رہی۔ اسے احمد اور بخاری نے روایت کیا ہے۔



فَضْلُ الصَّلَاةِ

نماز کی فضیلت

مسئلہ ۶۔ مدوزانہ باقاعدگی سے پانچ نمازیں ادا کرنے سے تمام صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا يَبِأُ أَحَدَكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا هَلْ يَبْقَى مِنْ ذَنْبِهِ شَيْءٌ؟ قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ ذَنْبِهِ شَيْءٌ قَالَ فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللَّهُ بِهِنَ الْخَطَايَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کیا خیال ہے کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر بہتی ہو اور وہ اس نہر میں ہر روز پانچ مرتبہ نہائے تو کیا اس کے بدن پر کوئی میل کچیل باقی رہ جائے گا۔؟ ہم سب کہہ کر ام رضی اللہ عنہم عرض کیا "نہیں کسی قسم کا میل کچیل باقی نہیں رہے گا۔" آپ ﷺ نے فرمایا یہی پانچ نمازوں کی مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ ان غناہ کے ذریعہ گناہ مٹا دیتا ہے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۔ ہر نماز دو نمازوں کے وقفے میں سرزد ہونے والے صغیرہ گناہوں کی مغفرت کا باعث بنتی ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتُنِبَتْ الْكَبَائِرُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نماز گزشتہ نماز تک کے، جمعہ ہفتہ بھر کے اور رمضان سال بھر کے گناہوں کا کفارہ ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔



لے مشکوٰۃ مطہرہ کا پیڑ ۷۷ لے مشکوٰۃ مشہ

أَهْمِيَّةُ الصَّلَاةِ

نماز کی اہمیت

مسلم ۸ :- بے نماز کا انجام قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَقَالَ: مَنْ حَافِظٌ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَمْ يَحْفَظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهُ نُورًا وَلَا بُرْهَانًا وَلَا نَجَاةٌ وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأُتِيَ بْنِ خَلْفٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْذَاوَرِمِيُّ وَابْنُ هَبَّيْنٍ ۞

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک دن نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا جس شخص نے نماز کی حفاظت کی اس کے لئے نماز قیامت کے روز نور، برہان اور نجات کا باعث ہوگی جس نے نماز کی حفاظت نہ کی اس کے لئے نہ نور ہوگا نہ برہان اور نہ نجات، نیز قیامت کے روز اس کا انجام قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ اسے احمد، دارمی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۹ :- اسلام اور کفر کے درمیان حد فاصل نماز ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۞

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (مسلمان) بندے اور کفر کے درمیان (محد فاصل) ترک نماز ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۱۰ :- دس برس کی عمر تک اگر بچہ نماز کا عادی نہ بنے تو اسے مار کر نماز پڑھوانی چاہئے

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

لَهُ شُكْرًا ۞ ۞ شُكْرًا ۞

ﷺ: مَرُّوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ وَاصْرِبْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِينَ وَفِرَّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ۞

حضرت عمر واپنے باپ شعیب سے اور شعیب اپنے دادا (عبداللہ بن عمرو بن عامر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تمہارے بچے سات برس کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کا حکم دو جب دس برس کے ہو جائیں (اور نماز باقاعدگی سے پڑھیں) تو نماز پڑھانے کے لئے انہیں مارو نیز دس برس کی عمر کے بچوں کو علیحدہ علیحدہ بستروں پر سلاؤ۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱ :- صرف نماز عصر کا فوت ہو جانا ایسا ہے جیسے کسی کا مال اور اہل و عیال لٹ جائے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الَّذِي تَفَوَّتَهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وَتَرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۞

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کی نماز عصر فوت ہو جائے اس کی حالت اس شخص کی طرح ہے جس کا اہل و عیال اور مال و اسباب ہلاک ہو گیا ہو۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲ :- بیمار آدمی جس حالت میں بھی نماز پڑھ سکے پڑھے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَتْ رِيَّ بَوَائِبِرُ فَسَأَلَتْ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ: صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبِكَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ خَرِزْمٍ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ ۞

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بوائیر کا مریض تھا میں نے نبی اکرم ﷺ سے نماز پڑھنے کا مسئلہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کھڑے ہو کر پڑھ سکو تو کھڑے ہو کر پڑھو، بیٹھ کر پڑھ سکو تو بیٹھ کر پڑھو لیٹ کر پڑھ سکو تو لیٹ کر پڑھو۔ اسے احمد، بخاری، ابو داؤد، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۱۳ :- نماز سے غفلت کی سزا۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرُّؤْيَا قَالَ: أَمَّا الَّذِي يُتْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ لَهُ

حضرت عمرو بن حنبل رضی اللہ عنہ خواب کی حدیث میں رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص قرآن یاد کر کے بھلا دیتا ہے اور جو فرض نماز پڑھے بغیر سوجاتا ہے اس کا سر (قیامت کے دن) پتھر سے پکلا جائے گا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے

مسلم ۱۴ :- نماز فجر اور عشاء کے لیے مسجد میں آنا اتفاق کی علامت ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنْقَلُ الصَّلَاةَ عَلَى الْمَنَافِقِينَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَصَلَاةُ الْفَجْرِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ لَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا منافقین اور نماز فجر اور عشاء کی علامت ہے۔ اگر انہیں ان کے ثواب کا علم ہوتا تو ان اوقات میں گھنٹوں کے بل گھستے ہوئے بھی آتے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔



مَسَائِلُ الطَّهَارَةِ

طہارت کے مسائل

مسئلہ ۱۵ - ۱۔ جماع کے بعد غسل کرنا فرض ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ شُعْبَيْهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَّدهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَزَادَ مُسْلِمٌ وَإِنْ لَمْ يَنْزِلْ بِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی آدمی اپنی عورت سے جماع کرے تو اس پر غسل فرض ہو جاتا ہے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔ مسلم کی حدیث میں یہ الفاظ زیادہ ہیں ”مخوفاہ انزال نہ رہی ہو۔“

مسئلہ ۱۶ - ۱۔ احتلام کے بعد غسل کرنا فرض ہے۔

حدیث، وضو اور تیمم کے مسائل میں مسئلہ ۲۷ کے تحت ملاحظہ فرمائیے۔

مسئلہ ۱۷ - ۱۔ غسل جنابت کا مسنون طریقہ یہ ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَغْرِغُ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَأْخُذُ الْمَاءَ فَيُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي أَصُولِ الشَّعْرِ ثُمَّ حَفَنَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ غسل جنابت فرماتے تو پہلے اپنے

سے طہارت کے مکمل مسائل علیحدہ کتاب ”کتاب الطہارۃ“ میں ملاحظہ فرمائیے۔

دونوں ہاتھ دھوتے پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر شرمگاہ دھوتے پھر وضو فرماتے اس کے بعد ہاتھوں کی انگلیوں سے سر کے بالوں کی جڑوں کو پانی سے تر کر کے میں پانی سر میں ڈالتے اور پھر سارے بدن پر پانی بہاتے (بعد میں ایک دفعہ) پھر دونوں پاؤں دھوتے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔ حدیث کے الفاظ مسلم کے ہیں۔

مسلم ۱۸۔ مذي خارج ہونے سے غسل فرض نہیں ہوتا۔

حدیث مسلم ۵۲ کے تحت ملاحظہ فرمائیے۔

مسلم ۱۹۔ بیماری کی وجہ سے مکمل پاکیزگی ممکن نہ ہو تو اسی حالت میں نماز ادا کرنی چاہیئے البتہ ہر نماز کے لیے نیا وضو کرنا ضروری ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَكُنْتُ أَسْتَحْيِ أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ لِمَ كَانَ ابْنَتُهُ فَأَمَرْتُ الْمُقَدَّادَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَغْسِلُ ذِكْرَهُ وَيَتَوَضَّأُ مَتَّفِقٌ عَلَيْهِ. حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مذی کا مریض تھا اور نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کرنے سے شرماتا تھا کیوں کہ آپ ﷺ کی بیٹی میرے نکاح میں تھی چنانچہ میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ حضور ﷺ سے مسئلہ دریافت کریں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا وہ اپنی شرمگاہ دھوئے اور وضو کر کے اسے بخاری مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حَبِشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ تَسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ دَمَ الْحَيْضِ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَامْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ فَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي فَصَلِّي. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حَبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش استحاضہ کی مریض تھیں انہیں رسول اللہ

ﷺ نے بتایا کہ حیض کا خون سیاہ رنگ سے پہچانا جاتا ہے۔ جب حیض کا خون ہر تین روز پڑھو لیکن جب دوسرا ہوتا تو وضو کر کے نماز پڑھ لیا کرو۔ اسے ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا ہے۔

مسئلہ ۲۰۔ ۱۔ جنبی اور حائضہ کے لیے مسجد میں داخل ہونا منع ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنِّي لَا أَحِلُّ الْمُسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جَنْبٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خَرِزْمَةَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں جنبی اور حائضہ کو مسجد میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دیتا۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے اور خزیمہ نے صحیح کہا ہے۔

مسئلہ ۲۱۔ ۱۔ رفع حاجت کے لیے پردہ کا اہتمام کرنا چاہیے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَرْ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جو آدمی رفع حاجت کو کئے وہ پردہ کرے۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲۔ ۱۔ پیشاب سے احتیاط نہ کرنا عذابِ قبر کا باعث ہے۔

عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: عَامَّةُ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي الْبَوْلِ فَاسْتَنْزِهُوا مِنَ الْبَوْلِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتَّطَبُّرِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْإِسْحَاقِيُّ وَالْقَاسِمِيُّ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قبر میں زیادہ تر عذاب پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے لہذا اس سے بچو۔ اسے بخاری، طبرانی، حاکم اور دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۳۔ ۱۔ دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا منع ہے۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا يَمَسَّنْ أَحَدُكُمْ ذِكْرَهُ يَمِينِهِ وَهُوَ يَبُولُ وَلَا يَتَمَسَّحُ مِنَ الْخَلَاءِ يَمِينِهِ وَلَا يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
 حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی آدمی پیشاب کرتے ہوئے اپنی
 شرمگاہ کو دایاں ہاتھ نہ لگائے۔ نہ ہی دائیں ہاتھ سے استنجا کرے اور نہ ہی کوئی چیز پیتے وقت ابرتن میں
 سانس لے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۴ ۱۔ بیت الخلا میں داخل ہونے سے قبل یہ دعا پڑھنی سنون ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ
 قَالَ : اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلا میں داخل ہونے کا ارادہ
 فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔ "اللہم میں تجھ سے خبیث جنوں اور خبیث جنیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔" اسے بخاری
 اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۵ ۱۔ بیت الخلا سے باہر آنے کے بعد "عَفْرَانُكَ" کہنا سنون ہے۔
 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ قَالَ :
 «عَفْرَانُكَ» . . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهٗ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب بیت الخلا سے باہر تشریف
 لاتے تو فرماتے۔ "یا اللہ میں تیری بخشش کا طالب ہوں" اسے احمد، ابو داؤد، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ
 نے روایت کیا ہے۔



الْوُضُوءُ وَالتَّيَمُّمُ

وضو اور تیمم کے مسائل

مسلمہ ۲۶ وضو سے قبل بِسْمِ اللہ پڑھنا ضروری ہے۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا وُضُوءَ لِمَنْ أَمْ يَذْكُرُ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے وضو سے پہلے بسم اللہ پڑھی اس کا وضو نہیں ہوا۔ اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسلمہ ۲۷ وضو سے قبل نیت کے مروجہ الفاظ "نَوَيْتُ أَنْ أَتَوَضَّأَ" سنت سے ثابت نہیں۔
مسلمہ ۲۸ وضو کا مسنون طریقہ یہ ہے۔

عَنْ مُحَمَّدَانَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعَا بِوُضُوءٍ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَمَضَّمْ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْشَرَتْ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوءِي هَذَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت محمد بن حمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کے لئے پانی منگایا۔ پھر پانی

بتھیلیاں تین مرتبہ دھوئیں، پھر کھلی کھانسی پانی ڈال کر اسے اچھی طرح ٹھاکا، پھر اپنا منہ تین دفعہ دھویا۔ اس کے بعد پانی دیا یا ہاتھ کھنی تین مرتبہ دھویا اسی طرح بائیں ہاتھ کھنی تین مرتبہ دھویا پھر سر کا مسح کیا۔ مسح کے بعد پانی دیا یا پاؤں تھنے تین مرتبہ دھویا اور اسی طرح بائیں پاؤں تھنے تین مرتبہ دھویا۔ پھر فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی مرتبہ

وضو کرتے دیکھا ہے۔ اسے بخاری اور سلم نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۲۹ وضو کے اعضا ایک بار یا دو بار یا تین بار دھونے جائز ہیں۔ اس کے زائد دھونا گناہ ہے۔
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ مَرَّةً مَرَّةً. . . رَوَاهُ أَحْمَدُ
وَالْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے وضو کرتے ہوئے ایک ایک مرتبہ اعضا دھوئے۔ اسے احمد بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ.
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ.

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا اور دو مرتبہ اعضا دھوئے اسے احمد اور ابو داؤد اور بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَسْأَلُهُ عَنِ الْوُضُوءِ، فَأَرَاهُ ثَلَاثًا وَقَالَ: هَذَا الْوُضُوءُ، فَمَنْ
زَادَ عَلَى هَذَا فَقَدْ أَسَاءَ وَتَعَدَّى وَظَلَمَ. . . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

حضرت عمرو بن شعیب سے اور شعیب اپنے دادا (عبداللہ بن عمرو بن ماس) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ سے وضو کا طریقہ دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے تین تین بار وضو کے اعضا دھو کر دکھائے اور فرمایا "وضو کا طریقہ یہ ہے جس نے اس سے زیادہ مرتبہ دھوئے اس نے بُرا کیا۔ زیادتی کو اور ظلم کیا۔" اسے احمد، نسائی، اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۳۰۔ روزہ نہ ہونے پر وضو کرتے وقت ناک میں پانی اچھی طرح چڑھانا چاہیے۔

مسلم ۳۱۔ ہاتھ پاؤں کی انگلیوں اور داڑھی کا خلل کرنا منوں ہے۔

عَنْ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَسْبَغَ الْوُضُوءَ وَخَلَّلَ بَيْنَ الْأَصَابِعِ وَبَالَغَ فِي الْإِسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ۞

حضرت قیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا " وضو اچھی طرح کر، ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں خلل کر اور اگر روزہ نہ ہو تو ناک میں اپنی اچھی طرح چڑھا۔ اسے ابوداؤد ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔
عَنْ عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَحْلِلُ لِحَيْتَهُ فِي الْوُضُوءِ . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُرَيْمَةَ وَحَسَنَهُ الْجَاهِلِيُّ ۞

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ وضو کرتے ہوئے داڑھی کا خلل کرتے تھے۔
اسے ترمذی نے روایت کیا ہے اور ابن خزیمہ نے صحیح کہا ہے اور بخاری نے اسے حسن کہا ہے۔

مسئلہ ۳۲ :- صرف چوتھائی سر کا مسح کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۳۳ :- گردن کا مسح کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۳۴ :- سر کے مسح کا مسنون طریقہ یہ ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي صِفَةِ الْوُضُوءِ قَالَ : مَسَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِرَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَأَدْبَرَ . . مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۞

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ وضو کا طریقہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے سر کا مسح اس طرح کیا کہ اپنے دونوں ہاتھ آگے سے پیچھے لے گئے اور پیچھے سے آگے لائے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۵ :- سر کے مسح کے ساتھ کانوں کا مسح بھی ضروری ہے

مسئلہ ۳۶ :- کانوں کے مسح کا مسنون طریقہ یہ ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي صِفَةِ الْوُضُوءِ قَالَ: ثُمَّ مَسَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِرَأْسِهِ وَأَدْخَلَ إصْبَعَهُ السَّبَّاحَتَيْنِ فِي أُذُنَيْهِ وَمَسَحَ بِإِبْهَامَيْهِ عَلَى ظَاهِرِ أُذُنَيْهِ. . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُرَيْمَةَ. ۱

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما وضو کا طریقہ بتاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے سر کا مسح کیا اور بائیں شہادت کی انگلیوں کو کانوں میں داخل کیا نیز اپنے انگوٹھوں سے کانوں کے باہر والے حصہ کا مسح کیا اسے ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ ابن خزمیہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

مسلم ۳۷۱۔ وضو کے اعضا میں سے کوئی جگہ خشک نہیں رہنی چاہیے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا وَفِي قَدَمَيْهِ مِثْلُ الظَّفَرِ لَمْ يُصِبْهُ الْمَاءُ، فَقَالَ ارْجِعْ فَأَحْسِنْ وَضُوءَكَ. . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ. ۲

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جس کے پاؤں میں (وضو کرنے کے بعد) ناخن جتنی جگہ خشک تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ واپس جا کر اچھی طرح وضو کر۔ اسے ابو داؤد و نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۳۸۸۔ رسول اللہ ﷺ نے ہر وضو کے ساتھ مسواک کی ترغیب دلائی ہے۔

مسلم ۳۹۱۔ مسواک کی لمبائی مقرر کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لِأَمْرِهِمْ بِالسَّوَاكِ مَعَ كُلِّ وَضُوءٍ. . . أَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَاحِدٌ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُرَيْمَةَ. ۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر مجھے امت کی تکلیف کا احساس نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ اسے مالک احمد نسائی نے روایت کیا، اور ابن خزمیہ اسے صحیح کہا ہے۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الصَّلَوَاتِ يَوْمَ الْفَتْحِ بَوْصُوءٍ
وَاحِدٍ . . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۝

حضرت بريدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے کئی نمازیں ایک وضو سے پڑھیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۴ -۱۔ پانی نہ ملنے کی صورت میں وضو کی بجائے پاک مٹی سے تیمم کرنا چاہیے۔

مسئلہ ۴۵ -۱۔ وضو یا غسل اور غسل مونوں کے لیے ایک ہی تیمم کافی ہے۔

مسئلہ ۴۶ -۱۔ احتلام کے بعد غسل کرنا فرض ہے

مسئلہ ۴۷ -۱۔ تیمم کا مسنون طریقہ یہ ہے۔

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ فِي حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ
فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا تَتَمَرَّغُ الدَّابَّةُ، ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ
فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ. فَقَالَ: إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ بِيَدَيْكَ هَكَذَا ثُمَّ ضَرْبَ
بِيَدَيْهِ الْأَرْضَ ضَرْبَةً وَاحِدَةً ثُمَّ مَسَحَ الشَّمَالَ عَلَى الْيَمِينِ وَظَاهَرَ كَتِفِهِ
وَوَجْهَهُ. . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ ۝

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے ایک کام سے بھیجا۔

احتلام ہو گیا اور مجھے پانی نہ ملا۔ میں تیمم کرنے کے لیے ازمین پر جانوروں کی طرح لٹا۔ جب نبی اکرم ﷺ کے پاس

واپس آیا اور اس واقعہ کا ذکر کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تجھے اپنے ہاتھ سے اس طرح کر لینا کافی تھا۔ پھر آپ

ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ ایک مرتبہ زمین پر مارے اور بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ پر مارا۔ اس کے بعد حضور

ﷺ ہتھیلیوں کی پشت اور منہ پر مسح کر لیا۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔ یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

مسئلہ ۴۸ -۱۔ وضو کے بعد مندرجہ ذیل دعا پڑھنی مسنون ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُسَبِّحُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا فَتُحْتَّ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ۞

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص مکمل وضو کر کے یہ دعا پڑھ لے کہ میں گواہی دیتا ہوں اللہ تنہا ہے سوا کوئی الہ نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کہ جس سے چاہے داخل ہوا اسے احمد، مسلم، ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۹ :- وضو کے دوران مختلف اعضاء دھوتے ہوئے مختلف دہائیں یا کلمہ شہادت پڑھنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۵۰ :- وضو کرنے کے بعد بے مقصد ہاتھیں یا فضول کام نہیں کرنے چاہیئیں۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُسْتَكَنَّ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَإِنَّهُ فِي الصَّلَاةِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ۞

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی وضو کر کے مسجد کی طرف جائے تو راستے میں انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر نہ چلے کیونکہ (وضو کرنے کے بعد) وہ حالت نماز میں ہوتا ہے۔ اسے احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۱ :- ٹیک لگائے بغیر نیند یا اونگھ آجائے تو وضو (یا تیمم) نہیں ٹوٹتا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى

عَهْدِهِ يَنْتَظِرُونَ الْعِشَاءَ حَتَّى تَخْفِقَ رُؤُوسُهُمْ ثُمَّ يَصَلُّونَ وَلَا يَتَوَضَّؤُونَ .
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ الدَّارِ قُطَنِي .^{١٤}

حضرت اس بن مالک۔ جب اہل ہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز عشاء کا انتظار کرتے یہاں تک کہ ان کے سر زمین کی وجہ سے اٹھک جاتے پھر وہ (دوبارہ) وضو کیے بغیر نماز پڑھ لیتے۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے اور دارقطنی نے صحیح کہا ہے۔

مسلمہ ۵۲ :- مذی خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَاءً فَكُنْتُ أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ فَأَمَرَتِ الْمُقَدَّادَ
بَنَ الْأَسْوَدِ فَجَاءَهُ فَقَالَ يُعْبَلُ ذِكْرُهُ وَيَتَوَضَّأُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے مذی کی بہت شکایت تھی۔ میں آپ کی بیٹی اپنے نکاح میں ہونے کی وجہ سے سہ ویافت کرتے جوئے شرم محسوس کرتا تھا۔ میں نے مقتول بن اسو سے کہا تو انہوں نے آپ سے مسئلہ پوچھا آپ نے ارشاد فرمایا: "اپنی شرمگاہ کو دھو کر دھو کر لے" (مسلم، مسلم ۵۳) :- ہوا خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ۖ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا وَضُوءَ إِلَّا لِمِنْ صَوْتِ أَوْ رِيحٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت البرہرہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تک آواز نہ آئے یا ہوا خارج نہ ہو اس وقت تک (دوبارہ) دھونکرنا واجب نہیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۳۔ کپڑے کی آڑ کے بغیر شرمگاہ کو ہاتھ لگایا جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے ورنہ نہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَنْفَضَ يَدَهُ إِلَى ذِكْرِهِ
لَيْسَ دُونَهُ سِرٌّ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ. . . رَوَاهُ أَحْمَدُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جس نے اپنا ہاتھ رکڑ کر

کی آڑ کے بغیر اپنی شمر گاہ کو لگایا اس پر وضو واجب ہو گیا۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔
مسئلہ ۵۵ :- محض شک سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهِ شَيْئًا فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ أَخْرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ أَمْ لَا ؟ فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے پیٹ میں شکایت محسوس کرے اور اسے شک ہو جائے کہ ہوا خارج ہوئی ہے یا نہیں تو جب تک بدبو محسوس نہ کرے یا آواز نہ سنے مسجد سے وضو کے لیے باہر نہ نکلے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۶ :- آگ پر پکی ہوئی چیزیں کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا البتہ اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنا چاہیئے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْتَوَضَأُ مِنْ لَحْمٍ الْغَنَمِ ؟ قَالَ : إِنْ شِئْتَ تَوَضَأُ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَوَضَأُ . قَالَ : أَنْتَوَضَأُ مِنْ لَحْمِ الْإِبِلِ ؟ قَالَ : نَعَمْ تَوَضَأُ مِنْ لَحْمِ الْإِبِلِ . . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ .

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا کیا ہم بکری کا گوشت کھا کر وضو کریں۔؟ آپ ﷺ نے فرمایا "چاہو تو کرو نہ چاہو تو نہ کرو" پھر اس نے سوال کیا کیا اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کریں۔؟ آپ ﷺ نے فرمایا "ہاں اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرو" اسے احمد اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۷ :- مقتدی کا وضو ٹوٹ جائے تو اسے ناک پر ہاتھ رکھ کر صف سے نکل جانا چاہیئے اور نیا وضو کر کے نماز پڑھنی چاہیئے

لے شکوۃ منہ ۱۷ شکوۃ منہ ۱۷

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : إِذَا أَحَدُكُمْ أَحَدَكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَأْخُذْ بِأَنْفِهِ ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ . . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے نماز پڑھتے ہوئے کسی کا وضو ٹوٹ جائے تو وہ اپنی ناک پر ہاتھ رکھے اور وضو کر کے آئے۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے وضاحت :- جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے انہی چیزوں سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ نیز پانی لمبے یا پانی استعمال کرنے کی مدت حاصل ہونے کے بعد تیمم کی رخصت ختم ہو جاتی ہے۔

مسئلہ ۵۸ - وضو کرنے کے بعد دو رکعت نماز ادا کرنا مسنون ہے۔
مسئلہ ۵۹ :- تیمم الوضو جنت میں لے جانے والا عمل ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِبَلَالٍ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ يَا بَلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ فَإِنِّي سَمِعْتُ دَقَّ نَعْلِكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ . قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طَهُورًا فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذَلِكَ الطَّهُورِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أَصِلِيَ مُتَّفِقًا عَلَيْهِ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے (ایک روز) نماز فجر کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ "اے بلال! اسلام لانے کے بعد تمہارا وہ کونسا (نفل) عمل ہے جس پر تیرے نبش کی بہت زیادہ امید ہو کہ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے چلنے کی آواز سنی ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نے اس سے زیادہ امید افزا عمل تو کوئی نہیں کیا کہ دن رات میں جب بھی وضو کرتا ہوں تو جتنی اللہ تعالیٰ کو منظور ہو نماز پڑھ لیتا ہوں۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔



الَسْتَر

ستر کے مسائل

مسئلہ ۶۰۔ ۱۔ صرف ایک کپڑے میں نماز پڑھنی جائز ہے بشرطیکہ کندھے ڈھکے ہوئے ہوں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقِهِ مِنْهُ شَيْءٌ مُتَّقِنٌ عَلَيْهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی آدمی ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے جب تک اپنے کندھے سے ڈھانپ نہ لے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۱۔ ۱۔ نماز میں منہ ڈھانپنا منع ہے۔

مسئلہ ۶۲۔ ۱۔ نماز کے دوران اس طرح چادر کندھوں سے نیچے لٹکانا کہ اس کے دونوں کنارے کھلے ہوں۔ منع ہے۔ اسے "سدل" کہتے ہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ السِّدْلِ فِي الصَّلَاةِ وَأَنَّ يُغَطِّيَ الرَّجُلُ كَأَنَّهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں "سدل" سے اور منہ ڈھانپنے سے منع فرمایا ہے۔ اسے ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۳۔ ۱۔ برناف سے لے کر ران تک مرد کی شرم گاہ ہے جس کا پردہ کرنا ضروری ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا تُبْرِزُ فَحْذَكَ وَلَا تَنْظُرُ إِلَى فَحْذِ حَتَّى وَلَا مِيتٍ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهٗ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اپنی ران نہ کھولو، نہ کسی زندہ یا مردہ کی ران دیکھو" اسے ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسلمہ ۶۴۔ ۱۔ پانچواں، شلواریاتہ بند ٹخنوں سے نیچے ہونے کی ممانعت۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّي مُسْبِلٌ إِزَارَهُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذْ هَبُ فْتَوْضًا فَذَهَبَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ أَمَرْتَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ؟ قَالَ: إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارِهِ وَإِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ إِزَارَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا اور اس کا تہ بند ٹخنوں سے نیچے تک رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ جا کر وضو کرو وہ آدمی گیا وضو کر کے واپس آیا تو ایک صاحب نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے اسے وضو کا حکم کس لیے دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ تہ بند شکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا۔ حالانکہ جو شخص تہ بند ٹخنوں سے نیچے شکا کر نماز پڑھے اللہ اس کی نماز قبول نہیں فرماتا۔" اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسلمہ ۶۵۔ ۲۔ دوران نماز میں مناد یا تھوں کے علاوہ عورت کا چہرہ سر سے لے کر پاؤں تک ہونا چاہیئے۔

مسلمہ ۶۶۔ ۱۔ سر پر چادریا موٹا دوپٹہ یا بغیر عورت کی نماز نہیں ہوتی۔

مسلمہ ۶۷۔ ۱۔ نماز میں عورت کے پاؤں بھی ڈھکے نہ بننے چاہئیں۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ أَنْصَلِي الْمَرْأَةُ فِي دِرْعٍ وَخِمَارٍ وَلَيْسَ عَلَيْهَا إِزَارٌ؟ قَالَ: إِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا ظَهَرَ قَدَمَيْهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کیا عورت تہ بند کے بغیر صرف (لبے) کرتے اور

دوپٹے میں نماز پڑھ سکتی ہے۔ ۲۔ آپ ﷺ نے فرمایا "ہاں بشرطیکہ کتنا اتنا لبہ ہو کہ اس سے پاؤں ڈھک جائیں۔"

اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا تَقْبَلُ صَلَاةَ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ۞

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بالغ عورت کی نماز چادر (یا سوٹ

دوپٹ) کے بغیر نہیں ہوتی۔ اسے ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔



مَسَاجِدُ وَمَوَاضِعُ الصَّلَاةِ

مساجد اور نماز پڑھنے کی جگہوں کے مسائل

مسئلہ ۶۸۔ مسجد بنانے والے کے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں گھر بناتا ہے۔

عَنْ عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے مسجد بنائی۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۹۔ آپ ﷺ نے مساجد بنانے انہیں صاف اور خوشبودار رکھنے کا حکم دیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ وَأَنْ تُنْظَفَ وَتُطَيَّبَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ خَرِيجٍ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے محلوں میں مساجد بنانے انہیں پاک صاف رکھنے اور خوشبودار رکھنے کا حکم دیا ہے۔ اسے احمد، بخاری، مسلم اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۰۔ مساجد کی تعمیر میں رنگ و روغن اور نقش و نگار اپنیدہ ہیں۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا أَمُرْتُ بِتَشْيِيدِ الْمَسَاجِدِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے نقش مساجد کی تعمیر کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۱۔ بیل بوٹے یا نقش و نگار والے مصلے پر نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِي حَيْصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ فَنَظَرَ إِلَى أَعْلَامِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ أَذْهَبُوا بِحِمِيصَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَأَتُونِي بِأَنْبِجَانِيَةِ أَبِي جَهْمٍ فَإِنَّمَا أَلْتَنِي أَنْفًا عَنْ صَلَاتِي. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ لَهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک نقش رنگار والی چادر میں نماز پڑھی دوران نماز میں نقش رنگار پر توجہ مرکوز کر گئی تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد (غلام) سے فرمایا یہ چادر ابو جہم کے پاس لے جاؤ اور اس سے سادہ چادر لے آؤ کیونکہ اس نے مجھے نماز سے غافل کر دیا تھا۔ (بخاری) مسئلہ ۲: مسجد کی صفائی اور دیکھ بھال کتنا سنت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بُصَافًا فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ أَوْ مَخَاطُؤَ نَحَامَةٍ فَخَشَعَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۲

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں اقبیلہ کی دیوار پر عقوک یا رینڈ دیکھا تو اسے کھنچ کر صاف کر دیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے مسئلہ ۳: اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین جگہ مسجد اور بدترین جگہ بازار ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ مَسَاجِدُهَا وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ أَسْوَاقُهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ جگہیں مساجد اور بدترین مقامات بازار ہیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴: مسجد میں آنے سے قبل کچا لہسن اور پیاز نہیں کھانا چاہیے

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ أَكَلَ الثُّومَ وَالْبَصَلَ وَالْكَرَاثَ فَلَا يَقْرُبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَذَوَّى مِمَّا يَتَذَوَّى مِنْهُ بَنُو آدَمَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۴

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص لہسن، پیاز اور گدنا کھائے وہ سہ ماہی نہ آئے کیونکہ فرشتوں کو بھی انسانوں کی طرح ان چیزوں کی بدبو سے تکلیف پہنچتی ہے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۵ :- مسجد میں داخل ہونے کے بعد بیٹھنے سے پہلے دو رکعت حجتہ المبرکہ ادا کرنا مستحب ہے
عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی آدمی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۶ :- مساجد میں کاروباری اور دوسرے دنیاوی معاملات کی گفتگو کرنا ناجائز ہے
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ أَوْ يَتَّاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُولُوا لَا أَرْبَحَ اللَّهُ بِتِجَارَتِكَ وَإِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ فِيهِ ضَالَّةً فَقُولُوا لَا رَدَّ اللَّهُ عَلَيْكَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم کسی شخص کو مسجد میں خرید و فرو کرتے دیکھو تو کہو اللہ تعالیٰ تجھے تجارت میں نفع نہ دے۔ اور جب کسی کو اپنی گم شدہ چیز کا مسجد میں اعلان کرنے دیکھو تو کہو اللہ تعالیٰ تجھے کبھی واپس نہ دے۔ اسے ترمذی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۷ :- مٹی پاک ہے۔

مسئلہ ۷۸ :- ساری زمین رسول اللہ ﷺ کی امت کے لیے مسجد بنائی گئی ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : جُعِلَتْ لِي

الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ أَذْرَكَهُ الصَّلَاةُ فَلْيَصِلْ حَيْثُ أَذْرَكَهُ مُتَمَتِّعٌ عَلَيْهِ ۝

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے لئے زمین کو مسجد اور مٹی کو پاک کرنے والی بنایا گیا ہے۔ لہذا جہاں کہیں بھی نماز کا وقت آئے ادا کرو۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۹، ہر مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کا ثواب تنہا نماز ادا کرنے کے مقابلے میں ستائیس درجے زیادہ ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرَيْنَ دَرَجَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۝

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا باجماعت نماز اکیلی نماز کے مقابلے میں ستائیس درجے افضل ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۸۰، سنتیں اور نوافل گھر میں ادا کرنے افضل ہیں۔

حدیث، سنتیں اور نوافل کے باب میں مسلم ۳۰۷ کے نیچے ملاحظہ فرمائیں۔

مسلم ۸۱، ہر مسجد نبوی ﷺ میں نماز کا ثواب مسجد حرام کے علاوہ باقی تمام مساجد کے مقابلے میں ہزار درجہ زیادہ ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيَمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ. مُتَمَتِّعٌ عَلَيْهِ ۝

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری مسجد (مسجد نبوی) میں نماز کا ثواب مسجد حرام کے علاوہ باقی تمام مساجد کے مقابلے میں ہزار گنا زیادہ ہے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا،

مسئلہ ۸۲ :- مسجد حرام، مسجد اقصیٰ، مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کا ثواب باقی تمام مساجد کے مقابلے میں زیادہ ہے۔

مسئلہ ۸۳ :- زیارت کرنے یا نماز کا زیادہ ثواب حاصل کرنے کی نیت سے مسجد حرام، مسجد اقصیٰ، مسجد نبوی ﷺ کے علاوہ کسی دوسری جگہ کا سفر کرنا جائز نہیں۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَشَدُّوا الرِّحَالَ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى وَمَسْجِدِي هَذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین مساجد، مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور مسجد نبوی کے علاوہ کسی دوسری جگہ کے لیے سفر اختیار نہ کرو، اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۸۴ :- حمام اور قبرستان میں نماز پڑھنا منع ہے۔

مسئلہ ۸۵ :- اونٹوں کے بارے میں نماز پڑھنا منع ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَتَامَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ .

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قبرستان اور حمام کے سوا ساری زمین مسجد ہے اسے احمد ابوداؤد، ترمذی، اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : صَلُّوا فِي مَرَايِضِ الْغَنَمِ وَلَا تَصَلُّوا فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بکریوں کے باٹے میں نماز پڑھو، مگر اونٹوں کے بارے میں نماز نہ پڑھو۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۸۶ :- قبرستان میں نماز پڑھنا منع ہے۔

مسئلہ ۸۷ :- قبر کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا منع ہے۔

مسئلہ ۸۸ :- قبر پر مسجد تعمیر کرنا منع ہے
مسئلہ ۸۹ :- مسجد میں قبر بنانا منع ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ: لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مرض الموت میں فرمایا۔ عیسائیوں اور یہودیوں پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي مُرَّةٍ الْغَنَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَصَلُّوا إِلَى الْقُبُورِ وَلَا تَجْلِسُوا عَلَيْهَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ.

حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قبروں کی طرف (منہ کر کے) نماز نہ پڑھو، نہ ہی قبروں پر (مجاور بن کر) بیٹھو۔ اسے احمد، مسلم، ابو داؤد و نسائی، اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۰ :- مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی مسنون دعایہ ہے۔

عَنْ أَبِي حَنِيدٍ أَوْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو حنیڈا ابو اسید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو یہ دعا مانگے۔ اے الہی! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اور جب مسجد سے نکلے تو دعا مانگے۔

الہی! میں تجھ سے تیرے فضل کا طالب ہوں! اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔



مَوَاقِيتُ الصَّلَاةِ

اوقاتِ نماز کے مسائل

مسئلہ ۹۱۔ نماز ظہر کا اول وقت جب سورج ڈھل جائے اور آخر وقت جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو جائے، نماز عصر کا اول وقت جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو اور آخر وقت جب ہر چیز کا سایہ اس سے دوگنا ہو جائے۔ نماز مغرب کا اول اور آخر وقت روزہ افطار کرنے کا وقت ہے۔ نماز عشاء کا اول وقت جب آسمان سرخی ختم ہو جائے اور آخر وقت جب ایک تہائی رات گزر جائے۔ نماز فجر کا اول وقت سحری ختم ہونے تک اور آخر وقت جب (طلوع آفتاب قبل) روشنی پھیل جائے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمِّي جِبْرَائِيلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلَّى بِِ الظُّهْرِ حِينَ زَالَتْ الشَّمْسُ وَكَانَ قَدَرُ الشَّرَاكِ وَصَلَّى بِِ الْعَصْرِ حِينَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَصَلَّى بِِ الْمَغْرِبِ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلَّى بِِ الْعِشَاءِ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ وَصَلَّى بِِ الْفَجْرِ حِينَ حَرَّمَ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ عَلَى الصَّائِمِ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ صَلَّى بِِ الظُّهْرِ حِينَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَهُ، وَصَلَّى بِِ الْعَصْرِ حِينَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَيْهِ وَصَلَّى بِِ الْمَغْرِبِ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلَّى بِِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَصَلَّى بِِ الْفَجْرِ فَاسْفَرْنَا ثُمَّ انْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ هَذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ۞

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبرائیل علیہ السلام نے مجھے دو مرتبہ بیت اللہ شریف کے پاس نماز پڑھائی (پہلی مرتبہ) نماز ظہر اس وقت پڑھائی جب سورج ڈھل گیا اور سایہ جوتی کے تسمہ

(تقریباً پانچ) کے برابر تھا۔ نماز عصر اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا اور نماز مغرب روزہ افطار کر کے کے وقت پڑھائی۔ نماز عشاء اس وقت پڑھائی جب آسمان سے سرخی ختم ہو گئی۔ نماز فجر اس وقت پڑھائی جب روزہ دار کھانا پینا ترک کرتا ہے دو سکر روز جبرائیل علیہ السلام نے پھر نماز پڑھائی اور نماز ظہر اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا۔ نماز عصر اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس سے دو گن ہو گیا۔ نماز مغرب افطار کے وقت اور نماز عشاء انتہائی رات گزرنے پر پڑھائی۔ نماز فجر روشنی میں پڑھائی۔ پھر جبرائیل علیہ السلام میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے محمد ﷺ - یہ وقت پہلے انبیاء علیہم السلام کی نماز کا ہے اور (آپ ﷺ کی) نماز ان وقتوں کے درمیان ہے۔ اسے ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسلمہ ۹۲ - رسول اکرم ﷺ تمام نمازیں اول وقت میں ادا فرمایا کرتے تھے

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِأَلْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَاءَ إِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَلًا وَإِذَا قَلُّوا آخِرَ وَالصُّبْحَ بَعْلَسَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی نمازوں کے اوقات دریافت کئے تو انہوں نے کہا " رسول اکرم ﷺ ظہر کی نماز سورج ڈھلتے ہی پڑھ لیتے۔ عصر کی نماز جب سورج صاف اور روشن ہوتا (یعنی اس میں ابھی زردی کی آمیزش نہ ہوتی) مغرب کی نماز جب سورج ڈوب جاتا اور عشاء کی نماز جب لوگ زیادہ ہوتے تو جلدی پڑھ لیتے۔ جب کم ہوتے تو دیر سے پڑھتے اور حضور اکرم ﷺ نماز فجر اندھیرے میں پڑھتے تھے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسلمہ ۹۳ - تمام نمازیں اول وقت میں پڑھتی افضل ہیں لیکن عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھنا افضل ہے۔

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ

الصَّلَاةُ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ ۞

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہترین ٹل نماز کو اول وقت میں ادا کرنا ہے۔ اسے ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَعَمَّ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِالْعِشَاءِ حَتَّى ذَهَبَتْ عَامَةُ اللَّيْلِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى وَقَالَ إِنَّهُ لَوْ قُتِلَ لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۞

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز میں اتنی دیر کی کہ رات کا بیشتر حصہ گزر گیا۔ پھر آپ ﷺ نکلے نماز پڑھائی اور فرمایا اگر مجھے امت کی تکلیف کا احساس نہ ہوتا تو نماز عشاء کا یہی وقت مقرر کرتا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۹۴ :- اگر کسی جگہ کوئی امام ایک نماز (یا ساری نمازیں) دیر سے پڑھانے کا عادی ہو تو اول وقت میں تنہا نماز ادا کر لینی چاہیئے۔

مسلم ۹۵ :- ایک ہی نماز کے فرض اگر دو مرتبہ ادا کیئے جائیں تو پہلے فرض اور دوسرے نفل شمار ہوں گے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : كَيْفَ أَنْتَ إِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ أُمَرَاءُ يُمِيتُونَ الصَّلَاةَ أَوْ يُؤَخِّرُونَ عَنْ وَقْتِهَا؟ قُلْتُ : فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ : صَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قُتِلَ فَإِنْ أَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَإِنَّهَا نَافِلَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۞

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے سوال کیا "اے ابو ذر! جب تمہارے حکام نماز بہت دیر سے پڑھیں گے یا صبح وقت سے مؤخر کر کے پڑھیں گے اس وقت تم کیا کرو گے؟" میں نے عرض کیا "حضور آپ ﷺ ہی ارشاد فرمائیں" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تو صبح وقت (اول) پر اپنی نماز ادا کر لے پھر

اگر جماعت ملے تو جماعت کے ساتھ بھی پڑھے۔ لیکن جماعت والی نماز نفل ہوگی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔
مسئلہ ۹۶ ۱۔ طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہیے نہ ہی میت دفن کرنی چاہیے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ نَهَاَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ وَأَنْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَارِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ فَأَتَمُّ الظُّهَيْرَةِ وَحِينَ تَضَيِّفُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهٗ ۱۰

حضرت عقیبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تین وقتوں میں نماز پڑھنے اور میت دفن کرنے سے منع فرمایا ہے۔ پہلا جب سورج طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ بلند ہو جائے وہ سر زمین کو پہنکے وقت اور سیرا جب سورج غروب ہو رہا ہو جتنی کہ پوری طرح غروب ہو جائے۔ اسے احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔
مسئلہ ۹۷ ۱۔ نماز فجر کی پہلی دو سنتیں اگر فرضوں سے پہلے نہ پڑھی جاسکیں تو فرضوں کے فوراً بعد یا سورج نکلنے کے بعد پڑھنی چاہئیں۔

عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا يُصَلِّي بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ رَكَعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: صَلَاةُ الصُّبْحِ رَكَعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ. فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنِّي لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكَعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهِمَا أَلَا نَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ۱۰

حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو صبح کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے دیکھا تو فرمایا۔ صبح کی نماز تو دو دو رکعت ہے۔ ۲ اس آدمی نے جواب دیا میں نے فرض نماز سے پہلے کی دو رکعتیں نہیں پڑھی تھیں لہذا وہ اب پڑھی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ یہ جواب سنا کہ خاموش ہو گئے (یعنی اس کی اجازت دے دی) اسے ابوداؤد

اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت :- صحابی کے کسی فعل پر رسول اللہ ﷺ کا خاموش رہنا محدثین کی اصطلاح میں "سنت تقریری" کہلاتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكَعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّيهَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ لَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے فجر کی سنتیں نہ پڑھی ہوں وہ مسجد کے بعد پڑھے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۹۸ : بیت اللہ شریف میں دن یا رات کے کسی بھی وقت طواف کرنا اور نماز پڑھنا منع نہیں۔

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى آيَةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ لَهُ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے بنو عبد مناف کو حکم دیا کہ کسی کو بیت اللہ کا طواف کرنے اور نماز پڑھنے سے منع نہ کرو خواہ دن یا رات کا کوئی سا وقت ہو۔ اسے ابو داؤد، نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۹۹ : جمعہ کے دن زوال سے قبل، زوال کے وقت اور زوال کے بعد سبھی اوقات میں نماز پڑھنی جائز ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَيْدَانَ السَّكَمِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الْجُمُعَةَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فَكَانَتْ خُطْبَتُهُ وَصَلَاتُهُ قَبْلَ نِصْفِ النَّهَارِ ثُمَّ شَهِدْتُهَا مَعَ عُمَرَ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَخُطْبَتُهُ إِلَى أَنْ أَقُولُ إِنْتَصَفَ النَّهَارِ ثُمَّ شَهِدْتُهَا مَعَ عُثْمَانَ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَخُطْبَتُهُ

إِلَى أَنْ أَقُولُ زَالَ النَّهَارُ فَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا عَابَ ذَلِكَ وَلَا أَنْكَرَهُ. رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ

حضرت عبداللہ بن سیدان سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خطبہ میں حاضر ہوا ان کا خطبہ اور نماز نصف النہار سے پہلے ہوتی تھی پھر حضرت عمرؓ کے خطبہ میں حاضر ہوا ان کا خطبہ اور نماز نصف النہار کے وقت ہوتی تھی پھر حضرت عثمانؓ کے خطبہ میں حاضر ہوا ان کا خطبہ اور نماز زوال کے وقت ہوتی تھی میں نے کسی سے یہ صحابی کو ان حضرات کے فعل پر اعتراض یا احتجاج کرتے نہیں دیکھا۔ اسے دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَصَلِّي الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَذَاهُ إِلَى جَمَاعِنَا فَتَرَى بِهَا حِينَ تَرَوُلُ الشَّمْسُ يَغْنِي النَّوَاضِحُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ میں جمعہ پڑھاتے تھے پھر ہم اپنے اونٹوں کو پاس جاتے اور انہیں آرام کے لیے چھوڑنے اسی وقت سورج ڈھلنے کا وقت ہوتا۔ یہاں اونٹوں سے مراد کوئلے سے پانی کیپنے والے اونٹ ہیں۔ اسے احمد مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰۰ :- نماز عصر اور نماز فجر کے بعد نوافل پڑھنے ممنوع ہیں البتہ قضا نماز پڑھنی جائز ہے۔

حدیث سنن اور نوافل کے باب میں مسئلہ ۳۰۵ و ۳۰۶ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۰۱ :- مجھول یا نیند سے نماز میں تاخیر قابل گرفت نہیں لیکن جب یاد آنے پر (یا نیند سے اٹھنے کے بعد) فوراً ادا کر لی جائیے

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ نَسِيَ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا أَنْ يُصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص نماز پڑھنا مجھول گیا یا نماز کے وقت سویا رہا

اس کے لیے یاد آنے پر (یا جاگنے پر) نماز ادا کر لینا ہی کفارہ ہے۔ ۱۰ سے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۱۰۲ - قضا نماز باجماعت ادا کرنی جائز ہے۔

مسلم ۱۰۳ - قضا نماز میں موقع ملتے ہی بالترتیب ادا کرنی چاہییں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا كِدْتُ أُصَلِّيَ الْعَصْرَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَاللَّهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَقُمْنَا إِلَى بَطْحَانَ فَنَوَّضًا لِلصَّلَاةِ وَتَوَضَّأْنَا لَهَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۞

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ غزوہ خندق کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ غروب آفتاب کے بعد قریش کو کوستے ہوئے آئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں سورج مغرب ہونے تک نماز عصر ادا نہیں کی رسول اکرم ﷺ نے فرمایا واللہ میں نے بھی نماز عصر ادا نہیں کی۔ پھر ہم سب (مقام) بطنان میں آئے آپ ﷺ نے اور ہم سب نے وضو کیا اور غروب آفتاب کے بعد پہلے نماز عصر پڑھی پھر نماز مغرب ادا کی اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۱۰۴ - نیند کا غلبہ ہو تو پہلے نیند پوری کرنی چاہیے پھر نماز پڑھنی چاہیے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ بِسُتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۞

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب کسی کو نماز میں اونگھانے لگے تو اسے پہلے نیند پوری کر لینی چاہیے۔ اس لیے کہ جب تم حالت ناز میں لگتے ہو تو مغفرت مانگنے کی بجائے ملکہ ہے اپنا آپ کو گالیں دینے لگو۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۱۰۵ - حائضہ کے لیے حیض کے دنوں کی قضا نہیں۔

عَنْ مَعَاذَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لِمَعَايِشَةَ أُنْجِزِي إِحْدَانَا صَلَوَاتُهَا إِذَا طَهَرْتُ فَقَالَتْ
أَحْرُورِيَّةٌ أَنْتِ كُنَّا نَجْبِضُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَا يَأْمُرُنَا بِهِ أَوْ قَالَتْ فَلَا نَفْعُ لَهُ.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۱۰۶

حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ عورت
معیض سے پاک ہو تو اسے (منازوں کی) قضا ادا کرنا چاہیے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کیا تو غار جی ہے۔ ہم رسول اللہ
ﷺ کے ساتھ تھیں ہمیں معیض کا حکم نہیں تھا نماز پڑھنے کا حکم نہیں دیا جاتا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یوں فرمایا
ہم قضا نماز نہیں پڑھتی تھیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مُسلّم ۱۰۶۔ عشاء سے قبل سونا اور عشاء کے بعد باتیں کرنا ناپسندیدہ ہے۔

عَنْ أَبِي بَرْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا
وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۱۰۷

حضرت ابو بزرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء سے پہلے سونا اور عشاء کے بعد گفتگو کرنا ناپسند
فرماتے تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مُسلّم ۱۰۷۔ قضا عمری ادا کرنا سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آثارِ صحابہ رضوان
اللہ علیہم اجمعین سے ثابت نہیں۔

بُخَارِيَّ

مسئلہ ۱۰۸ ۱- اقبال سے پہلے درود پڑھنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۱۰۹۔ ۱۔ تزجیعی اذان (دوسری اذان) کے ساتھ دوسری اقامت کہنا منسوخ ہے۔

مسئلہ ۱۱۰ :- غیر تربیتی (اکہری) اذان کے ساتھ اکہری اقامت کہنا سنون ہے ۔

مسئلہ ۱۱ :- بغیر ترمیمی (اکہری) اذان کے ساتھ دوسری اقامت کہنا غیر منہج ہے

حضرت ابو مخذومہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں خود رسول اللہ ﷺ نے مجھے اذان سکھائی فرمایا: "ابو مخذومہ! کہہ
 اللہ اکبر چار مرتبہ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللہ ۲ مرتبہ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللہ ۲ مرتبہ۔ پھر دوبارہ کہہ اَشْهَدُ
 اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللہ ۲ مرتبہ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللہ ۲ مرتبہ، حَتَّى عَلَى الصَّلٰوةِ ۲ مرتبہ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ ۲ مرتبہ
 اللہ اکبر ۲ مرتبہ، لَا اِلَهَ اِلَّا اللہ ۲ مرتبہ۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت :- مندرجہ بالا کلمات دوسری اذان کے ہیں جو ۹ بجتے ہیں۔ اکبری اذان میں اَشْهَدُ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَوْ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ كَمَا عَادَہٗ مَہِیں ہے لہذا اکہری اذان میں ہ اکلمائیں۔

عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَلَّمَهُ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً
وَالْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً. . . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَهٗ ٤

حضرت ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں افان سکھائی جس میں انیس کلمات تھے اور اقامت سکھائی جس میں ستر کلمات تھے۔ اسے احمد ترمذی، ابو داؤد، نسائی، دارمی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت :- دوسری اذان کے ساتھ حضور اکرم ﷺ نے دوسری اقامت سکھلائی جس کے مترو

کلمات میں جو یہ ہیں۔ اللہ اکبر ۴ مرتبہ ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ ۲ مرتبہ ، اَشْهَدُ اَنْ

مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ ۲ مرتبہ، حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ ۲ مرتبہ، حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ ۲ مرتبہ، قَدْ قَامَتْ

الصَّلَاةُ ۲ مرتبه، اللَّهُ أَكْبَرُ ۲ مرتبه لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۱ مرتبه

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ اقدس میں اذان کے لیے دوسرے ہوتے تھے جبکہ

اقامت کے کلمات کُلِّ قَامَتِ الْقِسْفَةِ کے علاوہ اکہرے جوتے تھے۔ اسکا بوداؤر، نساہی اور دارمی نے روایت کیلئے ہے۔

وضاحت - اکبری اقامت کے کلمات گیارہ ہیں جو یہ ہیں۔

اللَّهُ الْبَرُّ ۚ ۲ مرتبہ ۱ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ ۚ ۲ مرتبہ ۱ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللَّهِ

۱ مرتبہ ، مَعَى عَلَى الصَّلَاةِ ۱ مرتبہ ، مَعَى عَلَى الْفَلَاحِ ۱ مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ -

۲ مرتبہ ، اللہ اکبر ۲ مرتبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۱ مرتبہ۔

مسلم ۱۱۲ ۱۔ اذان کا جواب دینا ضروری ہے۔

مسلم ۱۱۳ ۱۔ اذان کے جواب کا سنون طریقہ درج ذیل ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم اذان سنو، تو جو کلمات مؤذن کہے وہی تم بھی کہو۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي فَضْلِ الْقَوْلِ كَمَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ كَلِمَةً كَلِمَةً سِوَى الْحَبْعَلَيْنِ يَقُولُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ . . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اذان کا جواب دینے کی فضیلت کے بارہ میں روایت ہے کہ ہر کلمہ کا جواب وہی کلمہ ہے سوائے نَحْيَ عَلَى الصَّلَاةِ اور نَحْيَ عَلَى الْفَلَاحِ کے، ان کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہنا چاہیئے اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۱۱۴ ۱۔ اذان کا جواب دینے والے کے لیے جنت کی خوشخبری ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَامَ بِلَالٌ يُنَادِي فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ مِثْلَ هَذَا يَقِينًا دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے پورے یقین سے اذان کا جواب دیا، وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۱۱۵ ۱۔ فجر کی اذان میں الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ الشُّومِ کے الفاظ کہنا سنون ہیں

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ فِي الْفَجْرِ حَيَّ عَلَى

الْفَلَاحِ قَالَ «الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ» رَوَاهُ ابْنُ حُزَيْمَةَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فجر کی اذان میں مؤذن کا جی علیٰ الغلایہ کے بعد "اُصَلُّوْهُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ" کہنا سنت ہے۔ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۱۱۶ -۱- اذان کے بعد مندرجہ ذیل دعائیں مانگنا مسنون ہیں۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اذان سن کر یہ کلمات کہے۔ میں گواہی دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الہ نہیں وہ اکیلا ہے لاشریک ہے۔ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر محمد ﷺ کے رسول ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر میں راضی ہوں۔ " اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتُهُ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اذان سن کر یہ کلمات کہے "یا اللہ اس (توحید کی) مکمل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے پروردگار! محمد ﷺ کو وسیلہ بزرگی اور مقام محمود و عطا فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔" توحیدیت کے دن اُس کی سفارش کرنا میرا ذمہ ہوگی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔
وضاحت:- وسیلہ جنت میں بلند ترین درجہ کا نام ہے اور مقام محمود مقام شفاعت ہے۔

مسلم ۱۱۷ :- اذان ٹھہر ٹھہر کر اور اقامت جلدی جلدی کہنا مسنون ہے ۔

مسلم ۱۱۸ :- اذان اور اقامت کے درمیان تقریباً اتنا وقفہ ہونا چاہیئے کہ کھانا کھانے والا کھانے سے فارغ ہو جائے ۔ تقریباً ۱۵ منٹ ۔

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِبَلالَ إِذَا أَدْنَتَ فَتَرَسَّلْ وَإِذَا أَقَمْتَ فَاخْذَرْ وَاجْعَلْ بَيْنَ أَذَانِكَ وَإِقَامَتِكَ قَدْرَ مَا يَفْرُغُ الْأَكْلُ مِنْ أَكْلِهِ وَالشَّارِبُ مِنْ شَرْبِهِ وَالْمُعْتَصِرُ إِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ وَلَا تَقْنُمُوا حَتَّى تَرَوْنِي . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۝

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اذان ٹھہر ٹھہر کر اور اقامت جلدی جلدی کہا کرو، اذان اور اقامت کے درمیان اتنا وقفہ رکھو کہ کھانے پینے والا کھانے پینے سے فارغ ہو جائے، قضاء حاجت والا اپنی حاجت سے فارغ ہو جائے۔ اور جب تک مجھے (مجھے سے نکل کر مسجد آتے ہوئے) دیکھو، تو اس وقت تک صف میں کھڑے نہ ہو۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۱۱۹ :- اذان اور اقامت کے درمیان دعا و نہیں کی جاتی۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ۝

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اذان اور اقامت کے درمیان دعا و نہیں کی جاتی اسے ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۱۲۰ :- اقامت کا جواب دینے ہوئے قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے جواب میں اِقَامَهَا اللہ قَادَّامَهَا کہنا صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

مسلم ۱۲۱ :- فجر کی اذان میں الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کے جواب میں مَدَقَّتْ وَبَسَرَتْ

کہنا صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

مسلم ۱۲۲ ۱۔ سحری اور تہجد کے لئے اذان دینا سنت ہے۔

مسلم ۱۲۳ ۲۔ نابینا آدمی اذان دے سکتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنْ بَلَلاَ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُّوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سہرا یا بلال

رضی اللہ عنہ رات کو جاگنے کے لئے اذان دیتے ہیں، لہذا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کی اذان تک کھاتے پیتے

رہا کرو ۱۔ سے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۱۲۴ ۲۔ سفر میں دو آدمی بھی ہوں تو انہیں اذان کہہ کر باجماعت نماز ادا کرنی چاہئے

عَنْ مَالِكِ بْنِ حُوَيْرِثٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَا وَابْنُ عَمْرِو بْنِ لُحَيْلٍ فَقَالَ: إِذَا سَافَرْتُمَا فَأَذِّنَا وَأَقِيمَا وَلِيَوْمَكُمَا أَكْبَرُكُمَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اور میرا چچا زاد بھائی بنی اکرم ﷺ کی خدمت میں

حاضر ہوئے آپ ﷺ نے ہمیں نصیحت فرمائی کہ جب دونوں سفر پر جاؤ تو اذان اور اقامت کہو۔ پھر تم میں سے

جو بڑا ہو وہ امامت کرائے۔ ۱۔ سے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۱۲۵ ۲۔ اگر اذان کی کیفیت معلوم ہو جائے تو لوگ آپس میں قرعہ ڈال کر اذان کہنے لگیں۔

حدیث ۱ صفحہ کے مسائل میں مسئلہ ۱۵۵ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسلم ۱۲۶ ۱۔ اذان کے دوران انگلیاں چوم کر آنکھوں کو لگانا سنت ثابت نہیں۔

مسلم ۱۲۷ ۲۔ کسی مصیبت یا آفت کے موقع پر اذانیں دینا سنت سے ثابت نہیں

مَسَائِلُ الْإِمَامَةِ

امامت کے مسائل

مسلمہ ۱۲۸ :- سب سے زیادہ قرآن جاننے والا، پھر سب سے زیادہ سنت کا علم رکھنے والا، پھر ہجرت میں پہل کرنے والا، پھر سب سے زیادہ عمر والا امامت کا زیادہ حقدار ہے۔
مسلمہ ۱۲۹ :- مقررہ امام کی اجازت کے بغیر مہاجن امامت نہیں کر سکتا۔

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَوْمَ الْقَوْمِ أَقْرُوهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةَ فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِنًا وَلَا يُؤْمِنُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدُ فِي بَيْتِهِ عَلَى تَكْرِيمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ .

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں کی امامت وہ شخص کرے جو کتاب اللہ کا سب سے بہتر پڑھنے والا ہو، اگر قرأت میں لوگ برابر ہوں تو سنت کا زیادہ جاننے والا امامت کرے۔ اگر اس میں بھی برابر ہوں تو پھر جس نے پہلے ہجرت کی ہو اگر لوگ اس میں بھی برابر ہوں تو پھر عمر میں سب سے بڑا امامت کرے۔ امامت کے لیے مقرر آدمی کی جگہ کوئی دوسرا آدمی بلا اجازت امامت نہ کرے۔ یہی کوئی آدمی کسی کے گھر میں بلا اجازت اس کی مسجد پر بیٹھے۔ اسے احمد اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسلمہ ۱۳۰ :- نابینا آدمی بلا کر امامت امامت کر سکتا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَخْلَفَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ عَلَى الْمَدِينَةِ مَرَّتَيْنِ - يَصِلَتِي بِهِمْ وَهُوَ أَعْمَى . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو دوبار

مدینہ میں اپنا نائب مقرر فرمایا وہ لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے حالانکہ وہ نابینا تھے۔ اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔
مسلمہ ۱۳۱ ایک بکیر تحریمہ سے قبل امام کا صف سیدھی کرنے اور ساتھ ساتھ مل کر کھڑے ہونے کی ہدایت کرنا منہج ہے۔

حدیث، صف کے سائل "کے بابیں مسلمہ ۱۵۲ کے نیچے ملاحظہ فرمائیں۔

مسلمہ ۱۳۲ :- مسافر مقیم کی امامت کر سکتا ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا سَافَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى يَرْجِعَ وَإِنَّهُ أَقَامَ بِمَكَّةَ زَمَنَ الْفَتْحِ كَمَاكَ عَشْرَةَ لَيْلَةً يُصَلِّي بِالثَّانِيسِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ إِلَّا الْمَغْرِبَ، ثُمَّ يَقُولُ: يَا أَهْلَ مَكَّةَ قَوْمُوا فَصَلُّوا رَكْعَتَيْنِ آخِرَتَيْنِ فَإِنَّا قَوْمٌ سَقَرٌ. رَوَاهُ أَحْمَدُ

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سفر میں، گھر واپس آنے تک ہمیشہ نماز قصر ادا فرمائی فتح مکہ کے موقع پر حضور ﷺ اٹھارہ دن مکہ میں ٹھہرے رہے اور مغرب کے سوا لوگوں کو دو رکعتیں پڑھاتے رہے (غزوہ اسلام پھیرنے کے بعد) لوگوں سے فرماتے تھے مکہ والو! اٹھ کر باقی نماز پوری کرو ہم مسافر ہیں۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسلمہ ۱۳۳ :- اگرچہ سات سال کا بچہ باقی لوگوں کی نسبت زیادہ قرآن جانتا ہو تو امامت کا زیادہ حقدار ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبِي جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ حَقًّا فَقَالَ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ أَحَدُكُمْ وَلْيُؤَمِّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا قَالَ فَنَظَرُوا فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَكْثَرُ مِنِّي قُرْآنًا فَقَدَّمُونِي وَأَنَا ابْنُ سِتٍّ أَوْ سَبْعٍ سِنِينَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

عمر بن سلمہ کہتے ہیں میرے باپ نے کہا میں بنی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں کہ واپس آ رہا ہوں آپ ﷺ نے مجھے نصیحت فرمائی کہ جب نماز کا وقت ہو جائے تو کوئی ایک آدمی اذان کہے اور قرآن کا زیادہ جاننے والا امامت کر لے چنانچہ لوگوں نے دیکھا کہ مجھ سے زیادہ قرآن جاننے والا کوئی نہیں تو انہوں نے مجھے امام بنا دیا۔ میری عمر اس وقت چھ یا سات سال تھی۔ اسے بخاری، ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۴ :- عورت عورتوں کی امامت کر سکتی ہے۔

حدیث مسئلہ نمبر ۱۷۴ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۳۵۔ عورت کو امامت کرتے وقت پہلی صف کے اندر وسط میں کھڑا ہونا چاہیے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا تَوَمَّ النِّسَاءَ وَتَقُومُ وَسَطَهُنَّ . رَوَاهُ حَاكِمٌ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ عورتوں کو امامت کراتی تھیں اور صف کے وسط میں کھڑی ہوتی تھیں۔ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۶ :- امام کو لمبی نماز پڑھانی چاہیے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالْكَبِيرَ، فَإِذَا صَلَّى لِنَفْسِهِ فَلْيَطُولْ مَا شَاءَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ بَرَكَةَ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب کوئی امام لوگوں کو نماز پڑھائے تو لمبی نماز پڑھائے کیونکہ نمازیوں میں کمزور بیمار اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں جب تک نماز پڑھے تو توبہ نہیں چاہے بلکہ پڑھے۔ اسے احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۷ :- امام کو جمعہ کا خطبہ عام خطبوں کی نسبت مختصر اور نماز عموماً نمازوں کی نسبت طویل پڑھانی چاہیے

حدیث "نماز جمعہ" کے باب میں مسئلہ ۳۴۷ کے نیچے ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۳۸۔ ۱۔ امام اور مقتدیوں کے درمیان اگر دیوار یا کوئی ایسی چیز جائل ہو کہ مقتدی امام کی نفل و حرکت نہ دیکھ سکیں تب بھی نماز درست ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حُجْرَتِهِ وَالنَّاسُ يَأْتُمُونَ بِهِ مِنْ تَوَارِعِ الْحَجَرَةِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ۱

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اہل عیالات کے حجرہ میں نماز پڑھائی اور لوگوں نے حجرہ سے باہر آپ ﷺ کی اقتدا کی۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۹۔ :- ایک آدمی فرض نماز ادا کرنے کے بعد اسی وقت کی نماز کے لئے دوسرے لوگوں کی امامت کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۴۰۔ ۱۔ متذکرہ بالا صورت میں امام کی پہلی نماز فرض ہوگی دوسری نفل ہوگی۔

مسئلہ ۱۴۱۔ ۱۔ امام اور مقتدی کی نیت جدا جدا ہونے سے نمازیں کوئی فرق نہیں آتا۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ مُعَاذًا كَانَ يَصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عِشَاءَ الْآخِرَةِ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ فَيَصَلِّي بِهِمْ تِلْكَ الصَّلَاةَ مُتَّفِقًا عَلَيْهِ ۱

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ عشاء کی نماز نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ادا فرماتے پھر اپنی قوم میں جا کر انہیں وہی نماز پڑھاتے تھے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَدْرِجِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى وَلَمْ أَصَلْ فَقَالَ لِي : أَلَا صَلَّيْتُ؟ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ فِي الرَّحْلِ ثُمَّ أَتَيْتُكَ. قَالَ : فَإِذَا جِئْتَ فَصَلِّ مَعَهُمْ وَاجْعَلْهَا نَافِلَةً. رَوَاهُ أَحْمَدُ ۱

حضرت محمد بن الادرج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کے پاس مسجد میں حاضر ہوا۔ نماز کا وقت

ہو گیا تو آپ ﷺ نے نماز پڑھائی اور میں بیٹھا رہا آپ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا "کیا تم نے نماز نہیں پڑھی۔" میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے سے پہلے میں نے گھر میں نماز پڑھ لی تھی۔" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جب ایسا موقع پاؤ تو جماعت کے ساتھ بھی نماز پڑھ لو اور پہلی نماز کو نفل بنا لو۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسلمہ ۱۴۲ :- ایک ہی وقت کی فرض نماز فرض کی نیت سے دو مرتبہ ادا کر نی جائز نہیں۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَصَلُّوا صَلَاةً فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ۝

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، کہ ایک ہی دن میں ایک ہی وقت کی فرض نماز دو دفعہ نہ پڑھو۔ اسے احمد، ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسلمہ ۱۴۳ :- دو آدمیوں کی جماعت میں مقتدی کو امام کی دائیں جانب برابر کھڑا ہونا چاہئے۔

مسلمہ ۱۴۴ :- عورت تنہا صنف میں کھڑی ہو سکتی ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِ وَبِأَيَّتِهِ أَوْ خَالَتِهِ قَالَ فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ وَأَقَامَ الْمَرْأَةَ خَلْفَنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۝

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اسے اس کی ماں یا اس کی خالہ کے ساتھ نماز پڑھائی مجھے آپ ﷺ نے اپنی داہنی جانب کھڑا کیا اور عورت کو پیچھے کھڑا کیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسلمہ ۱۴۵ :- جس شخص نے امامت کی نیت نہ کی ہو اس کی اقتدا جائز ہے

مسئلہ ۱۳۶ :- دو آدمیوں کی جماعت میں مقتدی دائیں جانب کھڑا ہو جب تیسرا آدمی آئے تو دونوں مقتدی امام کے پیچھے چلے جائیں ۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ فَبُجْتُ حَتَّى قُمْتُ عَنْ بَسَارِهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَدَارَنِي حَتَّى أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ جَاءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَقَامَ عَنْ بَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخَذَ بِيَدَيْنَا جَمِيعًا فَدَفَعَنَا حَتَّى أَقَامَنَا خَلْفَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۱

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے میں آیا اور آپ ﷺ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور پیچھے سے پھیر کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا۔ پھر جبار بن صخر آیا اور رسول اللہ ﷺ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑ کر پیچھے ہٹا دیا اور ہم آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے ۔

مسئلہ ۱۳۷ :- جس امام کو لوگ ناپسند کریں اور وہ پھر بھی امامت کر لے تو اس کی امامت مکروہ ہے ۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ لَا تُرْفَعُ لَهُمْ صَلَاتُهُمْ فَوْقَ رُؤُوسِهِمْ شَبْرًا رَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَأَخْوَانٌ مُتَصَارِمَانِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ۲

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمیوں کی نماز ان کے سروں سے بالشت بھر بھی اونچی نہیں جاتی ۔ پہلا وہ آدمی جو امامت کر لے جب کہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں ، دوسری وہ عورت جس کا خاوند ناراض ہو لیکن وہ رات بھر سوئی رہے تیسرا دو دو بھائی جو آپس میں ناراض ہوں ۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے ۔

السُّنَنُ

سُتْرُو كَمَسَائِل

مسئلہ ۱۳۸ نمازی کو اپنے آگے سے گزرنے والے لوگوں کے ظل سے بچنے کے لئے سامنے کوئی چیز رکھ لینی چاہیے۔ اسے سترہ کہتے ہیں۔

عَنْ سُبْرَةَ بْنِ مَعْبُدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَيْسَتْ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ وَلَوْ بِسَهْمٍ. أَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ.

حضرت سبرہ بن معبد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر آدمی کو نماز پڑھتے وقت اپنے آگے سترہ رکھ لینا چاہیے۔ خواہ تیری کیوں نہ ہو۔ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۹ :- نمازی کے آگے سے گزرنے کی وعید۔

عَنْ أَبِي جَهْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَوْ يَعْلَمَ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ. قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا أَدْرِي قَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو جہم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "نمازی کے آگے سے گزرنے والا اگر یہ جان لے کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو وہ آگے سے گزرنے کی بجائے چالیس (سال یا مہینے یا دن) انتظار کرنا بہتر سمجھے۔ ابو نصر نے کہا مجھے یا دہمیں انہوں (میرے استاد) نے چالیس دن کہا یا مہینے یا سال۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۰ :- نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو نماز کے دوران ہی ہاتھ سے روک دینا چاہیے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدْعُ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنَّ أَبِي فَلْيَقَاتِلْهُ فَإِنَّ مَعَهُ الْقَرْنَيْنِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَهٗ . ۱

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا نمازی حالت نماز میں کسی کو اپنے آگے سے گزرنے نہ دے۔ اگر گزرنے والا نہ رکھے تو اسے سختی سے روکے۔ کوئی شخص اس کے ساتھ شیطان ہے۔ اسے احمد، مسلم اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۱۔ امام اپنے آگے سترہ رکھ لے تو مقتدیوں کو سترہ رکھنے کے ضرورت نہیں رہتی۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ بِأَمْرٍ بِالْحُزْبَةِ فَمَوْصَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَاءَهُ وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السَّفَرِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۲

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ جب عید کے دن نماز کے لیے گھر سے نکلے تو اپنا نیزہ ساتھ لے جائے گا حکم فرماتے جسے آپ ﷺ کے سامنے گاڑ دیا جاتا۔ آپ ﷺ اس کی طرف نماز پڑھتے اور لوگ آپ ﷺ کے پیچھے ہوتے۔ سفر میں بھی آپ ﷺ سترہ استعمال فرمایا کرتے تھے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسَائِلُ الصَّفَا

صف کے مسائل

مسئلہ ۱۵۲: تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے امام کا صف سیدھی کرنے اور ساتھ ساتھ مل کر کھڑے ہونے کی ہدایت کرنا ضروری ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ فَيَقُولُ: تَرَاصُّوا وَاعْتَدِلُوا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریمہ کہنے سے قبل ہماری طرف چہرہ مبارک کر کے کھڑے ہو جاتے اور فرماتے ”جُڑ کر اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔
مسئلہ ۱۵۳: صف سیدھی کیے بغیر نماز نامکمل ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنی صفوں کو سیدھا کرو۔ کیونکہ صفوں کے درستگی نماز کی تکمیل کا حصہ ہے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۴: دین کا علم رکھنے والے اور سمجھ دار لوگ امام کے پیچھے پہلی صف میں کھڑے ہونے چاہئیں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لِيَلْبِغِي مِنْكُمْ أُولَؤَا الْأَخْلَامِ وَالنَّهْيُ كُمَ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثَلَاثًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے سمجھ دار اور عقلمند

لوگ میرے قریب کھڑے ہوں پھر وہ لوگ جو ان سے علم اور سمجھ میں کم ہوں، پھر وہ جو ان سے کم ہوں، پھر وہ جو ان سے کم ہوں۔ ۱۰۰ سے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۱۵۵ :- پہلی صف کی فضیلت۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي
النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهْمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهْمُوا وَلَوْ يَعْلَمُونَ
مَا فِي التَّهَجُّبِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ
حَبُوءًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۝

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر لوگوں کو اذان اور پہلی صف کا ثواب معلوم ہو جائے تو اس کے لئے ضرور قسریہ ڈالیں اور اگر اول وقت میں نماز پڑھنے کی فضیلت معلوم ہو جائے تو ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کریں اور اگر عشاء اور فجر کی فضیلت جان لیں تو اس میں ضرور آئیں خواہ گھنٹوں کے بل ہی آنا پڑے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۱۵۶ :- پہلی صف مکمل کرنے کے بعد دوسری میں کھڑا ہونا چاہیئے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اَتَمُّوْا الصَّفَّ الْمَقْدَمَ ثُمَّ
الَّذِي يَلِيهِ فَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُوَخَّرِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ۝

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پہلے اگلی صف پوری کرو پھر اس کے بعد دوسری صف: اگر کوئی کی ہو تو آخری صف میں ہونی چاہیئے۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۱۵۷ :- اگر پہلی صف میں جگہ ہو تو پچھلی صف میں اکیلے آدمی کی نماز نہیں ہوتی

عَنْ وَابِصَةَ بِنِ مَعْبُدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا يُصَلِّي

خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ. ^۱
 حضرت وابصر بن معبد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے دیکھا تو آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ نماز دوبارہ پڑھو۔ اسے احمد ترمذی اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسلمہ ۱۵۸: بہتوں کے درمیان صف بنانا ناپسندیدہ ہے۔

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا نُنْهَى أَنْ نَصُفَّ بَيْنَ السَّوَارِي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنُطْرَدُ عَنْهَا طُرْدًا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه. ^۲

حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ہمیں عہد رسالت میں ستونوں کے درمیان صف بنانے سے روکا جاتا اور وہاں سے ہٹا دیا جاتا تھا۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسلمہ ۱۵۹: دو آدمیوں کی جماعت ہو تو دونوں کو ایک ہی صف میں برابر برابر کھڑا ہونا چاہیئے۔ امام بائیں جانب اور مقتدی دائیں جانب کھڑا ہو۔

حدیث ۲، امامت کے مسائل، میں مسلمہ ۱۲۳ کے نیچے ملاحظہ فرمائیں۔

مسلمہ ۱۶۰: عورت تنہا صف میں کھڑی ہو سکتی ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ أَنَا وَبَنَاتِي فِي بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ وَأُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. ^۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اور ایک یتیم (بچے) نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے اپنے

گھر میں نماز پڑھی۔ میری والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا ہم سب کے پیچھے تھیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسلمہ ۱۶۱: حضور اکرم ﷺ نے صفیں سیدھی کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔

مسلمہ ۱۶۲: ہر صف میں کندھے کے ساتھ کندھا اور قدم کے ساتھ قدم ملانے

چاہئیں -

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي وَكَأَنَّا أَحَدٌ يُلْزَقُ مِنْكُمُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَقَدَمُهُ بِقَدَمِهِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۞

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اپنی صفیں سیدھی رکھا کرو۔ میں تمہیں اپنی پشت سے دیکھتا ہوں، چنانچہ ہمیں سے ہر آدمی اپنا کندھا ساتھ ملے نمازی کے کندھے سے اور قدم اس کے قدم سے ملا کر کھڑا ہوتا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: رسول اللہ ﷺ کا اپنی پشت سے دیکھنا معجزہ تھا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○
○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

مَسَائِلُ الْجَمْعَاتِ

جماعت کے متعلق مسائل

مسلم ۱۶۳ - نماز باجماعت واجب ہے -

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ أَعْمَى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَيْسَ لِي قَائِدٌ يَقُودُنِي إِلَى الْمَسْجِدِ فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُرَخَّصَ لَهُ فَبَصَّلَنِي فِي بَيْتِهِ فَرَخَّصَ لَهُ فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ فَقَالَ: هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ؟ قَالَ نَعَمْ. قَالَ: فَأَجِبْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک نابینا آدمی بنی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے لگایا رسول اللہ ﷺ میرے پاس کوئی آدمی نہیں جو مجھے مسجد میں لائے یہ کہہ کر اس نے نماز گھر پرچنے کی رخصت چاہی۔ رسول اکرم ﷺ نے اسے رخصت دے دی لیکن جب وہ واپس ہوا تو اسے پھر بلایا اور پوچھا کیا تو اذان سنتا ہے؟ اس نے عرض کیا "ہاں یا رسول اللہ ﷺ" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "پھر مسجد میں آکر نماز پڑھا کر" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۱۶۴ : نماز فجر اور نماز عشا کی جماعت میں شامل نہ ہونا نفاق کی علامت ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَثْقَلُ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَصَلَاةُ الْفَجْرِ وَلَوْ يَفْقَهُونَ مَا فِيهَا لَا تَوَهُمًا وَلَوْ حُبُّوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عشا اور صبح کی نماز منافقوں کے لئے بڑی مشکل ہے لیکن اگر انہیں ان کے اجر کا پتہ چل جائے تو ان نمازوں میں لگائیں

خواہ زانو کے بل گھٹنے ہی آنا پڑے۔ ۱۔ سے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے
مسئلہ ۱۶۵۔ کسی شرعی عذر کے بغیر جماعت کے نماز نہ ادا کرنے والے لوگوں کے گھروں کو
آپ ﷺ نے جلادینے کی خواہش کا اظہار فرمایا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ
أَنْ أُمَرَ بِحَطِّبٍ فَيُحْتَطَبَ ثُمَّ أُمَرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ أُمَرَ رَجُلًا فَيُؤَمِّمَ النَّاسَ ثُمَّ
أُخَالِفَ إِلَى رَجُلٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ فَأُخَوِّقُ عَلَيْهِمْ يَوْمَهُمُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ

أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَرَفًا سَمِينًا أَوْ مِزْمَاتَيْنِ حَسَّتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۝

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے اس اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے کئی دفعہ ارادہ کیا کہ کھڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم دوں اور ساتھ ہی نماز کے لئے اذان کہنے کا حکم دوں پھر کسی آدمی کو نماز کے لئے لوگوں کا امام مقرر کر دوں اور خود ان لوگوں کے گھروں کو جا کر آگ لگا دوں جو جماعت میں شریک نہیں ہوتے (یعنی گھر میں اکیلے نماز پڑھتے ہیں) اس اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر لوگوں کو معلوم ہو کہ انہیں کوئی موٹا بڑی یا گوشت کے دو بازو ہی مل جائیں گے تو وہ عشا کی نماز (با جماعت ادا کرنے) کے لئے ضرور آتے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶۶۔ ۱۔ باجماعت نماز کا ثواب ۲۷ درجے زیادہ ہے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: صَلَاةُ الْجُمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَلَدِ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۝

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اکیلی نماز کے مقابلے میں باجماعت

نماز سائیس درجے افضل ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶۷۔ ۱۔ جماعت میں امام کی پوری پوری اقتدا کرنا واجب ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَلَا تَرْكَعُوا حَتَّى يَرْكَعَ وَلَا تَرْفَعُوا حَتَّى يَرْفَعَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۝

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا امام اسی لئے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی مکن پر رکوع کی جائے۔ لہذا جب تک وہ رکوع میں نہ جائے تم بھی رکوع میں نہ جاؤ اور جب تک وہ نہ اٹھے تم بھی نہ اٹھو۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَمَا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُجَوَلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۝

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص امام سے پہلے اپنا سر اٹھاتا ہے کیا اسے خوف نہیں آتا کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کا نہ بنا دے۔ اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۱۶۸ :- جماعت ہو رہی ہو تو بعد میں آنے والا نمازی امام کو جس حالت میں پائے اسی حالت میں شریک ہو جائے۔

مسلم ۱۶۹ :- جماعت کے ساتھ ایک رکعت پالینے پر ساری نماز باجماعت کا ثواب مل جاتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا جِئْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ وَنَحْنُ سَجُودٌ فَاسْجُدُوا وَلَا تَعْدُوهُ شَيْئًا، مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ۝

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم نماز کے لیے آؤ ہم سجدہ میں ہوں تو تم بھی سجدہ میں شامل ہو جاؤ اور اس کو رکعت شمار نہ کرو۔ جس نے ایک رکعت جماعت کے ساتھ پالی ہے پوری جماعت کا ثواب مل گیا۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۱۷۰ :- جب فرض نماز کی اقامت ہو جائے تو پھر علیہ و نفل یا سنت یا فرض نماز پڑھنا

جائز نہیں۔ خواہ پہلی رکعت مل جانے کا یقین ہی کیوں نہ ہو۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ : يَا فَلَانُ بَأَيِّ صَلَاتَيْنِ اعْتَدَدْتَ أَبْصَلَاتِكَ وَحَدَّكَ أَمْ بِصَلَاتِكَ مَعَنَا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۝

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں نماز فجر کے فرض پڑھ رہے تھے کہ ایک

آدمی آیا اس نے مسجد کے ایک کونے میں دو سنتیں پڑھیں اور اس کے بعد فرض نماز میں شریک ہوا سلام پھیرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کو بلایا اور پوچھا تم نے جو عیدہ نماز پڑھی اسے فرض شمار کرتے ہو یا وہ جو ہمارے ساتھ پڑھی؟ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : إِذَا أُقِمَّتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۝

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب فرض نماز کی اقامت ہو جائے تو سوائے فرض نماز کے کوئی دوسری نماز نہیں ہوتی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۱۔ جماعت کھڑی ہو تو اس میں بھاگ کر شامل نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ پوسے وقار اور اطمینان سے شریک ہونا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۷۲۔ اہم کے ساتھ بعد میں شامل ہونے والے نمازی کا اہم کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز کو نماز کا پہلا یا پچھلا اور اسلام کے بعد ایکنے پڑھی جانے والی نماز کو نماز کا پچھلا یا پہلا حصہ شمار کرنا دونوں طرح جائز ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : إِذَا سَمِعْتُمُ الْإِقَامَةَ فَاْمْشُوا

إِلَى الصَّلَاةِ وَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ وَلَا تُسْرِعُوا فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب اقامت سنو

تو بچے سے وقار، طینان اور سکون سے چل کر نماز کے لیے آؤ اور جلدی نہ کرو، جتنی نماز پڑھ لو جو رہ جائے وہ بعد میں پوری کرو۔ اسے احمد بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ترمذی، اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۱۷۳:۔ عورتیں مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا چاہیں تو انہیں روکنا نہ جائے البتہ گھر میں نماز پڑھنا ان کے لیے افضل ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَكُمْ الْمَسَاجِدَ وَيَوْمَهُنَّ خَيْرٌ لَّهُنَّ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورتوں کو مسجد میں جانے سے نہ روکو

البتہ ان کے لیے گھر میں نماز پڑھنا بہتر ہے۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۱۷۴:۔ جس گھر میں جماعت کرانے والی قانون موجود ہو اس گھر کی خواتین کو باجماعت نماز ادا کرنے کا اہتمام کرنا چاہیے۔

عَنْ أُمِّ وَرَقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهَا أَنْ تَوْمَ أَهْلَ دَارِهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خَرِزِمَةَ.

حضرت ام وراقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں اپنے گھروالوں کی امامت کا حکم دیا تھا

اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے اور ابن خزیمہ نے صحیح کہا ہے۔

وضاحت:۔ گھروالوں سے مراد گھر کی خواتین ہیں۔ مردوں پر مسجد میں نماز باجماعت ادا کرنا

واجب ہے۔

مسلم ۱۷۵: پہلی جماعت کے بعد اسی وقت کی دوسری جماعت اسی مسجد میں کرنا جائز ہے۔
مسلم ۱۷۶:۔۔ دو آدمیوں کو بھی نماز باجماعت ادا کرنی چاہیے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَصْحَابِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ يَتَصَدَّقُ عَلَيَّ ذَا فَيْصَلِي مَعَهُ؟» فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَصَلَّى مَعَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ۝

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اس وقت رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھا چکے تھے۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت فرمایا "کون اس شخص پر صدقہ کرے گا۔؟" ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے آنے والے کے ساتھ نماز پڑھی۔ اسے احمد ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۱۷۷:۔ غیر معمولی سردی اور بارش جماعت کے وجوب کو ساقط کر دیتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَمْرٍ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَمَطَرٍ يَقُولُ أَلَّا صَلُّوا فِي الرَّحَالِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۝

، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سردی اور بارش کی رات مؤذن کو حکم دیتے، اور مؤذن (حضور ﷺ کے حکم کے مطابق) اذان میں اضافہ کرتا "لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھو" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۱۷۸:۔ بھوک اور رفع حاجت نماز کے وجوب کو ساقط کر دیتے ہیں

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا هُوَ يُدَا فِعْهُ الْأَخْبَثَانِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۝

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کھانے کے موجودگی اور رفع حاجت کے وقت نماز باجماعت واجب نہیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

صَفَاتُ الصَّلَاةِ

نماز کا طریقہ

مسئلہ ۱۷۹ :- نیت دل کے ارادے کا نام ہے۔ زبان سے الفاظ ادا کرنا کسی حدیث سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۱۸۰ :- صفیں درست کرنے اور اقامت کہنے کے بعد امام کو اللہ اکبر (تکبیر تحریمیہ) کہہ کر نماز کی ابتدا کرنی چاہیئے۔

مسئلہ ۱۸۱ :- تکبیر تحریمیہ کے ساتھ دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھانا منسوخ ہے۔
مسئلہ ۱۸۲ :- تکبیر تحریمیہ کے وقت دونوں ہاتھوں سے کان چھونا یا کچرنا سنت سے ثابت نہیں۔

عَنْ نَعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَوِّي صُفُوفَنَا إِذَا قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ فَإِذَا اسْتَوَيْنَا كَبَّرَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب ہم نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو رسول اللہ ﷺ ہمارے صفیں درست فرماتے پھر اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کرتے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (مُخْتَصَرًا)۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے شروع میں اپنے ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت :- ہاتھ اٹھاتے وقت ہتھیلیوں کا رخ قندہ کی طرف ہونا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۸۳ :- برقیام میں ہاتھ کھلے رکھنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسلمہ ۱۸۴ - ہاتھ باندھنے میں دایاں ہاتھ بائیں کے اوپر آنا چاہیے۔

مسلمہ ۱۸۵ - ہاتھ سینے کے اوپر باندھنا مسنون ہیں۔

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى صَدْرِهِ رَوَاهُ ابْنُ حُرَيْمَةَ ۝

سنت وائیل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ اعضاء

نے سینے پر دایاں ہاتھ بائیں کے اوپر رکھا۔ اسے ابن حزم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت - تبکیہ تحریمہ کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونے کو قیام

کہتے ہیں۔

مسلمہ ۱۸۶ - دوران قیام نگاہ سجدہ کی جگہ پر رہنی چاہیے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَا أَنَسُ اجْعَلْ بَصْرَكَ حَيْثُ تَسْجُدُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ ۝

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے انس! اپنی نگاہ سجدہ کی جگہ رکھ لے یہی ہے روایت کیا،

مسلمہ ۱۸۷ - تبکیہ تحریمہ کے بعد ثناء، تعویذ اور بسم اللہ پڑھنی چاہیے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَثُرَ فِي الصَّلَاةِ سَكَتَ هَيْئَةً قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا أَبَا أَنْتَ وَأُمِّي أَرَأَيْتَ سَكُوتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ، قَالَ: أَقُولُ اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا تُنَقِّي الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنَ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ رَوَاهُ أَحْمَدُ ۝

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ تبکیہ تحریمہ کے بعد قرأت شروع کرنے

سے پیچھے تھوڑی دیر خاموش رہتے ہیں۔ عرض کیا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان۔ اس خاموشی میں آپ ﷺ کیا پڑھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں یہ دعا پڑھتا ہوں۔ یا اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان مشرق و مغرب کی دوری پیدا فرمادے۔ یا اللہ! مجھے میرے گناہوں سے سفید پڑے کی طرح پاک و صاف کر دے۔ یا اللہ! میرے ماں باپ اور اولادوں سے دھوئے اسے احمد بخاری سلم ابو داؤد نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ «سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو یہ کلمات پڑھتے۔ اے اللہ! تو اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے تیرا نام ابارکت ہے تیری شان بلند ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔
مسلم ۱۸۸ حضور اکرم ﷺ کی قرأتِ مدد والی (کھینچ کر اور لمبی) ہوتی تھی۔

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: كَانَتْ مَدًّا ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَمْدُ بِسْمِ اللَّهِ وَيَمْدُ بِالرَّحْمَنِ وَيَمْدُ بِالرَّحِيمِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.
حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بنی اکرم ﷺ کی قرأت کی کیفیت پوچھی گئی تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور اکرم ﷺ کی قرأتِ مدد والی (کھینچ کھینچ کر اور لمبی) ہوتی۔ پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بسم اللہ کو، الرحمن کو، اور الرحیم کو لمبا کر کے پڑھا۔ اسے بخاری روایت کیا ہے۔

مسلم ۱۸۹ بسم اللہ کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھنی چاہیئے۔

مسلم ۱۹۰ سورۃ فاتحہ ہر نماز (سری ہو یا چھری۔ فرائض ہوں یا نوافل) کی ہر رکعت میں پڑھنی ضروری ہے۔

مسلم ۱۹۱ رکوع میں شامل ہونے والے نمازی کو اپنی رکعت دوبارہ ادا کرنا چاہیئے۔

مسلم ۱۹۲ ۱۔ امام مقتدی اور منفرد سب کو سورۃ فاتحہ پڑھنی چاہیے۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَقَلَّتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ، فَلَمَّا قَرَعَ قَالَ: لَعَلَّكُمْ تَقْرَءُونَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ ۝

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز فجر پڑھ رہے تھے رسول اللہ ﷺ نے قرأت فرمائی تو آپ ﷺ نے وقت محسوس کی۔ نماز سے غافل ہونے کے بعد آپ ﷺ نے پوچھا۔ شاید تم لوگ امام کے پیچھے قرأت کرتے ہو۔ ہم نے عرض کیا۔ ہاں یا رسول اللہ ﷺ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا سورۃ فاتحہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھا کرنا کیونکہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ اسے ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ ترمذی نے اسے حسن کہا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ ثَلَاثًا غَيْرُ تَمَامٍ. فَقِيلَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّا نَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ، فَقَالَ إِقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۝

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز ناقص ہے آپ ﷺ نے یہ بات تین بار فرمائی (اور پھر فرمایا) نماز نامکمل رہتی ہے حضرت ابو ہریرہ سے عرض کیا گیا کہ کیا آپ کے پیچھے ہوتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اس وقت دل میں پڑھ لیا کہ اسے سلم نے روایت کیا ہے عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فليؤمِّنْكُمْ أَحَدُكُمْ وَإِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ فَانصِتُوا. رَوَاهُ أَحْمَدُ ۝

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے

ہو تو تم میں سے ایک امامت کر لے اور جب امام (سورۃ فاتحہ کے بعد) قرآن پڑھے تو تم خاموش رہو۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُخْرِجَ فَيُنَادِيَ لَا صَلَوةَ إِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَمَا زَادَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں رسول اللہ ﷺ نے یہ اعلان کرنے کا حکم فرمایا ”سورۃ فاتحہ پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ اس سے زیادہ بقت کو کافی چاہت پڑھے۔“ اسے احمد و ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔
مسئلہ ۱۹۳ :- امام سورۃ فاتحہ پڑھنے لے تو امام سمیت تمام مقتدیوں کو بیک وقت آمین کہنی چاہیے
مسئلہ ۱۹۴ :- سری قرأت میں آہستہ اور جہری قرأت میں بلند آواز سے آمین کہنا مسنون ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَقْمُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينَهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو جس کی آمین (کی آواز) فرشتوں (کرامات کا تبین) کی آمین سے موافق ہو گئی اس کے گزشتہ و سفیرہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَرَأَ وَلَا الصَّالِينَ قَالَ آمِينَ وَدَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الصَّالِحِينَ کہتے تو اونچی آواز سے آمین کہتے۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۹۵ :- امام کہ سورۃ فاتحہ کے بعد پہلی دو رکعتوں میں قرآن کی کمرنی دوسری سورت

یا سورت کا حصہ تلاوت کرنا چاہیے۔

مسئلہ ۱۹۶: پچھلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد امام، دوسری سورت ملانا چاہیے۔
نتب بھی درست ہے چھوڑنا چاہیے تب بھی درست ہے۔

مسئلہ ۱۹۷: تمام نمازوں میں امام کو دوسری رکعت کی نسبت پہلی رکعت لمبی کرنی چاہیے۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْأُولَيَيْنِ بِأَمِّ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ بِأَمِّ الْكِتَابِ وَسُمِعْنَا آيَةَ أَحَبَّانَا وَيُطَوَّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مَا لَا يُطِيلُ فِي الثَّانِيَةِ وَهَكَذَا فِي الْعَصْرِ وَهَكَذَا فِي الصُّبْحِ. مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے علاوہ دو سورتیں اور پڑھا کرتے تھے اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ اور کبھی کبھی کوئی آیت بلند آواز سے پڑھتے جسے ہم سن لیتے۔ آپ ﷺ پہلی رکعت دوسری کی نسبت لمبی کرتے۔ اسی طرح آپ ﷺ عصر اور صبح کی نماز ادا فرماتے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۹۸: مقتدی کو امام کے پچھے چاروں رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھنی چاہیے۔
حدیث مسلم نمبر ۱۹۰ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۹۹: منفرد کو فرض، سنت نوافل تمام رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی دوسری سورت ملانی چاہیے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَخْرُجَ فَيَأْتِي لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَمَا زَادَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ لَهُ

لے شکوہ ۱۹۷ لے ابو داؤد و مستدرم (منہج) ج ۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں بنی اکرم ﷺ نے یہ اعلان کرنے کا حکم دیا
 ”سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی اس سے زیادہ جتنا کوئی چاہے پڑھے۔ اسے احمد اور ابوداؤد
 نے روایت کیا ہے۔

مسلمہ ۲۰۰۔ بہ جہری نماز کی پہلی اور دوسری رکعت میں قرأت کی ترتیب واجب نہیں

عَنْ أَنَسٍ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ يُؤْتِيهِمْ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ وَكَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ
 سُورَةً يَقْرَأُ بِهَا لَهُمْ فِي الصَّلَاةِ يَتَمَتَّعُ بِهَا يَقْرَأُ بِهِ افْتَتَحَ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ حَتَّى يَقْرَأَ
 مِنْهَا ثُمَّ يَقْرَأُ بِسُورَةٍ أُخْرَى مَعَهَا وَكَانَ يَصْنَعُ ذَلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ
 فَلَمَّا أَتَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبَرُوهُ الْخَبَرَ فَقَالَ يَا فَلَانُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَفْعَلَ مَا يَأْمُرُكَ بِهِ
 أَصْحَابُكَ وَمَا يَحْمِلُكَ عَلَى لُزُومِ هَذِهِ السُّورَةِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّهَا فَقَالَ
 حُبُّكَ إِيَّاهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ لَهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری مسجد قبا میں انصار کی امامت کرتا تھا وہ تمام جہری
 نمازوں کی ہر رکعت میں پہلے سورۃ اخلاص پڑھتا پھر کوئی دوسری سورت پڑھتا۔۔۔۔۔ بنی اکرم ﷺ تشریف لائے تو انصاری
 نے آپ ﷺ کو یہ صورت حال بتائی حضور اکرم ﷺ نے امام سے دریافت فرمایا ”تم لوگوں کے کہنے پر عمل کیوں نہیں
 کرنے اور سورۃ اخلاص کو ہر رکعت میں قرأت سے پہلے کیوں پڑھتے ہو۔“ انصاری امام نے جواب دیا ”میں سورۃ اخلاص
 سے محبت رکھتا ہوں“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”سورۃ اخلاص کی محبت تمہیں جنت میں لے جائے گی۔ اسے بخاری
 نے روایت کیا ہے۔

قَرَأَ الْأَحْنَفُ بِالْكَهْفِ فِي الْأُولَى وَفِي الثَّانِيَةِ يُوْسُفَ أَوْ يُنُسَ وَذَكَرَ أَنَّهُ صَلَّى
 مَعَ عُمَرَ الصُّبْحَ يَهْمَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. ۱۷

حضرت احنف رضی اللہ عنہ نے (نماز فجر کی) پہلی رکعت میں سورۃ کہف (سورۃ نمبر ۱۸) اور دوسری رکعت

میں سورہ یوسف (سورہ نمبر ۱۲) یا سورہ یونس (سورہ نمبر ۱۰) پڑھی اور بتایا کہ میں نے صبح کی نماز حضرت عمرؓ کے ساتھ اپنی دو سورتوں کے ساتھ پڑھی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۰۱۔ امام یا منفرد پہلی اور دوسری رکعت میں ایک ہی سورت تلاوت کر سکتے ہیں۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنْ رَجُلًا مِنَ الْجُهَيْنَةِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ فِي الصُّبْحِ إِذَا زُلْزِلَتْ فِي الرُّكْعَتَيْنِ كِلْتَاهُمَا فَلَا أَدْرِي أَنَسِي أَمْ قَرَأَ ذَلِكَ عَمْدًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

حضرت معاذ بن عبد اللہ جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جہینہ خاندان کے ایک آدمی نے مجھے بتایا کہ اس نے رسول اکرم ﷺ کو نماز فجر کی دو رکعتوں میں سورۃ زلزال تلاوت فرماتے سنا ہے (راوی کہتا ہے) معلوم نہیں رسول اللہ ﷺ نے ایسا سہواً کیا یا عمدہ۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۰۲۔ اگر کسی آدمی کو قرآن مجید بالکل یاد نہ ہو تو اسے قرأت کی جگہ لالۃ الہی اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر پڑھنا چاہیے۔

عَنْ رَفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَّمَ رَجُلًا الصَّلَاةَ فَقَالَ إِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْآنٌ فَاقْرَأْ وَإِلَّا فَاحْمِدِ اللَّهَ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ ثُمَّ ارْكَعْ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نماز سکھائی اور فرمایا: اگر تجھے قرآن یاد ہو تو اسے پڑھ، ورنہ الحمد للہ، اللہ اکبر، اور لا الہ الا اللہ پڑھ کر رکوع کر لو۔ اسے ابو داؤد و ترمذی روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۰۳۔ قرأت کرتے ہوئے مختلف سورتوں میں سوالیہ آیات کے جواب میں درج ذیل کلمات کہنے مستحسن ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا قَرَأَ سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب (منازیں) سبّحنا سَمَّ رَبِّكَ الْأَعْلَى (پہنچے بلند مرتبہ رب کی پاکی بیان کر) پڑھتے تو جواب میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى (میرا بلند مرتبہ رب پاک ہے) فرماتے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ قَرَأَ مِنْكُمْ وَالَّتَيْنِ وَالزَّيْتُونِ فَانْتَهَى إِلَى أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمَ الْحَاكِمِينَ فَلْيَقُلْ «بَلَى وَأَنَا عَلَى ذَلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ» وَمَنْ قَرَأَ لَا أَقْسِمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَانْتَهَى إِلَى أَلَيْسَ ذَلِكَ بِقَادِرٍ عَلَى أَنْ يُجِيعَ الْمُوتَى فَلْيَقُلْ «بَلَى» وَمَنْ قَرَأَ وَالْمُرْسَلَاتِ فَلْيَقُلْ «بَلَى» وَبَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ فَلْيَقُلْ «أَمَّا بِاللَّهِ» . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص سورۃ التین والزلزال کو تلاوت کرتے ہوئے اس آیت پر پہنچے اَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمَ الْحَاكِمِينَ (کیا اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے) اسے جواب میں کہنا چاہیے۔ «بَلَى وَأَنَا عَلَى ذَلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ» (اے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ واقعی سب حاکموں سے بڑا حاکم ہے) جب کوئی آدمی سورۃ قیامہ کی تلاوت کرے اور اس آیت پر پہنچے اَلَيْسَ ذَلِكَ بِقَادِرٍ عَلَى أَنْ يُجِيعَ الْمُوتَى (کیا خدا اس بات پر قادر نہیں کہ مردوں کو زندہ کرے) جواب میں کہنا چاہیے۔ «بَلَى» (اے قادر ہے) اور جو آدمی سورۃ مرسلات کی تلاوت کرتے ہوئے اس آیت پر پہنچے قِيَامِي حَدِيثٌ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ (منکین حق اس قرآن کے بعد کس چیز پر ایمان لائیں گے) تو اسے جواب میں یہ کہنا چاہیے اَمَّا بِاللَّهِ (ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں) اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۰۴: قرآن مجید دورانِ بحدۃ تلاوت کی آیت اُٹے تو تلاوت کرنے اور سننے والوں کو مسجد کمرنا چاہیے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَقْرَأُ سُورَةَ

مسئلہ ۲۰۵۔ ۱۔ سجدۂ تلاوت کی مسنون دعائیں ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ قیام الیل کے دوران جب سجدہ تلاوت کرتے تو فرماتے ”میرے چہرے نے اس ہستی کو سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اور اپنی طاقت و قدرت سے اس میں کان اور آنکھیں بنائیں اے ابوداؤد، ترمذی، اور نسائی نے روایت کیا ہے۔“

عَنْ زَيْدِ بْنِ كُأَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۞

له مسلم ۲۱۵ ج ۱ ته ترمذی ص ۱۲۰ ج ۱ ته بخاری مترجم ص ۲۲۹ ج ۱

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ بَنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَثُرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرُّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَفَعَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. ۱

حضرت نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز شروع کرتے تو انشاء الکر کہہ کر دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب (رکوع سے اٹھنے کے لیے) سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہتے تو پھر دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب تین یا چار رکعتوں والی نمازیں (دور رکعتوں کے بعد اٹھتے تب بھی دونوں ہاتھ اٹھاتے اور فرماتے کہ بنی اکرم ﷺ اسی طرح کیا کرتے تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسلمہ ۲۰۹ ۱۔ رکوع کی سات مسنون تیسیمات میں سے دو یہ ہیں۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَجْعَلُوهَا فِي رُكُوعِكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ اجْعَلُوهَا فِي سُجُودِكُمْ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ. ۲

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب (قرآن کی آیت) فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ نازل ہوئی تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اسے رکوع میں پڑھا کر پھر جب سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى نازل ہوئی تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اسے سجدہ میں پڑھا کر۔ ۱ سے ابوداؤد ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت :- فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ سے مراد سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ اور سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى سے مراد سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. ۳

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بنی اکرم ﷺ اپنے رکوع اور سجدے میں یہ تسبیح کہا کرتے

”سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۱۰ :- رکوع میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھول کر اور دبا کر گھٹنوں پر رکھنی چاہیئے۔

مسئلہ ۲۱۱ :- سجدہ میں ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر رکھنی چاہئیں۔

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَكَعَ فَرَجَّ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَإِذَا سَجَدَ ضَمَّ أَصَابِعَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّحَاكُمُ ۝

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ رکوع میں اپنی انگلیاں کھلی رکھتے اور سجدہ میں اپنی انگلیاں ملا کر رکھتے۔ اسے ابو داؤد و احکام نے روایت کیا ہے۔

وَالْبُخَارِيُّ إِذَا رَكَعَ أَمَّنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ۝

جب رسول اللہ ﷺ رکوع کرتے تو اپنے ہاتھوں سے گھٹنے مضبوط پکڑ لیتے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے

مسئلہ ۲۱۲ :- حالت رکوع میں کمر سیدھی اور سر کمر کے برابر ہونا چاہیئے نہ اونچا ہونا نیچا۔

مسئلہ ۲۱۳ :- رکوع میں اتنا جھکنا چاہیئے کہ اگر پشت پر پانی کا بھرا ہوا پالہ رکھا جائے تو پانی نہ گرے۔

وَلِيسْلِيمُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا . . . وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبَهُ وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ ۝

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع فرماتے تو اپنا سر (کمر سے) نہ اونچا

کرتے نہ نیچا کرتے بلکہ اس کے برابر رکھتے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي بَرزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَكَعَ لَوْ صَبَّ عَلَى ظَهْرِهِ مَاءٌ

لَا تُسْقَرَّ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ۛ

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع فرماتے تو (اس قدر جھکتے کہ) اگر آپ ﷺ کی پشت مبارک پر پانی گرایا جاتا تو ٹھہر جاتا اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔
مسلم ۲۱۴ :- رکوع و سجود اطمینان سے نہ کرنے والا نماز کا چور ہے۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَسْوَأُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِي يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَكَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ لَا يَتِمُّ رُكُوعُهَا وَلَا سُجُودُهَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ ۛ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بدترین چور نماز کا چور ہے لوگوں نے پوچھا "یا رسول اللہ ﷺ نماز کی چوری کیسے؟" فرمایا "نماز کا چور وہ ہے جو رکوع و سجود پورا نہیں کرتا۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۲۱۵: رکوع میں شامل ہونے والے نمازی کو وہ رکعت دوبارہ ادا کرنی چاہیئے
مسلم ۲۱۶: رکوع میں بھاگ کر شامل ہونا منع ہے۔

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ رَاجِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ ثُمَّ مَشَى إِلَى الصَّفِّ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ زَادَكَ اللَّهُ حُرْمًا وَلَا تَعُدْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۛ

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بنی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز میں شامل ہوئے اس وقت آپ رکوع میں تھے حضرت ابو بکر نے صف میں پہنچنے سے پہلے ہی رکوع کر لیا اور اسی حالت میں چل کر صف میں پہنچے بنی اکرم ﷺ کو یہ بات بتائی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تیرا شوق زیادہ کرے آئندہ ایسا نہ کرنا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت :- وَلَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ حَتَّى تَغْتَسِلُوا اور رکوع والی رکعت کو شمار رکوع کے معنوں کی گنجائش بھی ہے۔

مسلم ۲۱۷ :- رکوع اور سجدے میں قرآن کی تلاوت کرنا منع ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا إِنِّي مُبَيِّتٌ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۝

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا :- لوگو! یاد رکھو مجھے کوئی اور سجدے میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۲۱۸ :- رکوع کے بعد اطمینان سے سیدھا کھڑا ہونا ضروری ہے۔

عَنْ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَنَسٌ يَنْعَتُ لَنَا صَلَاةَ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ يُصَلِّي فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ حَتَّى نَقُولَ قَدْ نَسِيَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۝

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہمارے سامنے رسول اللہ ﷺ کی نماز بیان کرتے تو پڑھ کر وضاحت فرماتے رکوع سے جب سر اٹھا کر قوم کے لیے کھڑے ہوتے تو اتنی دیر کھڑے ہوتے کہ ہمیں گمان ہونے لگتا شاید حضرت انس رضی اللہ عنہ سجدے میں جانا بھول گئے ہیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے

قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَّارٍ مَكَانَهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۝

حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ رکوع سے سر اٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ ہر چوڑائی جگہ پر کھاتا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت :- رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونے کو "قوم" کہتے ہیں۔ حالتِ قوم میں ہاتھ باندھنے یا کھلے رکھنے کے

بارہ میں کسی حدیث سے وضاحت نہیں ملتی۔ لہذا دونوں طرح درست ہے۔

مسئلہ ۲۱۹ :- قوم کی مسنون دعائیں ہیں۔

عَنْ رَفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي وَرَأَى النَّبِيَّ ﷺ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعَةِ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَالَ رَجُلٌ وَرَأَاهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ. فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مِنَ الْمُتَكَلِّمِ آفِئَا؟ قَالَ أَنَا. قَالَ: رَأَيْتُ بِضْعَةَ ثَلَاثِينَ مَلَكًا يَتَدَرُّونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۱۰

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے جب حضور ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا تو فرمایا سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ (جس نے اللہ کی تعریف کی اللہ تعالیٰ نے سن لیا) مقتدیوں میں سے ایک آدمی نے کہا دُعاؤ لَكَ الْحَمْدُ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ (ہمارے پروردگار! تعریف تیرے ہی لیے ہے۔ بکثرت اسی تعریف جو شرک سے پاک اور برکت والی ہے) جب حضور اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہو تو چھٹا یہ کلمات کہنے والا کون تھا۔؟ اس شخص نے عرض کی میں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں ستیس سے زیادہ فرشتوں کو ان کلمات کا ثواب لکھنے میں سبقت حاصل کرتے دیکھا ہے ۱۰ اسے ہماری سند روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲۰ :- سجدہ سات اعضاء پر کرنا چاہیئے

مسئلہ ۲۲۱ :- سجدہ میں ناک زمین پر ضرور لگنی چاہیئے۔

مسئلہ ۲۲۲ :- نماز میں کپڑوں اور بالوں کا سمیٹنا یا ستونارنا منع ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى أَنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا تَكُفْتُ الثِّيَابَ وَالشَّعْرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۱۰

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پیشانی پر (یہ کہتے ہوئے) حضور ﷺ نے اپنے ہاتھ سے ناک کی طرف اشارہ کیا، دونوں ہاتھ

دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کی انگلیاں نیز آپ ﷺ نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ ہم نمازیں پڑھیں اور بالوں کو رسیٹیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲۳۔ سجدہ پورے اطمینان سے کرنا چاہیے

مسئلہ ۲۲۴۔ ۱۔ سجدے میں بازو زمین پر بچکانے نہیں چاہیے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِعْدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَسْطُ أَحَدُكُمْ ذِرَاعِيهِ انْطِاسَ الْكَلْبِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سجدہ اطمینان سے کرو اور تم میں سے کوئی بھی سجدے میں اپنے بازو کتے کی طرح نہ بچھائے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲۵۔ ۱۔ سجدے میں ران پیٹ سے علیحدہ رکھنی چاہیے۔

عَنْ أَبِي هُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي صِفَةِ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: وَإِذَا سَجَدَ فَزَجَّ بَيْنَ فَخْذَيْهِ. عَيْرٌ حَامِلٌ بَطْنَهُ عَلَى شَيْءٍ مِنْ فَخْذَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ بنی اکرم ﷺ کی نماز کا طریقہ بتاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب آپ ﷺ سجدہ فرمانے تو اپنی رانیں علیحدہ رکھتے اور آپ ﷺ کا پیٹ ران سے بالکل الگ ہوتا۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲۶۔ ۱۔ سجدہ میں کہنیاں پیٹ سے علیحدہ اور کھول کر رکھنی چاہیے۔

عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَجَدَ لَوْ شَاءَتْ بِهِمَّةٌ أَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ مَرَّتٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت مایمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی اکرم ﷺ جب سجدہ کرتے تو بھری کا بچہ آپ ﷺ کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو گزر جاتا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲۷۔ ۱۔ سجدے میں دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر رہنے چاہیے۔

وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَجَدَ امْكَنَ أَنْفَهُ وَجَبَّهَتْهُ مِنَ الْأَرْضِ
وَنَحَى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبِهِ وَوَضَعَ كَفَّهُ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ لَهُ
حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سجدہ میں اپنی ناک اور پیشانی زمین کے ساتھ لگاتے اور
ہاتھ اپنے پہلوؤں سے الگ رکھتے اور ہاتھ کندھوں کے برابر رکھتے اسے ابو داؤد اور ترمذی روایت کیا، اور صحیح کہا ہے۔

مسلمہ ۲۲۸ :- سجدے میں پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ رہنی چاہئیں۔

قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَقْبِلُ بِأَطْرَافِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ بنی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ سجدے میں
پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ رکھتے تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسلمہ ۲۲۹ :- سجدہ اور رکوع میں تیسیمات کی کم سے کم تعداد تین ہے۔ اس سے کم
جائز نہیں۔

مسلمہ ۲۳۰ :- سجدہ کی بارہ سنوں تیسیمات میں سے دو یہ ہیں۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ
فَقَالَ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُودُهُ وَذَلِكَ أَذْنَاهُ.
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهٗ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی سجدہ کرے اذتین
مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہے تو اس نے سجدہ پورا کیا۔ لیکن یہ تعداد کا جب ادنیٰ درجہ ہے۔ اسے ترمذی ابو داؤد اور
ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

دوسری تسبیح، مسلمہ ۲۰۹ کے تحت ملاحظہ فرمائیے۔

مسئلہ ۲۳۱ :- اما سجدہ میں چلا جائے تب مقتدی کو قومہ کی حالت سے سجدہ میں جانا چاہیے۔

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا يَحُيُّ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى تَرَاهُ قَدْ سَجَدَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو اس وقت تک کوئی آدمی اپنی پیٹھ نہ جھکا تا جب تک رسول اللہ ﷺ کو سجدہ میں نہ دیکھ لیتا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۳۲ :- جلسہ کی مننون و عایہ ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ : «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَأَرْزُقْنِي» . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ دونوں سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھا کرتے تھے "اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَأَرْزُقْنِي" (یا اللہ مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت، صحت اور روزی عطا فرما)۔ اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت :- دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو "جلسہ" کہتے ہیں۔

مسئلہ ۲۳۳ :- رکوع و سجود، قومہ اور علیسہ اطمینان اور اعتدال سے تقریباً ایک جتنے وقت میں ادا کرنے چاہئیں۔

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ ﷺ وَسُجُودُهُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيباً مِنَ السَّوَاءِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ کا رکوع، سجدہ، قومہ، دونوں سجدوں کا درمیانی وقفہ تقریباً برابر ہوتے، اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۲۳۴ :- پہلی اور تیسری رکعت میں دوسرے سجدے کے بعد تھوڑی دیر بیٹھا مسنون ہے اسے جلسہ استراحت کہتے ہیں ۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَوَّارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي فَإِذَا كَانَ فِي وَثْرٍ مِنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۝

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا آپ ﷺ جب نماز کی طاق رکعتوں (یعنی پہلی اور تیسری) میں ہوتے تو (دوسرے سجدے کے بعد) تھوڑی دیر سیدھے بیٹھے پھر قیام کے لیے کھڑے ہوتے اسے بخاری نے روایت کیا ہے ۔

مسلم ۲۳۵ :- تشہد میں انگشت شہادت اٹھانا مسنون ہے ۔
مسلم ۲۳۶ :- تشہد میں داہنا ہاتھ دائیں گھٹنے پر بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھنا چاہئے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُبَيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَعَدَ يَدْعُو وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَيَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِأَصْبَعِهِ السَّبَابَةِ وَوَضَعَ إِبْهَامَهُ عَلَى أَصْبَعِهِ الْوُسْطَى . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۝

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب اُتیمات میں بیٹھے تو داہنا ہاتھ دائیں گھٹنے پر اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے اور اپنے انگوٹھے کو اپنی درمیانہ انگلی پر رکھ کر حلقہ بناتے ہوئے شہادت کی انگلی اُپر اٹھاتے ۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے ۔

وضاحت :- احادیث میں انگشت شہادت کلمہ شہادت کے وقت اٹھانے کی کوئی صراحت نہیں لہذا تشہد ہے

لے کر آخر تشہد تک مسلسل اٹھائی جائے یا کلمہ شہادت کے وقت اٹھائی جانے سنت ادا ہو جاتی ہے ۔

مسلم ۲۳۷ :- انگشت شہادت اٹھانا شیطان کو تلووار مارنے سے زیادہ سخت
عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَهْيَ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْحَدِيدِ يَعْنِي

السَّبَابَةُ، رَوَاهُ أَحْمَدُ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انگشت شہادت اٹھانا شیطان کو تلواریا نیزہ لانے سے زیادہ سخت ہے۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۳۸ :- تشہد کی سنون دعایہ ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدَكُمْ فَلْيَقُلْ: «الَّتَحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ» ثُمَّ لِيَتَخَيَّرَ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جب تم نماز پڑھو تو کہو: سلام زبانی، جسمانی اور مالی عبادت اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے۔ اے نبی ﷺ! آپ پر اللہ کا سلام اور اس کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ ہم پر بھی اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی سلام۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔ پھر آدمی اپنے لئے کوئی دعا پسند کرے اور وہی مانگے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۳۹ :- پہلا تشہد (یا قعدہ) واجب ہے۔

مسئلہ ۲۴۰ :- نمازی پہلا تشہد بھول جائے تو اسے سجدہ سہو کرنا چاہیئے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ فَقَامَ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَلَمَّا كَانَ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت عبد اللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی (دو رکعتوں کے بعد) آپ ﷺ کو قعدہ کے لئے بیٹھنا تھا مگر بھول کر کھڑے ہو گئے۔ پھر جب آپ ﷺ نے نماز کا

آخری تعدہ کیا تو دوسرے (سجدہ سہو) ادا کیے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسلمہ ۲۴۱ پہلے تشہد میں دایاں پاؤں کھڑا رکھنا اور بائیں پاؤں پر بیٹھنا مسنون ہے۔

مسلمہ ۲۴۲ ۱۔ دوسرے یا آخری تشہد میں دایاں پاؤں کھڑا کر کے بائیں پاؤں کو دائیں پٹلی کے نیچے سے نکال کر کوہے پر بیٹھنے کو تورک۔ کہتے ہیں۔ تورک کرنا افضل ہے

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ قَالَ - وَهُوَ فِي نَقَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَا أَخْفَظُكُمْ لَصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْبُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى . فَإِذَا جَلَسَ فِي الرُّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْبُسْرَى وَنَصَبَ الْآخَرَى وَقَعَدَ عَلَى مَقْعَدَتِهِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۱۰

حضرت ابو حمید سامدی رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہنے لگے مجھے حضور

اکرم ﷺ کا طریقہ نماز سب سے زیادہ یاد ہے۔ رسول اللہ ﷺ دوسری رکعت کے بعد پہلے تشہد میں دایاں پاؤں کھڑا رکھتے اور بائیں پر بیٹھتے۔ آخری رکعت (یعنی دوسرے تشہد) میں بائیں پاؤں دائیں پاؤں کی پٹلی میں سے نکال لیتے اور دایاں پاؤں کھڑا کر کے کوہے پر بیٹھتے۔ ۱۰ سے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسلمہ ۲۴۳ ۲۔ دوسرے تشہد میں التحیات کے بعد درود شریف اور اس کے بعد مسنونہ دعاؤں میں سے کوئی ایک پڑھتی چاہیے۔

عَنْ قُصَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «عَجَلْ هَذَا نُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ أَوْ لِعَظْمَةٍ : «إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيدِ اللَّهِ وَالشَّاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لِيَدْعُ بَعْدَ مَا شَاءَ . » رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۱۰

حضرت قُصَالَةَ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نسیک آدمی کو نماز میں درود کے بغیر دعا

انگے ہوئے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: "اس نے مبدی کی۔ پھر آپ ﷺ نے اسے اپنے پاس بلایا اور اس سے کہا: دوسرے شخص کو مخاطب کر کے فرمایا: "جب کوئی نماز پڑھے تو اللہ کی حمد و ثناء سے آغاز کرے پھر اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ پر درود بھیجے اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۴۳: حضور اکرم ﷺ نے نمازیں مندرجہ ذیل درود پڑھنے کی ہدایت فرمائی۔

وَلِلْبَخَارِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ . . . قَالَ قُولُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ . ۱۰

بخاری میں عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ ﷺ پر

اور اہل بیت پر کس طرح درود بھیجیں آپ ﷺ نے فرمایا کہہو "یا اللہ محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر اسی طرح رحمت بھیج جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمت بھیجی۔ تعریف اور بزرگی تیرے ہی لئے ہے یا اللہ! محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر اسی طرح برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکت نازل فرمائی۔ تعریف اور بزرگی تیرے ہی لئے ہے۔

مسئلہ ۲۴۵ :- درود شریف کے بعد ماثورہ دعاؤں میں سے کوئی ایک یا جتنی کوئی چاہے پڑھ سکتا ہے۔ -

مسئلہ ۲۴۶ :- ماثورہ دعاؤں میں سے ایک درج ذیل ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَآْثِمِ وَالْمَغْرَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ . ۱۱

۱۱ مشکوٰۃ ص ۱۰۱ سلم ص ۱۰۱ ج ۱

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نماز میں (تشہد اور درود کے بعد) یہ دعا مانگتے: ”الہی میں تیری جناب سے، عذاب قبر، مسیح و جال کے فتنے، موت و حیات کی آزمائش، گناہوں اور فرض سے پناہ مانگتا ہوں۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۴۷: التحیات، درود شریف اور دعاؤں سے فارغ ہونے کے بعد السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللہِ کہہ کر نماز ختم کرنا مسنون ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ النَّظْمُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا السَّلَامُ" - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بنی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا طہارت نماز کی کنجی ہے۔ نماز کا آغاز تکبیر اور اختتام سلام کہنا ہے۔ اسے احمد، ابو داؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔

مسئلہ ۲۴۸: سلام پھیرنے کے بعد امام کو دائیں یا بائیں طرف سے پھر کر لوگوں کی طرف منہ کر کے بیٹھنا چاہیے۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بَوَّحًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب نماز پڑھ لیتے تو اپنا چہرہ مبارک ہماری طرف پھیر لیتے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۴۹: نماز سے سلام پھیرنے کے بعد ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا مانگنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۲۵۰: سلام پھیرنے کے بعد دائیں یا بائیں طرف مصافحہ کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسلمہ ۲۵۱۔ دوران نماز کوئی سوچ آنے پر نماز باطل نہیں ہوتی

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعَصْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ سَرِيْعًا وَدَخَلَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ وَرَأَى مَا فِي وَجْهِ الْقَوْمِ مِنْ تَعَجُّبِهِمْ لِسُرْعَتِهِ فَقَالَ: ذَكَرْتُ وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ تَبْرَأُ عِنْدَنَا فَكِرِهْتُ أَنْ يَمْسِيَ أَوْ يَبْتَئَتْ عِنْدَنَا فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ بِه

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی۔ نماز کے بعد حضور اکرم ﷺ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور اندازِ مطہرات رضی اللہ عنہ کے پاس چلے گئے۔ پھر واپس تشریف لائے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چہروں پر تعجب کے آثار دیکھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے نماز کے دوران یاد آیا کہ ہمارے گھوڑیں سونا ہے اور مجھے ایک دن یا ایک رات کے لیے بھی اپنے گھریں سونا رکھنا پسند نہیں۔ لہذا میں نے اسے تقسیم کرنے کا حکم دیا ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسلمہ ۲۵۲۔ نماز میں وسوسہ دور کرنے کے لیے تعوذ پڑھ کر بائیں طرف تین مرتبہ (مچھونک کے ساتھ) تھوکن چاہیے۔

قَالَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَقَرَأَتِي يُلَاسِكُنِي عَلَيَّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خَنْزَبٌ، فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْهُ وَاتَّقِلْ عَلَى بَسَارِكَ ثَلَاثًا» قَالَ فَقَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَ اللَّهُ عَنِّي. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ بِه

حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ شیطان میرے اور میری نماز کے درمیان مال ہوتا ہے۔ نیز میری قرات میں شک ڈالتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ”اس شیطان کا نام خنزرب ہے۔ جب اس کی آواز محسوس کرو تو (دوران نماز ہی) تعوذ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ..... (پڑھو اور بائیں طرف (دل کے اوپر) تین مرتبہ تھوکو۔“

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا اور اللہ تعالیٰ نے شیطان کو مجھ سے دور کر دیا اسے احمد اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسلمہ ۲۵۳ ۱۔ مرد اور عورت کے طریقہ نماز میں کوئی فرق نہیں۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أَصْلِي. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۱۰

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم سب (مرد اور عورتیں) اسی طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے دیکھتے ہو۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَسْطِ أَحَدُكُمْ ذِرَاعِيَهُ إِنْ سَاكَ الْكَلْبُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۱۰

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سجدہ اطمینان سے کرو اور تم میں سے کوئی بھی (مرد ہو یا عورت) سجدے میں اپنے بازو کٹے کی طرح نہ بچھائے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

كَانَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ تَجْلِسُ فِي صَلَاتِهَا جَلْسَةَ الرَّجُلِ وَكَانَتْ فَقِيهَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۱۰
حضرت ام درودار رضی اللہ عنہا نماز میں مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں اور وہ فقیہہ فاتون تھیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

قَالَ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ : تَفْعَلُ الْمَرْأَةُ فِي الصَّلَاةِ كَمَا يَفْعَلُ الرَّجُلُ. أَخْرَجَهُ
بْنُ أَبِي شَيْبَةَ بِسَنَدٍ صَحِيحٍ عَنْهُ ۱۰

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ (امام ابو حنیفہؒ کے استاد) فرماتے ہیں ”عورت اسی طرح نماز پڑھے جس طرح مرد پڑھتا ہے“ اسے ابی شیبہ نے صحیح سند سے روایت کیا ہے۔



الآن کا اَلْمُسْنُونَةُ

نماز کے بعد اذکارِ مسنونہ

مسلم ۲۵۴ :- فرض نماز سے سلام پھیرنے کے بعد اونچی آواز میں ایک مرتبہ اللہ اکبر اور آہستہ آواز میں بار استغفر اللہ کہنا اس کے بعد اللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ پڑھنا مسنون ہے
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْكَبِيرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کی (فرض) نماز کے اختتام کا اندازہ آپ ﷺ کے اللہ اکبر کہنے (کی آواز) سے لگایا کرتا تھا۔ اسے جاری اور سلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفر اللہ کہتے اور پھر فرماتے یا اللہ تعالیٰ تو سلامتی ہے، سلامتی بھی سے حاصل ہو سکتی ہے اسے بزرگی اور بخشش کے ملک تیری ذات بڑی بابرکت ہے۔ اسے سلم نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۲۵۵ :- چند دوسری مسنون دعائیں یہ ہیں۔

۱۱۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَخَذَ بِيَدِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي لَأُحِبُّكَ يَا مُعَاذُ فَقُلْتُ وَأَنَا أُحِبُّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَلَا تَدْعُ أَنْ تَقُولَ فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ رَبِّ اَعْنِي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ
حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے معاذ! مجھے تم

سے محبت ہے۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھا تو پھر ہر (فرض) نماز کے بعد یہ کلمات کہنا: مَبْهُونًا رَبِّ اَعْنِيْ عَلٰی ذِكْرِيْ۔ (ترجمہ) اے میرے پروردگار مجھے اپنا ذکر، شکر اور اپنی بہترین عبادت کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اے احمد اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے

(۲) عَنِ الْمَغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيٍّ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ»

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ..... (ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ کیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہی اسی کی ہے۔ حمد اسی کے لیے سزاوار ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ یا اللہ! اگر تو کسی کو اپنے فضل سے نوازنا چاہے تو کوئی تجھے روک نہیں سکتا اور اگر کسی کو اپنی رحمت سے محروم کرے تو کوئی اسے نواز نہیں سکتا۔ کسی دولت مند کی دولت اسے تیرے عذاب سے نہیں بچا سکتی۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمْدَ اللَّهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ قَتَلَكَ نِسْفَةُ وَتِسْعُونَ وَقَالَ تَمَامُ الْمِائَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللہ، ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، ۳۳ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا۔ اس نے ننانوے کی تعداد پوری کی۔ پھر سوئیں مرتبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ کہا تو اس کے سارے گناہ غواہ سمندر

کی جھگ کے برابر ہی کیوں نہ ہو معاف کر دیئے جائیں گے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۴) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوَّذَاتِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ .

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے ہر نماز کے بعد معذرت پڑھنے کا حکم دیا۔ اے احمد ابو داؤد، نسائی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت :- معوذات سے مراد قرآن پاک کی آخری دو سورتیں اِقْلَامُ الْعُذْرِیَّتِ الْفَلَقِ اور

قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ (ہی۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَجْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مُعَقَّاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ
فَاعِلُهُنَّ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَسْبِيحًا وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَحْمِيدًا وَرَبْعٌ وَثَلَاثُونَ
تَكْبِيرًا فِي دُبُرِكُلِّ صَلَاةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ٥

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ان کے بعد پڑھی جانے والی کچھ نبیا و عانیں ہیں جنہیں پڑھنے والا یا ان کا ذکر کرنے والا کبھی بھی ثواب سے محروم نہیں رہتا ان میں سے ایک یہ ہے کہ ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہنا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

(٥١) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُبَيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ يَقُولُ بِصَوْتِهِ الْأَعْلَى لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ الْبَرَكَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الْكَثَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب فرض نماز سے فارغ ہوتے تو بلند آواز سے

یہ کلمات ادا فرماتے لَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ (ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الہ نہیں وہ وحدہ لا شریک ہے۔
بادشاہی اسی کی ہے۔ جملہ اسی کو مزا دار ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ کی توفیق کے بغیر لگاتار سے پہنچنے کی توفیق ہے نہ یہ
کی قوت۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الہ نہیں۔ اس کے سوا ہم کسی کی بندگی نہیں کرتے۔ سب نعمتیں اسی کی طرف ہیں۔ بزرگی اسی
کے لیے ہے۔ بہترین تعریف کا مالک۔ وہی ہے اس کے سوا کوئی الہ نہیں ہم اپنا دین اسی کے لیے خالص کرتے ہیں۔ کافروں کو خواہ
کتنی ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔ اسے مسلم نے رقت کیا ہے۔

(۶) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ دُبُرَ
كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا أَنْ يَمُوتَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو حَبَّانَ ه
حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی
اُسے موت کے سوا کوئی چیز جنت میں جانے سے نہیں روک سکتی۔ اسے نسائی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔
(۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ
مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ: ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ
وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَحَسَنُهُ
السِّيُوطِيُّ ه

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب (نماز سے) سلام پھرتے تو تین مرتبہ
یہ کلمات ارشاد فرماتے سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ (ترجمہ) "تیرا عزت والا رب ان تمام عیوب سے پاک
ہے جو کافریاں کرتے ہیں۔ سلامتی ہو رسولوں پر اور حمد کے لائق صرف اللہ رب العالمین کی ذات ہے۔ اسے ابو یعلیٰ
نے روایت کیا ہے اور سیوطی نے حسن کہا ہے

مَا جَوَزَنِي الصَّلَاةَ

نمازیں جانز امور کے مسائل

مسلم ۲۵۶ ہ نمازیں خدا کے خوف سے روانہ درست ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: «رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي وَفِي صَدْرِهِ أَرْبَعُ كَأَزِيزِ الْمَرْجَلِ مِنَ الْبُكَاءِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.»

حضرت عبداللہ بن شخیّر رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا۔ نماز میں رخصت کی وجہ سے آپ ﷺ کے سینے سے ہانسی کے جوش کی آواز آرہی تھی۔ اسے احمد ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۲۵۷ ہ تکلیف دہ اور مضر چیز کو نماز کی حالت میں مارنا جائز ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَقْتُلُوا الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ الْحَبَّةَ وَالْعُقْرَبَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ.»

حضرت ابو ہریرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”نمازیں سانپ اور بھینس کو مار دو۔“

اسے احمد اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۱۲۵۸ ہ کسی عذر کے باعث سجدے کی جگہ سے مٹی یا کھنکر وغیرہ پٹانے ہوں تو ایک مرتبہ دوران نماز ایسا کیا جاسکتا ہے۔

عَنْ مُعَيْقِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرَّجُلِ الَّذِي يَسْوِي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ: «إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.»

حضرت معیقب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سجدہ کی جگہ سے مٹی برابر کرنے والے

کے بارہ میں ارشاد فرمایا: اگر ایسا کہ ضروری ہو تو ایک بار کر لے۔ اے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے
مسلم ۲۵۹-۱ امام کو اس کی غلطی سے آگاہ کرنے کے لیے مردوں کو سُبْحَانَ اللہ اور عورتوں
کو تالی بجا فی چاہیے۔

مسلم ۲۶۰: نمازی بوقت ضرورت، غیر نمازی کو متوجہ کرنا چاہیے، مثلاً بچے کو
آگ کے قریب جانے سے روکنے کے لیے کسی کو متوجہ کرنا ہو تو مرد کو سُہان اللہ کہہ کر اور عورت
کو تالی بجا کر متوجہ کرنے کی اجازت ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ تَابَهُ شَيْءٌ
فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْبَحْ فَإِنَّهَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کو نمازیں کوئی ضرورت پیش
آجائے اسے سبحان اللہ کہنا چاہیے البتہ عورت کو تالی بجا فی چاہیے۔ اے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔
مسلم ۲۶۱: نمازیں بچے کو اٹھانے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ النَّاسِ وَأُمَامَةَ بِنْتَ
أَبِي الْعَاصِ عَلَى عَاتِقِهِ فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَإِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُودِ أَعَادَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس حالت میں نماز پڑھاتے دیکھا ہے کہ
ابوالعاص کی بیٹی امامہ رضی اللہ عنہا (حضور اکرم ﷺ کی نواسی) آپ ﷺ کے کندھوں پر تھی آپ ﷺ رکوع فرماتے تو امامہ
رضی اللہ عنہا کو آٹا ریتے اور جب سجدے سے فارغ ہوتے تو پھر اسے اٹھا لیتے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۲۶۲: کسی مصیبت کے موقع پر فرض نماز خاص طور پر نماز فجر کی آخری رکعت
کے قوم میں ہاتھ اٹھا کر بلند آواز سے مسلمانوں کے لیے دعا اور شمنوں کے لیے بد دعا کرنا
جائز ہے۔

مسئلہ ۲۶۳ :- مقتدیوں کا دوران نماز میں امام کی دعا کے ساتھ آمین کہنا جائز ہے

حدیث ، نماز وتر کے سائل میں مسئلہ ۳۷۵ کے تحت ملاحظہ فرمائیں ۔

مسئلہ ۲۶۴ :- سخت گرمی کی وجہ سے سجدے کی جگہ کپڑا رکھ لینا جائز ہے ۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَيَضَعُ أَحَدُنَا طَرَفَ الثَّوْبِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ فِي مَكَانِ السُّجُودِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۱

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے اور سجدے

کی جگہ پر گرمی کی شدت کی وجہ سے کپڑا بچھالیا کرتے ۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے ۔

مسئلہ ۲۶۵ :- جو تے نجاست سے پاک ہوں تو جو تول سمیت نماز پڑھنا جائز ہے ۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ؟ قَالَ نَعَمْ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۲

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ

جو تول سمیت نماز پڑھ لیا کرتے تھے ۔ ؟ انہوں نے جواب دیا ہاں ” اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے ۔



الْمَنْعَاتُ فِي الصَّلَاةِ

نمازیں ممنوع امور کے مسائل

مسئلہ ۲۶۶۔ نمازیں کمر پر ہاتھ رکھنا منع ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخُصْرِ فِي الصَّلَاةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نمازیں پہلو پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری و مسلم)

مسئلہ ۲۶۷۔ نمازیں انگلیاں چٹھانا یا انگلیوں میں انگلیاں ڈالنا منع ہے۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ وُضُوئَهُ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَإِنَّهُ فِي الصَّلَاةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی وضو کر کے مسجد کی طرف جاتا ہے تو راستے میں

انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر شپکے کیونکہ وہ حالت نمازیں ہوتا ہے۔ اسے احمد ترمذی ابو داؤد، نسائی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۶۸۔ نمازیں جمائی لینے سے حتی الوسع پرہیز کرنے کا حکم ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْظَمْ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی کو نمازیں جمائی

اے تو اسے حتی المقدور روکے کیونکہ اُس وقت شیطان منہ میں داخل ہوتا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۶۹۔ نمازیں نگاہیں آسمان کی طرف اٹھانا منع ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَيَتَّهِنَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ أَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لَيُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ .
رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں کو حالت نمازیں نگاہیں آسمان کی طرف اٹھانے سے باز آجانا چاہیئے ورنہ ان کی نگاہیں اچسک لی جائیں گی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۶۰ :- نماز میں منہ ڈھکا پنا منع ہے۔

مسئلہ ۲۷۱ :- نمازیں پکڑا دونوں کندھوں پر اس طرح اٹکانا کہ اس کے دونوں سرے سیدھے زمین کی طرف ہوں "سدل" کہلاتا ہے جو کہ منج ہے۔

حدیث، نثر کے مسائل میں مسئلہ ۶۲ کے نیچے ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۲۷۲: نماز میں کپڑے سمیٹنا یا بال درست کرنا یا بالوں کا جوڑا بنانا نیز بلا عذر کوئی بھی حرکت کرنا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ
أَعْظُمٍ وَلَا أَكُفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے سات اعضاء پر

سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اس بات کا بھی حکم دیا گیا ہے کہ نماز میں کپڑے اور بال نہ سمیٹوں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۷۳ :- سجدہ کی جگہ سے بار بار کٹکیاں ہٹانا منع ہے۔

حدیث مسئلہ نمبر ۲۵۸ کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مسئلہ ۲۷۴۔ نماز میں آنکھیں بند کرنا منع ہے۔

حدیث، مسئلہ نمبر ۱ کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مسئلہ ۲۷۵ :- نماز میں ادھر ادھر دیکھنا منع ہے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا يَزَالُ اللَّهُ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ فِي صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَإِذَا صَرَكَ وَجْهَهُ انْصَرَفَ عَنْهُ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ .

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ مسلسل بندے کی نماز میں برابر متوجہ رہتا ہے جب تک بندہ ادھر ادھر نہ دیکھے۔ جب بندہ توجہ ہٹا لیتا ہے، تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے اپنی توجہ ہٹا لیتا ہے۔ اسے احمد نسائی اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۷۶ :- تکبیر پر سجدہ کرنا یا گدی لے کر نماز پڑھنا منع ہے۔

مسئلہ ۲۷۷ :- اشعار کی نماز میں سجدے کیلئے سر کو رکوع کی نسبت زیادہ جھکانا چاہئے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِمَنْ بَضِصَ عَلَى وَسَادَةٍ فَرَمَى بِهَا وَقَالَ : صَلِّ عَلَى الْأَرْضِ إِنْ اسْتَطَعْتَ وَإِلَّا فَأَوْقُمْ إِيثَاءً وَاجْعَلْ سُجُودَكَ أَخْفَضَ مِنْ رُكُوعِكَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ بِسَنَدٍ قَوِيٍّ وَلَكِنْ صَحَّحَ أَبُو حَاتِمٍ وَقَفَّاهُ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مریض تکبیر پر نماز پڑھ رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے تکبیر دور چھینک دیا اور فرمایا ”نماز زمین پر پڑھو“ اگر (بیماری کی وجہ سے) زمین پر سجدہ نہ کر سکو تو نماز اس سے پڑھو اور سجدے کے لئے سر کو رکوع کی نسبت زیادہ جھکاؤ۔ اسے بیہقی نے قوی سند سے روایت کیا ہے ابو حاتم نے اس کے متوقف ہونے کو صحیح کہا ہے۔

السُّنَنُ وَالنَّوَافِلُ

سنتیں اور نوافل

مسلم ۲۷۸ رسول اللہ ﷺ جو نفل نماز یا قاعدگی سے ادا فرماتے تھے وہی امت کے لیے سنت مؤکدہ ہے

مسلم ۲۷۹ نمازِ ظہر سے قبل چار رکعتیں دو دو نمازِ مغرب کے بعد دو دو نمازِ عشا کے بعد دو اور نمازِ فجر سے قبل دو کل بارہ رکعتیں پڑھنا مسنون ہیں۔

مسلم ۲۸۰ :- سنتیں اور نوافل گھر میں ادا کرنے افضل ہیں۔

مسلم ۲۸۱ :- بتیام الیل میں آپ ﷺ کی نماز ۹ رکعتیں جمع وتر ہوتی۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَيْقٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَطَوُّعِهِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي فِي بَيْتِي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَيَدْخُلُ بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكْعَاتٍ فِيهِنَّ الْوُثْرُ وَكَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا وَكَانَ إِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَكَانَ إِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ وَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

عبد اللہ بن شعیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نفل نماز کے بارے میں سوال کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ ﷺ ظہر سے قبل چار رکعتیں میرے گھر میں ادا فرماتے پھر مسجد جا کر لوگوں کو (فرض) نماز پڑھاتے پھر واپس گھر تشریف لاتے اور دو رکعت (ظہر کے بعد) ادا فرماتے پھر لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھاتے۔ اور گھر واپس تشریف لا کر دو رکعت نماز پڑھتے۔ پھر

لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھاتے اور میرے ہاں گھر تشریف لا کر دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ رات کی نماز (قیام الیل) نور رکعت پڑھتے جن میں وتر بھی شامل ہے۔ آپ ﷺ رات کا کافی حصہ کھڑے ہو کر اور کافی حصہ بیٹھ کر نماز پڑھتے جب کھڑے ہو کر قسرات فرماتے تو رکوع اور سجود بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب بیٹھ کر قرات فرماتے تو رکوع وسجود بھی بیٹھ کر ادا فرماتے۔ جب فجر طلوع ہوئی تو دو رکعت ادا فرماتے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وہناحت :- پانچ نمازوں میں رکعتوں کے کلاے تعداد یہ ہے۔

نماز	فرائض	فرائض سے قبل سنت مفیدہ	فرائض کے بعد سنت موکدہ
۱۔ فجر	۲	۲	۲
۲۔ ظہر	۴	۴	۲
۳۔ عصر	۴	۲	۲
۴۔ مغرب	۳	۲	۲
۵۔ عشاء	۴	۲	۲

یاد رہے وتر نماز عشاء کا حصہ نہیں۔ مسلم نماز وتر کے باب میں مسئلہ ۳۶۶ کے تحت ملاحظہ فرمائیے۔

مسئلہ ۲۸۲ نماز ظہر سے قبل دو سنتیں ادا کرنا سنت ہے ثابت ہے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ الظُّهْرِ سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَهَا سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْجُمُعَةِ سَجْدَتَيْنِ فَأَمَّا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ وَالْجُمُعَةُ فَصَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَيْتِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر سے قبل دو رکعتیں ظہر کے بعد دو رکعتیں مغرب کے بعد دو رکعتیں عشاء کے بعد دو رکعتیں اور جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ مغرب، عشاء اور جمعہ کی دو رکعتیں نبی ﷺ کے ساتھ گھر پر ادا کیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۸۳ :- سنتیں اور نوافل دو دو کر کے ادا کرنے چاہئیں۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنِي مَثْنِي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا رات اور دن کی نماز (نفل) دو دو رکعتیں کر کے پڑھو۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۸۴ :- فجر کی سنتوں کے بعد تھوڑی دیر وائیں کروٹ لیٹنا سنت ہے۔
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ
إِضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ فجر کی دو رکعتیں پڑھنے کے بعد دائیں کروٹ لیٹ جاتے اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ
رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيُضْطَجِعْ عَلَى يَمِينِهِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی فجر کی دو سنتیں پڑھے تو دائیں کروٹ لیٹ جائے۔ اسے ترمذی اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۸۵ :- نماز جمعہ کے بعد چار یا دو رکعتیں پڑھنی مسنون ہیں۔

حدیث، نماز جمعہ کے مسائل میں مسئلہ ۳۵۶ کے نیچے ملاحظہ فرمائیں
مسئلہ ۲۸۶ :- نماز فجر کی پہلی دو سنتیں اگر فرضوں سے پہلے نہ پڑھی جاسکیں تو فرضوں کے
فوراً بعد یا سورج نکلنے کے بعد دونوں طرح ادا کرنا جائز ہے۔

حدیث ہذا کے اوقات میں مسئلہ ۹۷ کے تحت ملاحظہ فرمائیے

مسئلہ ۲۸۷ :- نماز ظہر کی پہلی چار سنتیں فرضوں سے پہلے نہ پڑھی جاسکیں تو فرضوں
کے بعد پڑھی جاسکتی ہیں۔

مسئلہ ۲۸۸ :- فوت شدہ چار سنتیں پچھلی دو سنتوں کے بعد پڑھنی چاہئیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَاتَهُ الْأَزْبَعُ قَبْلَ الظُّهْرِ صَلَّاهُنَّ بَعْدَ الرَّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٗ ۞

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب رسول اللہ ﷺ کی ظہر سے پہلی چار رکعتیں رہ جائیں تو آپ ﷺ ظہر کے بعد دو رکعتیں ادا کر کے فوت شدہ چار رکعتیں پڑھ لیتے تھے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔
مسلم ۲۸۹ :- عصر سے قبل دو یا چار رکعت سنت غیر مؤکدہ ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَحِمَ اللَّهُ إِمْرَأَ صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ۞

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس آدمی نے عصر سے قبل چار رکعتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔ اسے احمد، ترمذی، ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ رَكَعَتَيْنِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ۞

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نماز عصر سے پہلے دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے ابو داؤد
مسلم ۲۹۰ :- نماز عشاء کے بعد دو رکعت سنت مؤکدہ ہیں۔

حدیث مسلم ۲۸۹ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسلم ۲۹۱ :- نماز مغرب سے قبل دو رکعت نماز سنت غیر مؤکدہ ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: صَلُّوا قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ رَكَعَتَيْنِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةً أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۞

حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا مغرب سے پہلے دو رکعتیں ادا کرو

تیسری مرتبہ فرمایا جس کا جی چاہے پڑھے حضور اکرم ﷺ نے تیسری مرتبہ یہ الفاظ اس غرض کے پیش نظر ادا فرمائے کہیں لوگ اسے سنت ہو کہ وہ بتالیں۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۹۲ :- دوران خطبہ آنے والے نمازی کو دوران خطبہ ہی دو رکعت نماز ادا کر لینی چاہیئے۔

مسئلہ ۲۹۳ :- دوران خطبہ ادا کی جانے والی دو رکعت مختصر ہوئی چاہیں۔

حدیث: نماز جمعہ کے مسائل میں، مسئلہ ۳۷۹ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۲۹۴: نماز جمعہ سے قبل نوافل کی تعداد قدر نہیں جو جتنے چاہے پڑھے البتہ دو رکعت تیسرے مسجد ادا کرنے ضروری ہیں خواہ خطبہ ہو یا نہ ہو۔

مسئلہ ۲۹۵: نماز جمعہ سے قبل سنت ہو کہ ادا کرنا حدیث سے ثابت نہیں۔

وضاحت: حدیث نماز جمعہ کے مسائل میں مسئلہ ۳۵۱ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۲۹۶ :- نماز وتر کے بعد بیٹھ کر دو نفل پڑھنے سنت سے ثابت ہیں۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْوُتْرِ وَهُوَ جَالِسٌ يَفْرَأُ فِيهِمَا إِذَا زُلْزِلَتْ وَقُلْتُ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ۔ ۱

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ دنوں کے بعد دو رکعت (نفل) بیٹھ کر پڑھا

کرتے تھے اور ان میں سورۃ زلزال اور قل یا ایہا الکافرون تلاوت فرماتے۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۹۷ :- فرض ادا کرنے کے بعد سنتیں ادا کرنے کے لیے جگہ بدلنی چاہیئے تاکہ فرض نماز اور سنت میں فرق ہو سکے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَيْعِزُّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى أَنْ يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ۔ ۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ نمازی فرض (نماز) پڑھنے کے بعد

(سنت یا نفل ادا کرنے کے لیے) اپنی جگہ سے اُگے پیچھے ادا لیں بائیں ہونے سے عاجز ہے۔ ۹ (یعنی دائیں بائیں ہو جانا چاہیے) اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۹۸ :- بلا عذر بیٹھ کر نماز پڑھنے سے آدھا ثواب ملتا ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا قَالَ : إِنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلَّى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهٍ .

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ نماز پڑھنے کا مسئلہ دریافت کیا تو حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "کھڑے ہو کر نماز پڑھنا افضل ہے جب کہ بیٹھ کر پڑھنے سے آدھا اور لیٹ کر پڑھنے سے ایک چوتھائی ثواب ملتا ہے۔ اسے احمد بخاری، ابوداؤد، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۹۹ :- سنتیں اور نوافل سواری پر بیٹھ کر ادا کیے جاسکتے ہیں۔

مسئلہ ۳۰۰ :- نماز شروع کرنے سے پہلے سواری کا رخ قبلہ کی طرف کر لینا چاہیئے بعد میں خواہ کسی طرف ہو جائے۔

مسئلہ ۳۰۱ : اگر سواری کا رخ قبلہ کی طرف کرنا ممکن نہ ہو تو پھر جس طرف رخ ہو نماز ادا کر لینی جائز ہے حدیث مسئلہ نمبر ۳۳۳ کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مسئلہ ۳۰۲ : سنتوں اور نوافل میں قرآن کریم سے دیکھ کر تلاوت کرنا جائز ہے

كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَوْمَهَا عَبْدُهَا ذَكْوَانٌ مِنَ الْمُصْحَفِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ . ۱۷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا غلام ذکوان، قرآن کریم سے دیکھ کر نماز پڑھاتا تھا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے

مسلم ۳۰۳۔ کسی عذر کی بنا پر نفل نماز کچھ میٹھ کر کچھ کھڑے ہو کر ادا کی جاسکتی ہے،

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ جَالِسًا حَتَّى إِذَا كَبَّرَ قَرَأَ جَالِسًا حَتَّى إِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّورَةِ ثَلَاثُونَ أَوْ أَرْبَعُونَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهُنَّ ثُمَّ رَكَعَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۞

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو رات کی نماز بھی میٹھ کر پڑھتے نہیں دیکھا۔ البتہ جب آپ ﷺ بولتے ہوئے تو قرأت میٹھ کر فرماتے اور جب تیس چالیس آیتیں باقی رہ جاتیں تو کھڑے ہو جاتے اور باقی قرآن پوری کر کے رکوع فرماتے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۳۰۴۔ نیند کے غلبہ کی وجہ سے رات کی نماز یا کوئی دوسرا معمول کا وظیفہ رہ گیا ہو تو فجر اور ظہر کے درمیان ادا کیا جاسکتا ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ نَامَ عَنْ حُزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّهُ قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۞

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص رات کا وظیفہ یا کوئی دوسرا معمول چھوڑ کر سو گیا اور پھر اسے نماز فجر سے ظہر کے درمیان ادا کر لیا تو اسے رات ہی کے وقت ادا کرنے کا ثواب مل جاتا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۳۰۵۔:- نوافل میں طویل قیام پسندیدہ ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ. قَالَ: طُولُ الْقُنُوتِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۞

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا افضل نماز کونسی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا

جس میں قیام طویل کیا جائے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ زَيَْادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَيَقُومُ لِيَصَلِّيَ حَتَّى تَرَمَ قَدَمَاهُ أَوْ سَقَاهُ فَيَقَالَ لَهُ، فَيَقُولُ: أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت زیاد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو آپ ﷺ کے پاؤں یا پٹیلیاں سوج جاتی آپ ﷺ سے اس بارہ میں کہا جاتا تو آپ ﷺ فرماتے کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۳۰۶ :- نفل عبادت جو ہمیشہ کی جائے پسندیدہ ہے خواہ کم ہی ہو۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى قَالَ: أَدْوَمُهُ وَإِنْ قَلَّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے؟ فرمایا جو ہمیشہ کیا جائے خواہ تھوڑا ہی ہو۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۳۰۷ :- سرت اور نفل نماز گھر میں ادا کرنا افضل ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ صَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ. مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگو!

اپنے گھروں میں نمازیں پڑھا کرو اس لیے کہ سوائے فرض نمازوں کے باقی نماز دینیں سنتیں اور نوافل گھر میں ادا کرنا افضل ہے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۳۰۸ نماز فجر کے بعد سورج بلند ہونے تک اور عصر کی نماز کے بعد سورج مغرب

ہونے تک کوئی نفل نماز ادا نہیں کرنی چاہیے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے اور نماز فجر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۳۰۹ :- نماز فجر اور نماز عصر کے بعد فرض نماز پڑھی جاسکتی ہے
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے سورج طلوع ہونے سے قبل نماز فجر کی ایک رکعت پالی اس نے فجر کی نماز کا ثواب پالیا۔ جس نے سورج غروب ہونے سے قبل نماز عصر کے ایک رکعت پالی اس نے نماز عصر کا ثواب پالیا۔ اسے احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۳۱۰ :- ستائیس اور نوافل سواری پر ادا کئے جاسکتے ہیں

حدیث نماز قصر کے باب میں مسلم ۳۳۲ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسلم ۳۱۱ :- دورانِ سفر سنتیں اور نوافل معاف ہیں۔

حدیث نماز قصر کے باب میں مسلم ۳۲۸ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

سَبْحَةُ السَّهْوِ

سجدہ سہو کے مسائل

مسئلہ ۳۱۲ ۱۔ رکعات کی تعداد میں شک پڑنے پر کم رکعات کا یقین حاصل کرنے

کے بعد نماز پوری کرنی چاہیئے اور سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو ادا کرنا چاہیئے۔

مسئلہ ۳۱۳ ۲۔ سلام کے بعد سہو کے بارہ میں کلام نماز کو باطل نہیں کرتی۔

مسئلہ ۳۱۴ ۳۔ امام کی بھول پر سجدہ سہو ہے۔ مقتدی کی بھول پر نہیں۔

مسئلہ ۳۱۵ سجدہ سہو سلام پھیرنے سے پہلے یا بعد دونوں طرح جائز ہے

مسئلہ ۳۱۶ ۴۔ سلام پھرنے کے بعد سجدہ سہو کرنے کیلئے دوبارہ تشهد پڑھنا سنت کی ثابت نہیں

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا شَكَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَذَرِكُمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلَى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَإِنْ كَانَ صَلَّى خُصًّا شَفَعْنَ لَهُ صَلَاتَهُ وَإِنْ كَانَ صَلَّى إِمَامًا لِأَرْبَعٍ كَانَتْ تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۞

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی کو اپنی نماز کی رکعتوں میں

شک پڑ جائے اور یاد نہ رہے کہ تین پڑھی ہیں یا چار تو اسے (پہلے) اپنا شک دور کرنا چاہیئے پھر یقین حاصل کرنے کے بعد اپنی نماز

پوری کرنی چاہیئے اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے ادا کر لینے چاہیئیں۔ اگر نمازی نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں تو یہ دو

سجدے مل کر چھ رکعتیں ہو جائیں گی۔ اگر بار پڑھی ہیں تو یہ دو سجدے شیطان کی ذلت کا باعث بنیں گے۔ اسے مسلم نے روایت کیا

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ خُصًّا فَقِيلَ لَهُ: أَزِيدَنِي الصَّلَاةَ؟ قَالَ لَا وَمَا ذَاكَ؟ فَقَالُوا: صَلَّيْتَ خُصًّا. فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ

بَعْدَمَا سَلَّمَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ خَارِثٍ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَيْمُونٍ .
 حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھیں۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا "کیا نماز میں زیادتی ہو گئی ہے۔" آپ ﷺ نے فرمایا "نہیں زیادتی کیسی۔" لوگوں نے عرض کیا "آپ ﷺ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کیے۔ اسے احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۳۱۷ :- پہلا تشہد بھول کر نمازی قیام کے لیے سیدھا کھڑا ہو جائے تو تشہد کے لیے واپس نہیں آنا چاہیے بلکہ سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کر لینا چاہیے۔
 مسلم ۳۱۸ :- اگر پوری طرح کھڑے ہونے سے پہلے تشہد میں بیٹھنا یا داؤد جالے تو بیٹھ جانا چاہیے اور سجدہ سہو لازم نہیں آتا۔

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ الرُّكْعَتَيْنِ فَلَمْ يَسْتَمَّ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ وَإِنْ اسْتَمَّ قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ وَيَسْجُدُ سَجْدَتِي السَّهْوِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ .

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی آدمی دو رکعتوں کے بعد (تشہد پڑھ کر) کھڑا ہوئے لگے اور ابھی پوری طرح کھڑا نہ ہوا تو بیٹھ جائے۔ لیکن اگر پوری طرح کھڑا ہو گیا تو پھر نہ بیٹھے۔ البتہ سلام پھیرنے سے پہلے، سہو کے دو سجدے ادا کرے اسے احمد ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۳۱۹ :- نماز میں کوئی سوچ آنے پر سجدہ سہو نہیں ہے۔

حدیث، طریقہ نماز میں مسلم ۲۵۱ کے تحت ملاحظہ فرمائیں



صَلَاةُ السَّفَرِ

نماز قصر کے مسائل

مسئلہ ۳۲۰۔ سفر میں قصر کرنا اور نہ کرنا دونوں طرح درست ہے مگر قصر کرنا افضل ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْصُرُ فِي السَّفَرِ وَبِتَمَّ وَيُفْطِرُ وَيَصُومُ. رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سفر میں قصر بھی کرتے اور پوری نماز بھی پڑھتے روزہ رکھتے بھی اور ترک بھی فرماتے۔ اسے دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى رُخْصَةٌ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ تُؤْتَى مَعْصِيَةٌ» رَوَاهُ أَحْمَدُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس طرح اللہ تعالیٰ کو معصیت ناپسند ہے اسی طرح رخصت قبول کرنا پسند ہے۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۲۱۔ طویل سفر پر بیش ہو تو شہر سے نکلنے کے بعد قصر شروع کی جاسکتی ہے

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں نماز ظہر چار رکعت ادا فرمائی اور نماز عصر دو خلیفہ میں دو رکعت ادا فرمائی۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: "ذو الخلیفہ" مدینہ منورہ سے چمیل کے فاصلہ پر ہے۔

مسلم ۳۲۲ رسول اللہ ﷺ نے قصر کے لیے قطعی مسافت مقرر نہیں فرمائی صحابہ کرام رض سے ۹، ۳۶، ۳۸، ۴۰، ۴۲، ۴۵، اور ۴۸ میل کی مختلف روایات منقول ہیں ان سب میں سے ۹ میل کی مسافت زیادہ صحیح معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَزِيدَ الْهَنْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا عَنْ قَصْرِ الصَّلَاةِ فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ مَسِيرَةَ ثَلَاثَةِ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلَاثَةِ فَرَاسِخَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ - شُعْبَةُ الشَّامِيُّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ.

حضرت شعبہ حضرت یحییٰ بن یزید ہندائی رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں میں (یحییٰ) نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نماز قصر کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ تین میل یا تین فرسخ (۹ میل) کا سفر کرتے تو نماز قصر ادا فرماتے۔ میں یا فرسخ کا شک یحییٰ کے شاگرد شعبہ کو ہے۔ اسے احمد، مسلم اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ وَهَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنَ مَا كَانَ بِمَنْى رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منیٰ میں زمانہ امن میں نماز قصر پڑھائی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ كَانَا يُصَلِّيَانِ رَكْعَتَيْنِ وَيُفْطِرَانِ فِي أَرْبَعَةِ بُرْدٍ فَمَا فَوْقَ ذَلِكَ أَخْرَجَهُ الْحَافِظُ فِي فَتْحِ الْبَارِي.

حضرت عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما چار برد (اڑتالیس میل) پر قصر کرتے اور روزہ بھی افطار فرماتے۔ اسے حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں نقل کیا ہے۔

مسلم ۳۲۳ رسول اللہ ﷺ نے قصر کے لیے قطعی مسافت بھی رسول اللہ ﷺ نے مقرر نہیں فرمائی صحابہ کرام

رضی اللہ عنہ سے ۴-۱۵-۱۹ دن کی روایات منقول ہیں ان میں سے ۹ ایوم کی مدت صحیح معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

مسئلہ ۳۲۳ :- انیس دن سے زیادہ عرصہ قیام کا مصمم ارادہ ہو تو پوری نماز ادا کرنی چاہیے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَافَرَ النَّبِيُّ ﷺ سَفْرًا فَأَقَامَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّيُ رَكْعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَحَنُّ نُصَلِّيُ فِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَكَّةَ تِسْعَةَ عَشَرَ رَكَعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ فَإِذَا أَقْمْنَا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ صَلَّيْنَا أَرْبَعًا وَارَاهُ الْبُحَارِيُّ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے سفر کے دوران (ایک ہی جگہ) ۱۹ دن قیام فرمایا تو نماز قصر ادا فرمائی لہذا ہم جب کما کر انیس یوم ٹھہرتے ہیں تو قصر نماز ہی ادا کرتے ہیں البتہ جب ۱۹ دن سے زیادہ قیام ہوتا ہے تو پوری نماز ادا کرتے ہیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۲۵ :- سفر کی حالت میں ظہر اور عصر یا مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر لے جائز ہیں۔

مسئلہ ۳۲۶ :- ظہر کے وقت سفر شروع کرنا ہو تو ظہر اور عصر کی نمازیں اکٹھی کی جاسکتی ہیں۔ اگر ظہر سے قبل سفر شروع کرنا ہو تو ظہر کی نماز تو خر کر کے عصر کے وقت دونوں نمازیں اکٹھی پڑھنی جائز ہیں۔ اسی طرح مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی کی جاسکتی ہیں۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِنْ ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعَصْرِ وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلَ ذَلِكَ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَإِنْ ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ

الشَّمْسُ آخِرَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يَنْزِلَ بِالْعِشَاءِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غروب تک کے موقع پر اگر سفر شروع کرنے سے پہلے سوچ ڈھل باتو نبی اکرم ﷺ نماز ظہر اور عصر (اسی وقت) جمع فرماتے۔ اگر سورج ڈھلنے سے پہلے سفر کا ارادہ ہوتا تو نماز ظہر نوغز کر کے نماز عصر کے وقت دونوں نمازیں ادا فرماتے۔ اسی طرح نماز مغرب ادا فرماتے یعنی اگر سفر شروع کرنے سے پہلے سورج غروب ہو جاتا تو مغرب اور عشاء (اسی وقت) جمع فرماتے۔ اگر سورج غروب ہونے سے پہلے سفر فرماتے تو نماز مغرب موغز کر کے عشاء کے وقت دونوں جمع فرماتے۔ اسے ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲۷ :- دو نمازیں باجماعت جمع کرنے کا مسنون طریقہ یہ ہے۔

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى الْمَزْدَلِفَةَ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَأَقَامَتَيْنِ وَلَمْ يَسْجُدْ بَيْنَهُمَا مُحْتَصِرٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ مزدلفہ تشریف لائے تو ایک اذان اور دو اقامت سے نماز مغرب اور نماز عشاء جمع کیں اور دونوں نمازوں کے درمیان کوئی سنتیں نہیں پڑھیں اسے احمد، مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۲۸ :- قصر میں فجر، ظہر، عصر اور عشاء کے دو دو فرض اور مغرب کے تین فرض شامل ہیں۔

مسئلہ ۳۲۹ :- مسافر مقیم کی امامت کرا سکتا ہے۔

مسئلہ ۳۳۰ :- مسافر امام کو نماز قصر ادا کرنی چاہیے لیکن مقیم مقتدی کو بعد میں اپنی نماز پوری کرنی چاہیے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا سَفَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا صَلَّى

رَكَعَتَيْنِ حَتَّى يَرْجِعَ وَإِنَّهُ أَقَامَ بِمَكَّةَ زَمَنَ الْفَتْحِ ثَمَانَ عَشْرَةَ لَيْلَةً يُصَلِّي بِالنَّاسِ رَكَعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ إِلَّا الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَقُولُ: «يَا أَهْلَ مَكَّةَ قُومُوا فَصَلُّوا رَكَعَتَيْنِ آخِرَتَيْنِ فَإِنَّا قَوْمٌ سَفَرٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ ۛ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر سفر میں گھر واپس آنے تک ہمیشہ نماز قصر ادا فرمائی۔ فتح مکہ کے موقع پر حضور اکرم ﷺ اٹھارہ دن مکہ میں ٹھہرے ہیں اور نماز مغرب کے سوا لوگوں کو دو رکعتیں پڑھاتے ہیں اور (خود سلام پھیرنے کے بعد) لوگوں سے فرادیتے مکہ والو اٹھ کر اپنی نماز پوری کر لو ہم مسافر ہیں۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۳۱ :- سفر میں وتر پڑھنا بھی ضروری ہے۔

حدیث ، نماز وتر کے مسائل میں مسئلہ ۳۸۶ کے تحت ملاحظہ فرمائیے
دوران سفر فرض نمازوں کی رکعات کی تعداد یہ ہے۔

نماز	فرض	سنتیں	نماز	فرض	سنتیں
فجر	۲	۲	مغرب	۳	۲
ظہر	۲	-	عشاء	۲	۱ وتر
عصر	۲	-	جمعہ	۲	-

وضاحت : دوران سفر میں مسافر کو نماز جمعہ کی بجائے نماز ظہر سے فقہاء کو اپنی چاہیئے البتہ جامع مسجد میں نماز ادا کرنے والا مسافر دوسروں کے ساتھ نماز جمعہ ادا کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۳۳۲ :- سفینہ (بحری جہاز، ہوائی جہاز، ریل گاڑی وغیرہ) میں فرض نماز ادا کرنا جائز ہے۔

مسئلہ ۳۳۳ :- کوئی خطرہ نہ ہو تو سواری پر کھڑے ہو کر فرض نماز ادا کرنی چاہیئے ورنہ بیٹھ کر پڑھی جاسکتی ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ كَيْفَ أُصَلِّي فِي السَّفِينَةِ؟

قَالَ: صَلَّى فِيهَا قَائِمًا إِلَّا أَنْ تَخَافَ الْغُرُقَ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ. ۱۷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے عقیقہ میں نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر ڈوبنے کا خطرہ نہ ہو تو کھڑے ہو کر نماز ادا کرو۔ اسے دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۳۴: بسنیتیں اور نوافل سواری پر بیٹھ کر ادا کیے جاسکتے ہیں۔

مسئلہ ۳۳۵: نماز شروع کرنے سے پہلے سواری کا رخ قبلہ کی طرف کر لینا چاہیئے۔ بعد میں خواہ کسی طرف ہو جائے۔

مسئلہ ۳۳۶: اگر سواری کا رخ قبلہ کی طرف کرنا ممکن نہ ہو تو جس رخ پہ ہو اسی پہ نماز ادا کر لینی چاہیئے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَصْلِيَ عَلَى رَاحِلَتِهِ تَطَوُّعًا اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ خَلَّى عَنْ رَاحِلَتِهِ فَصَلَّى حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ. ۱۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ سواری پر نفل پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو اسے قبلہ رخ کر کے نیت باندھ لیتے پھر سواری جدھر جاتی اسے جانے دیتے اور نماز پڑھ لیتے۔ اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۳۷: ۱۔ سفر میں دو آدمی بھی ہوں تو انہیں اذان کہہ کر باجماعت نماز ادا کرنی چاہیئے۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ حُوَيْرِثٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذِنَا وَأَقِيمَا ثُمَّ كَبِّرْكُمْ أَكْبَرَكُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. ۱۹

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمی ہی اکرم ﷺ سے رخصت ہونے لگے تو

آپ ﷺ نے فرمایا جب نماز کا وقت آئے تو اذان کہنا اور تم میں سے جو بڑا ہو وہ امامت کر لے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۳۳۸۔ سفر میں سنتیں نفل کا درجہ رکھتی ہیں۔

كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَصَلِّيُ بَيْنِي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَأْتِي فِرَاشَهُ فَقَالَ حَنْصُ أَيُّ عَمٍّ لَوْ صَلَّيْتُ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ قَالَ لَوْ فَعَلْتُ لَأَتَمَمْتُ الصَّلَاةَ -
مُخْتَصَرٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ: میں اس نماز قصر ادا کرنے اور اپنے بستر پر جاتے حجر حنص رضی اللہ عنہ نے کہا چاہا جان۔ اگر آپ نماز قصر کے بعد دو رکعت (سنت) ادا فرماتے تو کتنا اچھا ہوتا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر مجھے سنتیں ادا کرنا ہوتیں تو میں فرض پورے کرتا۔ (مختصر) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۳۳۹۔ مسافر مقتدی کو مقیم امام کے پیچھے پوری نماز ادا کرنی چاہیے۔

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ لَيَالٍ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ إِلَّا أَنْ يَصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ فَيَصَلِّيَهَا بِصَلَوَاتِهِ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مکہ مکرمہ میں دس رات ٹھہرے اور اور قصر نماز ادا کرتے تھے مگر جب امام کے پیچھے پڑھتے تو پوری پڑھتے۔ اسے مالک نے روایت کیا ہے۔



صَلَاةُ الْجُمُعَةِ

نماز جمعہ کے مسائل

مسئلہ ۳۲۰ :- جمعہ چھوٹے والوں کے گھروں کو حضور اکرم ﷺ نے جلاڑ اٹنے کی خواہش کا اظہار فرمایا ۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُمَرَ رَجُلًا يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ كُمْ أَحَرَقَ عَلَى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ بِيَوْمِهِمْ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ لَهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جمعہ نہ پڑھنے والوں کے بارہ میں فرمایا میں چاہتا ہوں کہ کسی کو نماز پڑھانے کا حکم دوں پھر جمعہ نہ پڑھنے والوں کو ان کے گھروں سمیت جلاڑاؤں اسے سلم نے روایت کیا ہے ۔

مسئلہ ۳۲۱ :- شمرعی مذ کے بغیر تین جمعے چھوٹے والے کے دل پر اللہ تعالیٰ گمراہی کی مہر لگاتے ہیں ۔

عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمُعٍ تَهَاوَنًا بِهَا طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتَّسَنُّوِيُّ وَابْنُ مَاجَهٍ وَالدَّارِمِيُّ عَلَيْهِ

حضرت ابو جعد ضمیری کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے تین جمعے غفلت کی وجہ سے چھوڑ دیے

اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے گا ۔ اسے ابو داؤد ترمذی ، نسائی ، ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے ۔

مسئلہ ۳۲۲ غلام ، عورت ، بچے ، بیمار اور مسافر کے علاوہ جمعہ ہر مسلمان پر فرض ہے ۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيْسَ عَلَى الْمَسَافِرِ جُمُعَةٌ دَوَاةُ الطَّبْعَانِ فِيهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسافر پر جمعہ نہیں ہے۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْجُمُعَةُ حَقٌّ
وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي جَمَاعَةٍ إِلَّا عَلَى أَرْبَعَةٍ عَبْدٍ مَمْلُوكٍ أَوْ امْرَأَةٍ أَوْ صَبِيٍّ أَوْ
مَرِيضٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "غلام، عورت، بچے اور بیمار کے علاوہ جمعہ پڑھنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۳۴۳ :- جمعہ کے روز غسل کرنا، اچھے کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا منوں ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ الْغُسْلُ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَلْبَسُ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهِ وَإِنْ كَانَ لَهُ طِيبٌ مَسَّ مِنْهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر مسلمان کو جمعہ کے دن غسل کرنا چاہیے، اچھے کپڑے پہننے چاہئیں اور خوشبو نہ ہو تو وہ بھی لگانی چاہئے۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۳۴۴ :- جمعہ کے روز رسول اللہ ﷺ پر بکثرت درود بھیجنے کا حکم ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ
الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ
وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ

حضرت انس بن انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جمعہ کے روز مجھ پر بکثرت درود بھیجا کرو۔ تمہارا درود مجھ تک پہنچایا جاتا ہے۔ اسے ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ دارمی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۳۴۵ ۱۔ جمعہ میں دو خطبے ہیں دونوں خطبے کھڑے ہو کر دینا مسنون ہے۔
 عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ
 وَيَذْكُرُ النَّاسَ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْداً وَخُطْبَتُهُ قَصْداً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. ۱
 حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ دو خطبے دیتے تھے اور دونوں کے درمیان بیٹھتے

تھے۔ خطبہ میں قرآن پڑھ کر لوگوں کو نصیحت فرماتے۔ آپ ﷺ کا خطبہ اور نماز دونوں درمیانے ہوتے تھے۔
 اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۳۴۶ ۱۔ امام کو منبر پر چڑھ کر سب سے پہلے نمازیوں کو سلام کہنا چاہیئے۔
 عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا صَعِدَ الْمُنْبَرَ سَلَّمَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.
 حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب منبر پر چڑھتے تو سلام کہتے۔ اسے ابن ماجہ
 نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۳۴۷ ۱۔ خطبہ جمعہ عام خطبہ کی نسبت مختصر اور نماز جمعہ عام نماز کی نسبت
 لمبی پڑھانی چاہیئے۔

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ
 طُولَ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهِ مِثْنَةٌ مِّنْ فِقْهِهِ فَأَطِيلُوا الصَّلَاةَ وَأَقْصِرُوا
 الْخُطْبَةَ.» رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ. ۲

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جمعہ کا خطبہ مختصر
 اور نماز لمبی پڑھانا امام کی عقل مندی کی دلیل ہے۔ لہذا خطبہ مختصر دو اور نماز لمبی پڑھو۔ اسے احمد اور مسلم
 نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۳۸:- جمعہ کے دن زوال سے قبل زوال کے وقت اور زوال کے بعد سبھی اوقات میں نماز پڑھنی جائز ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِينَ تَمِيلُ الشَّمْسُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز جمعہ سورج ڈھلے پڑھتے تھے۔ اسے احمد بخاری ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ (وضاحت: مزید احادیث مسئلہ ۹۹ کے تحت ملاحظہ فرمائیں)۔
مسئلہ ۳۳۹:- جمعہ کا خطبہ شروع ہو چکا ہو تو آنے والے نمازی کو دوران خطبہ مختصر سی دو رکعت نماز پڑھ کر بیٹھنا چاہیئے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ سُلَيْكُ الْغَطَفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ فَجَلَسَ فَقَالَ لَهُ: يَا سُلَيْكُ قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَتَجَوَّزْ فِيهِمَا ثُمَّ تَمَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيهِمَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرمایا ہے تھے اتنے میں سلیک غطفانی گئے اور بیٹھ گئے آپ ﷺ نے فرمایا اے سلیک:-! اٹھ کر مختصر سی دو رکعت ادا کر لو۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم جمعہ کے روز آؤ اور امام خطبہ سے رہا ہو تو دو رکعت مختصر سی نماز ضرور ادا کرو اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۵۰:- نماز جمعہ سے پہلے نوافل کی تعداد مقرر نہیں البتہ دو رکعت تہنۃ المسجد ادا کرنے ضروری ہیں خواہ خطبہ ہو رہا ہو۔

مسئلہ ۳۵۱:- نماز جمعہ سے قبل سنت موکدہ ادا کرنا حدیث سے ثابت نہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اغْتَسَلَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلَّ مَا قَدَّرَ لَهُ ثُمَّ أَنْصَتَ حَتَّى يَفْرَغَ الْإِمَامُ مِنْ خُطْبَتِهِ ثُمَّ بَصَلِيَ مَعَهُ عُفِّرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَفَضَّلَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن غسل کیا پھر مسجد میں آیا اور سنتی نماز اس کے مقدر میں تھی ادا کی پھر خطبہ ختم ہونے تک خاموش رہا اور امام کے ساتھ فرض نماز ادا کی اس کے بعد سے جمعہ تک اور مزید تین دن کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں ۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے ۔

مسلم ۳۵۲ :- دوران خطبہ کسی کو اونگھ آجائے تو اسے اپنی جگہ بدل لینی چاہیے ۔
عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جسے جمعہ کے وقت اونگھ آئے وہ اپنی جگہ بدل لے ۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے ۔

مسلم ۳۵۳ :- دوران خطبہ بات کرنا یا بے توجہی کرنا سخت بے ہودہ بات ہے
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن دوران خطبہ اپنے ساتھی سے کہا " خاموش رہو " اس نے بھی لغو بات کی ۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے ۔

مسلم ۳۵۴ :- دوران خطبہ جگہ بدلنے کے لیے کسی کو اس کی جگہ سے اٹھانا منع ہے
عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يَخَالَفُ إِلَى مَقْعَدِهِ فَيَقْعُدُ فِيهِ وَلَكِنْ يَقُولُ افْسَحُوا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جمعہ کے روز کوئی آدمی جگہ حاصل کرنے کے لئے اپنے کسی بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھائے یا البتہ یوں کہہ سکتا ہے ذرا جگہ کثا دہ کر دو" اسے سلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۵۵: خطبہ جمعہ کے دوران گوٹھ مار کر بیٹھنا منع ہے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: «مَنْ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْحُبُورَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامَ يَخْطُبُ» رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ کے دوران گوٹھ مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔ اسے احمد، ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: آدمی اپنے گھٹنے کھڑے کر کے رانوں کو پیٹ سے لگا کر دونوں ہاتھوں کو بائیں لے تولے گوٹھ مارنا کہتے ہیں۔

مسئلہ ۳۵۶: نماز جمعہ کے بعد اگر مسجد میں سنتیں ادا کرنی ہوں تو چار اگر گھر جا کر ادا کرنی ہوں تو دو ادا کرنی چاہئیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ» رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جمعہ پڑھو تو اس کے بعد چار رکعت نماز ادا کرو" اسے احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكَعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ خَرِزْمٍ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے بعد کھڑے ہو کر دو رکعتیں ادا فرمایا کرتے

تھے۔ ۱۔ احمد بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۳۵۷۔ ۱۔ نماز جمعہ دیر سہات میں ادا کرنا جائز ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ أَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِعَتْ بَعْدَ جُمُعَةٍ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ بِجَوَانِي مِنَ الْبَحْرَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مسجد نبوی کے بعد سب سے پہلا جمعہ بحر کے دیہات

جوانی کی مسجد عبدالقیس میں پڑھا گیا۔ ۱۔ سے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۳۵۸۔ ۲۔ اگر جمعہ کے روز عید آجائے تو دونوں پڑھنے بہتر ہیں۔ لیکن عید

پڑھنے کے بعد اگر جمعہ کی بجائے صرف نماز ظہر ہی ادا کی جائے تب بھی درست ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: قَدْ اجْتَمَعَ فِي يَوْمِكُمْ هَذَا عِيدَانِ فَمَنْ شَاءَ أَجْزَاهُ مِنَ الْجُمُعَةِ وَإِنَّا جَمَعُونَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ تمہارے کج

کے دن میں دو عیدیں (ایک عید دو سہرا جمعہ) اکٹھی ہو گئی ہیں۔ جو چاہے اس کے لئے جمعہ کے بدلے عید ہی کافی ہے۔ لیکن ہم

دونوں (یعنی عید اور جمعہ) پڑھیں گے۔ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۳۵۹۔ ۱۔ نماز جمعہ کے بعد احتیاطی نماز ظہر ادا کرنا کسی حدیث

سے ثابت نہیں۔

مسلم ۳۶۰۔ ۱۔ نماز جمعہ کے بعد کھڑے ہو کر بلند آواز سے اجتماعی صلوٰۃ و سلام

پڑھنا اور نماز جمعہ کے بعد اجتماعی دعا کرنا سنت سے ثابت نہیں ہیں۔

صَلَاةُ الْوُتْرِ

نماز وتر کے مسائل

مسئلہ ۳۶۱۔ نماز وتر کی فضیلت -

مسئلہ ۳۶۲۔ نماز وتر کا وقت نماز عشا اور نماز فجر کے درمیان ہے ۔

عَنْ خَارِجَةَ بِنِ حُذَافَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ اللَّهُ أَمَدَكُمْ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ قُلْنَا وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : الْوُتْرُ مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ ۝

حضرت خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرض نمازوں کے علاوہ ایک اور نماز تہیں دی ہے جو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کون سی؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ نماز وتر ہے جس کا وقت نماز عشا اور طلوع فجر کے درمیان ہے۔ اسے احمد، ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ اور عالم نے صحیح کہا ہے۔

مسئلہ ۳۶۳۔ ۱۔ وتر نماز عشا کا حصہ نہیں بلکہ رات کی نماز (قیام اللیل یا تہجد) کا حصہ ہے جسے حضور اکرم ﷺ نے امت کی سہولت کے لیے عشا کی نماز کے ساتھ پڑھنے کی اجازت دی۔

مسئلہ ۳۶۴۔ ۱۔ وتر رات کے آخری حصہ میں پڑھنا افضل ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَيْكُمْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُؤْتِرْ ثُمَّ لِيَرْقُدْ وَمَنْ وَثِقَ يَقِيَامٍ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُؤْتِرْ مِنْ آخِرِهِ فَإِنَّ قِرَاءَةَ آخِرِ اللَّيْلِ مُحْضَرَةٌ وَذَلِكَ أَفْضَلُ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ۝

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جیسے پہلی رات آنکھ نہ کھلے گا دوسرے دن ترپڑھ کر سونا چاہیے۔ اور جسے اٹھ جانے کا یقین ہو وہ رات کے آخری حصہ میں وتر پڑھے، کیونکہ پہلی رات کی قرأت میں وقتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ وقت افضل ہے۔ اسے احمد، مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۳۶۵ :- وتر سنت مومکدہ ہے واجب نہیں۔

مسلم ۳۶۶ :- سنتیں اور نوافل سواری پر پڑھنے جائز ہیں۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسَبِّحُ عَلَى رَاحِلَتِهِ قَبْلَ أَيِّ وَجْهَةٍ وَيُؤْتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَصَلِّيُ عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ اپنی سواری پر نفل نماز ادا فرماتے جدھر بھی سواری کا رخ ہوتا۔ وتر بھی سواری پر ادا فرماتے لیکن فرض نماز ادا نہیں فرماتے تھے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۳۶۷ :- و ترووں کی تعداد ایک، تین، اور پانچ ہے جو جتنے چاہے پڑھے۔

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْوُتْرُ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُؤْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُؤْتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُؤْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

حضرت ابوالایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وتر پڑھنا ہر مسلمان کے ذمہ ہے۔ البتہ جو پسند کرے وہ پانچ پڑھے، جو پسند کرے وہ تین پڑھے اور جو پسند کرے وہ ایک پڑھے۔ اسے ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۳۶۸ :- تین وتر ادا کرنے کے لئے دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرنا اور پھر ایک دن پڑھنے کا طریقہ افضل ہے البتہ ایک تشہد کے ساتھ اکٹھے تین وتر پڑھنا بھی جائز ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصَلِّيُ فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ

إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُؤْتِرُ بِوَاحِدَةٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۝
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نماز عشا کے بعد فجر سے قبل گیارہ رکعت ادا فرمایا کرتے
ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور آخر میں ایک رکعت ادا کر کے وتر پڑھتے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يُؤْتِرُ بِثَلَاثٍ لَا يَقْعُدُ إِلَّا فِي آخِرِهَا رَوَاهُ الْحَاكِمُ ۝

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب تین وتر پڑھتے تو صرف آخری رکعت میں
بیٹھتے اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُؤْتِرُ مِنْ ذَلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ إِلَّا فِي آخِرِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۝

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قیام اللیل میں تیرہ رکعت ادا فرماتے جن میں پانچ
وتر ہوتے اور وتر پڑھتے ہوئے حضور اکرم ﷺ صرف آخری رکعت میں ہی تشہد فرماتے۔ اسے بخاری اور مسلم نے
روایت کیا ہے۔

مسلم ۳۶۹: نماز مغرب کی طرح دو تشہد اور ایک سلام سے تین وتر ادا کرنا منع،
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا تُؤْتِرُوا بِثَلَاثٍ أَوْ تِرْوَا بِخَمْسٍ أَوْ
بِسَبْعٍ وَلَا تَسْتَبْهُوا بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ. رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ ۝

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین وتر (نماز مغرب کی طرح) نہ پڑھو،
بلکہ پانچ یا سات پڑھو (نماز مغرب کی طرح دو تشہد اور ایک سلام سے تین وتر پڑھ کر) مغرب کی نماز کے ساتھ
نہ کرو۔ اسے دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۴۰ :- وتروں میں دعائے قنوت رکوع سے قبل اور بعد دونوں طرح جائز ہے۔

سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْقُنُوتِ فَقَالَ: قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ الرُّكُوعِ وَفِي رِوَايَةٍ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَبَعْدَهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٗ ۛ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے تنوت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تنوت رکوع کے بعد پڑھتے تھے ایک دوسری روایت میں ہے کہ رکوع سے قبل اور رکوع کے بعد دونوں طرح پڑھتے تھے اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۴۱ :- حسب ضرورت قنوت تمام نمازوں یا بعض نمازوں کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد مانگی جاسکتی ہے۔

مسئلہ ۳۴۲ :- قنوت پڑھنی واجب نہیں۔

مسئلہ ۳۴۳ :- قنوت کے بعد دوسری دعائیں بھی مانگی جاسکتی ہیں۔

مسئلہ ۳۴۴ :- حسب ضرورت قنوت غیر معینہ مدت تک مانگی جاسکتی ہے۔

مسئلہ ۳۴۵ :- جب اما بلند آواز سے قنوت پڑھے تو مقتدیوں کو بلند آواز سے آمین کہنی چاہیئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَهْرًا مُتَتَابِعًا فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ مِنَ التَّكْبَةِ الْآخِرَةِ يَدْعُو عَلَى أَحِبَّاءٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَلَى رِجْلِ وَدَكْوَانٍ وَعَصِيَّةٍ وَيُؤْمِنُ مَنْ خَلْفَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. ۛ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ ایک مہینہ متواتر ظہر، عصر، مغرب

عشاء، اور فجر کی آخری رکعت میں (حالت قوم میں) سَمِعَ اللَّهُ لَكُمْ حَمْدَهُ کہنے کے بعد بنی سیم کے قبائل، رعل، ذکوان، اور عقیقہ کے لیے بد دعا فرماتے ہیں، اور مقتدی امین کہتے تھے۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَنَتَ شَهْرًا ثُمَّ تَرَكَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک ماہ تک قنوت پڑھی پھر ترک فرمادی اسے ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۳۷۶ دعائے قنوت جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو دتروں میں پڑھنے کے لئے سکھائی

عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي قُنُوتِ الْوُثْرِ اٰلَهِمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَىٰ عَلَيْكَ إِنَّهُ لَا يَدِلُّ مَنْ وَالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدًا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دتروں میں پڑھنے کے لیے یہ دعائے قنوت سکھائی۔ الہی مجھے ہدایت دے اور ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل فرما مجھے عافیت دے اور ان لوگوں میں شامل فرما جنہیں تو نے عافیت عطا فرمائی۔ مجھے اپنا دوست بنا کر ان لوگوں میں شامل فرما جنہیں تو نے دوست بنایا ہے۔ جو لعنتیں تو نے مجھے دی ہیں ان میں برکت عطا فرما۔ اس برائی سے مجھے محفوظ رکھ جس کا تو نے فیصلہ کیا ہے بلاشبہ فیصلہ کرنے والا تو ہی ہے اور تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جاتا، جسے تو دوست رکھے وہ کبھی رسوا نہیں ہوتا اور جس سے تو دشمنی رکھے وہ کبھی عزت حاصل نہیں کر سکتا۔ اے ہمارے پروردگار! تیری ذات بڑی بابرکت اور بلند و بالا ہے اور نبی محمد پر اللہ کی رحمتیں ہوں۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۳۷۷ بتین وتروں کی پہلی رکعت میں سورۃ اعلیٰ دوسری میں سورۃ الکافرون اور تیسری رکعت میں سورۃ اخلاص پڑھنی مسنون ہے۔

عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْوُتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَىٰ وَفِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ يَقُولُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَلَا يَسْلُمُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ۚ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ وتر کی پہلی رکعت میں سورۃ اعلیٰ دوسری میں سورۃ الکافرون اور تیسری میں سورۃ اخلاص تلاوت فرماتے اور سوم آخری رکعت میں یہ پھیلتے اسے سنائی دے روایت کیا ہے۔

مسلم ۳۷۸ ۱۔ وتروں کے بعد تین مرتبہ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ کہنا مسنون ہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ «سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ» ثَلَاثًا وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالثَّالِثَةِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ۚ

حضرت عبدالرحمان بن ابی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتروں سے سلام پھیرنے کے بعد

تین مرتبہ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ کہتے اور تیسری مرتبہ پانی آواز بلند فرماتے۔ اسے سنائی دے روایت کیا ہے۔

مسلم ۳۷۹ :- جو شخص وتر پچھلی رات ادا کرنے کے ارادے سے سو جائے لیکن جاگ نہ سکے تو وہ نماز فجر سے یا سورج طلوع ہونے کے بعد ادا کر سکتا ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ نَامَ عَنْ وَتْرِهِ فَلْيُصَلِّ إِذَا أَصْبَحَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۚ

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو وتر پڑھنے کے لئے جاگ نہ سکے وہ صبح ادا کرے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۳۸۰ :- ۱۔ ایک رات میں دو مرتبہ وتر نہیں پڑھنے چاہئیں۔

لے نا ۵۲۸ ج ۱ وترجم، لے نا ۵۲۹ ج ۱ مترجم ملکہ ۵۳۰ ج ۱ لے نا ۵۳۱ ج ۱ مترجم ملکہ ۵۳۲ ج ۱

مسلم ۳۸۱۔ نماز عشا کے بعد وتر ادا کر لیا ہو تو نماز تہجد ادا کرنے سے پہلے ایک رکعت ادا کر کے وتر کو جفت بنالینا چاہیئے اور تہجد ادا کرنے کے بعد پھر وتر ادا کرتے چاہیئے۔

عَنْ طَلْحِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا وَتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ

حضرت طلح بن علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک رات میں دو مرتبہ وتر نہیں پڑھنے چاہیئے۔ اسے احمد ابو داؤد، نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۳۸۲۔ وتر کے بعد دو رکعت نفل بطیخ کر پڑھنے سنت سے ثابت ہیں حدیث، سنن اور توافل کے باب میں مسلم ۲۹۶ کے نیچے ملاحظہ فرمائیے۔

مسلم ۳۸۳۔ قصر نماز میں وتر پڑھنا ضروری ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُؤْتِرُ عَلَى رَأْسِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ (دوران سفر) سواری پر وتر پڑھا کرتے تھے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔



صَلَاةُ التَّهَجُّدِ

نماز تہجد کے مسائل

مسئلہ ۳۸۴۔ ۱۔ فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز تہجد کی نماز ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْمَفْرُوضَةِ صَلَاةٌ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا فرض نماز کے بعد سب سے افضل نمازرات کے وقت تہجد ادا کرنا ہے۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۸۵۔ ۲۔ نماز تہجد (یا قیام الیل) کی رکعات کم سے کم سات اور زیادہ سے زیادہ تیرہ مسنون ہیں کوئی زائد نوافل پڑھنا چاہے تو جتنے چاہے پڑھ سکتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِكُمْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يُؤَيِّرُ؟ قَالَتْ كَانَ يُؤَيِّرُ بِأَرْبَعٍ وَثَلَاثٍ وَسِتٍّ وَثَلَاثٍ وَثَمَانٍ وَثَلَاثٍ وَعَشْرٍ وَثَلَاثٍ وَلَمْ يَكُنْ يُؤَيِّرُ بِأَنْقَاصٍ مِنْ سَبْعٍ وَلَا بِأَكْثَرٍ مِنْ ثَلَاثٍ عَشْرَةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

حضرت عبداللہ بن ابوقیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ رسول اللہ

ﷺ رات کو کتنی رکعت پڑھتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کبھی چار

نفل اور تین وتر (کل سات رکعات) کبھی چھ نفل اور تین وتر (کل نو رکعات) کبھی آٹھ نفل اور تین وتر (کل گیارہ رکعات)

کبھی دس نفل اور تین وتر (کل تیرہ رکعات) ادا فرماتے۔ آپ ﷺ کی رات کی نماز سات سے کم اور تیرہ سے زیادہ نہیں ہوتی تھی۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۸۶۔ ۱۔ نماز تہجد میں رسول اللہ ﷺ کا اغلب معمول آٹھ رکعت نفل اور تین

وتر (کل گیارہ رکعات) پڑھنے کا تھا۔

مسلمہ ۳۸۷۔ نماز تہجد دو دو یا چار چار رکعات دونوں طرح پڑھنا مسنون ہے۔ مگر دو دو رکعت کر کے پڑھنا افضل ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي مَا بَيْنَ أَنْ يَقْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ أَحَدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نماز عشا اور نماز فجر کے درمیان گیارہ رکعتیں نماز ادا فرماتے۔ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور پھر ساری نماز کو ایک رکعت سے وتر بناتے اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى أَحَدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسَيْنٍ وَطُوهَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسَيْنٍ وَطُوهَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا رسول اللہ ﷺ کی رمضان میں رات کی نماز کیسی ہوتی تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ کی رمضان یا غیر رمضان میں رات کی نماز گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھتے تھے۔ چار رکعتیں پڑھتے اور ان کے طول و حسن کا کیا کہنا پھر چار رکعتیں پڑھتے جن کے طول و حسن کا کیا کہنا۔ پھر تین رکعت وتر ادا فرماتے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسلمہ ۳۸۸۔ ایک ہی آیت کو بار بار نفل نماز میں پڑھنا جائز ہے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَصْبَحَ بِأَيَّةِ وَالْآيَةِ
إِنْ تَعَذَّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ. رَوَاهُ
النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک رات رسول اللہ ﷺ نے قیام فرمایا اور جس تک ایک ہی آیت تلاوت
فرماتے رہے۔ اللہ اگر تو انہیں عذاب کرے تو وہ تیرے غلام ہیں (تو کر سکتا ہے) اگر بخش دے تو تو غائب ہے۔
حکمت والا بھی ہے (مجھے کوئی پوچھنے والا نہیں) اسے نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۳۸۹ ۱۔ نماز تہجد میں رسول اللہ ﷺ مندرجہ ذیل دعائے استفتاح
پڑھا کرتے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ
صَلَاتَهُ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فَيَمَّا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ
أَهْدِيْنِي لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِأَنْتَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ جب نماز تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو شریف میں یہ
دعا پڑھتے۔ یا اللہ تعالیٰ! جبرائیل، میکائیل، اسرافیل کے رب زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے، حاضر اور
غائب کے جاننے والے، لوگ جن (دینی) معاملات میں اختلاف کر رہے ہیں (قیامت کے روز) تو ہی ان کا فیصلہ کرے گا
یا اللہ تعالیٰ جن امور میں اختلاف کیا گیا ہے ان میں میری رہنمائی فرما۔ یقیناً مجھے تو چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت
دیتا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔



صَلَاةُ الْإِسْتِسْقَاءِ

نماز استسقاء کے مسائل

مسئلہ ۳۹۰۔ نماز استسقاء (بارش طلب کرنے) کے لیے نہایت عاجزی اور مسکینی کی حالت میں نکلنا چاہیے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْنِي فِي الْإِسْتِسْقَاءِ مُبْذِلًا مُتَوَاضِعًا مُتَحَنِّنًا مُتَضَرِّعًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ ۞

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نماز استسقاء کے لیے

مسکینی عاجزی انکاری اور زاری کی حالت میں تشریف لائے۔ اسے ترمذی ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے طاعت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۹۱۔ نماز استسقاء ہستی سے باہر کھلے میدان میں باجماعت ادا کرنی چاہیے۔

مسئلہ ۳۹۲۔ نماز استسقاء کے لیے نہ اذان ہے نہ اقامت

مسئلہ ۳۹۳۔ نماز استسقاء کی دو رکعتیں ہیں۔

مسئلہ ۳۹۴۔ نماز کے بعد خطبہ دینا مسنون ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : خَرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا يَسْتَسْقِي فَصَلَّى بِنَا رَكَعَتَيْنِ بِلَا أَذَانٍ وَإِقَامَةٍ ثُمَّ خَطَبَنَا وَدَعَا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَحَوْلَ وَجْهَهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ ثُمَّ قَلْبَ رِذَاءَةٍ فَجَعَلَ الْيَمْنَ عَلَى الْأَيْسَرِ وَالْأَيْسَرَ عَلَى الْيَمَنِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبْنُ مَاجَةَ ۞

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک روز نبی اکرم ﷺ بارش طلب کرنے کے لئے کھلے میدان میں تشریف لائے آپ ﷺ نے اذان اور اقامت کے بغیر دو رکعت نماز پڑھائی۔ پھر حضور ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور اللہ عزوجل سے دعا مانگی۔ دعا کرتے کرتے اپنا چہرہ مبارک قبضہ کی طرف پھینکا۔ پھر اپنی چادر اس طرح اٹھی کہ وہاں صدمہ بائیں طرف اور بائیں صدمہ دائیں طرف کر لیا۔ اسے احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۳۹۵ :- نماز استسقاء میں قرأت بلند آواز سے کرتی چاہیئے۔

مسلم ۳۹۶ :- دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا مسنون ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالنَّاسِ إِلَى الْمَصَلَّى يَسْتَسْقِي فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ جَهْرًا فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُوا وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَحَوَّلَ رِجْلَهُ حِينَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۝

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بارش طلب کرنے لوگوں کے ساتھ عید گاہ میں تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے انہیں دو رکعت نماز پڑھائی جس میں قرأت بلند آواز سے کی پھر قبلہ رو ہو کر دعا فرمائی۔ جس میں اپنے ہاتھ بلند فرمائے۔ قبلہ رو ہوتے ہوئے اپنی چادر اٹھی۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۳۹۷ :- نماز استسقاء کے بعد دعا کرتے وقت ہاتھ اٹھاتے منہ کرنے چاہئیں کہ ہاتھوں کی پشت آسمانوں کی طرف ہو جائے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَسْقَى فَأَشَارَ بِظَهْرِ كَفِّهِ إِلَى السَّمَاءِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۝

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز استسقاء میں ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف کر کے دعا فرمائی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۳۹۸ :- بارش طلب کرنے کی مسنون دعایہ ہے۔

صَلَاةُ التَّطَوُّعِ

نفل نمازوں کے مسائل

مسلمہ ۴۰۱ :- نماز چاشت یا نماز اشراق یا نماز اواجین کی فضیلت

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضِيحُ عَلَى كُلِّ سَلَامِي مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ نَسِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُجْزِي مِنْ ذَلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الصُّحَى . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ لَهُ

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : صبح سوئے ہی تم میں سے ہر شخص کے جوڑ پر صدقہ واجب ہو جاتا ہے (یا در کھو) ہر کلمہ تسبیح (سبحان اللہ) صدقہ ہے ہر کلمہ حمد (الحمد للہ) صدقہ ہے۔ ہر کلمہ تہلیل (لا الہ الا اللہ) صدقہ ہے۔ ہر کلمہ تکبیر (اللہ اکبر) صدقہ ہے۔ یہی کاحکم کرنا بھی صدقہ ہے اور بالی سے روئے بھی صدقہ ہے اور اگر ان سب کی بجائے چاشت کی دو رکعتیں پڑھ لی جائیں تو وہ کافی ہیں۔ اسے احمد، مسلم، ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت (۱) احادیث میں نماز چاشت کی رکعت کم سے کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ تک کی

ہیں۔ چار رکعت پڑھنا افضل ہے۔

(۲) اگر سوچ طلوع ہونے کے پندرہ بیس منٹ بعد یا نوافل ادا کئے جائیں تو مفید

اشراق کہلاتے ہیں۔ اگر طلوع آفتاب کے دو اڑھائی گھنٹے بعد ادا کئے جائیں تو نماز چاشت

کہلاتے ہیں۔ پس یہ تینوں نام درحقیقت ایک ہی نماز کے ہیں جسے جب وقت میسر آئے

پڑھ لے۔

مسلمہ ۴۰۲ :- لیلة القدر (شب قدر) میں نوافل پڑھنے کا اہتمام کرنا مسنون ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ
إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ خَرِيٍّ وَالْمُسْلِمُ وَأَبُو
دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے شبِ قدر میں ایمان کے ساتھ اور
اور ثواب کی نیت کے ساتھ تیا م کیا۔ اس کے تمام گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اسے احمد بخاری، مسلم ابو داؤد
اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

صَلَاةُ التَّرَاوِيحِ

نماز تراویح کے مسائل

مسئلہ ۴۰۳ ۱۔ رمضان میں نماز تراویح یا قیام رمضان باقی مہینوں میں تہجد یا قیام الیل ہی کا دوسرا نام ہے۔

مسئلہ ۴۰۴ ۲۔ نماز تراویح سنت ہے اور نماز تہجد نفل ہے۔

مسئلہ ۴۰۵ ۳۔ نماز تراویح کی مسنون رکعتیں آٹھ ہیں لیکن غیر مسنون رکعتوں کی کوئی حد نہیں جو جتنی چاہے پڑھے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ صِيَامَ رَمَضَانَ وَسَنَنْتُ قِيَامَهُ فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّيْمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ. ۱

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کیے ہیں اور قیام کا طریقہ میں نے تمہارے لیے مقرر کیا ہے جس نے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اور راتوں کو قیام کیا وہ گنہگاروں سے اس طرح پاک ہوگا جیسے آج ہی پیدا ہوا ہے۔ اسے احمد نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةِ رَكْعَةٍ. يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسَيْنٍ وَطُوهَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسَيْنٍ وَطُوهَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. ۲

حضرت: بوسلم بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا رسول اللہ ﷺ

کی رمضان میں رات کی نماز کیسی ہوتی تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان یا غیر رمضان میں رات کی نماز گیرہ گفتوں سے زیادہ پڑھتے تھے۔ چار رکعتیں پڑھتے اور ان کے طول و حسن کا کیا کہنا پھر چار رکعتیں پڑھتے جن کے طول و حسن کا کیا کہنا۔ پھر تین رکعت و تراویح پڑھتے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۰۶ :- نماز تراویح کا وقت نماز عشاء کے بعد سے لیکر طلوع فجر تک ہے

مسئلہ ۴۰۷ :- نماز تراویح دو دو رکعت پڑھنا افضل ہے۔

مسئلہ ۴۰۸ :- وتر کی ایک رکعت الگ پڑھنا منون ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيُ فِيهَا بَيْنَ أَنْ يَقْرَعَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نماز عشاء اور نماز فجر کے درمیان گیرہ رکعتیں نماز ادا فرماتے، ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور پھر ساری نماز کو ایک رکعت سے وتر بناتے اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۰۹ :- رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو صرف تین دن نماز تراویح باجماعت پڑھائی۔ جن میں آٹھ رکعتوں کے علاوہ تین وتر بھی شامل ہیں۔

مسئلہ ۴۱۰ :- ان تین دنوں میں حضور اکرم ﷺ نے علیحدہ نہ تہجد پڑھی نہ وتر پڑھی یہی نماز باجماعت آپ کی تہجد یا قیام رمضان یا تراویح تھی۔

مسئلہ ۴۱۱ :- خواتین نماز تراویح کے لیے مسجد جاسکتی ہیں۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتَّى

بَقِيَ سَبْعٌ مِّنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا فِي السَّادِسَةِ
وَقَامَ بِنَا فِي الْخَامِسَةِ حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ نَقَلْنَا بَقِيَّةَ
لَيْلَتِنَا هَذِهِ؟ فَقَالَ إِنَّهُ مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ ثُمَّ لَمْ
يَقُمْ بِنَا حَتَّى بَقِيَ ثَلَاثٌ مِّنَ الشَّهْرِ فَصَلَّى بِنَا فِي الثَّلَاثَةِ وَدَعَا أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ فَقَامَ بِنَا
حَتَّى نَحْوَفْنَا الْفَلَاحَ قُلْتُ لَهُ وَمَا الْفَلَاحُ؟ قَالَ السَّحُورُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهٌ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ ۝

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رخصے رکھے۔ بنی اکرم

نے ہمیں تزارویع کی نماز پڑھائی یہاں تک کہ رمضان کے سات دن باقی رہ گئے (یعنی تیسویں رات) تہائی رات گزر جانے

پر بنی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز تزارویع پڑھائی۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے چوبیسویں شب کو نماز تزارویع نہیں پڑھائی

چوبیسویں شب آدھی گزرجانے پر نماز تزارویع پڑھائی۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا اچھا ہو اگر آپ ﷺ

ہمیں اس رات کا باقی حصہ بھی نفل نماز پڑھائیں، بنی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے امام کے (سجد) پڑھنے تک امام کے ساتھ قیام

کر لیا (باجماعت نماز پڑھی) اس کے لیے ساری رات کے قیام کا ثواب لکھا جائے گا۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے ہمیں نماز تزارویع

نہیں پڑھائی۔ حتیٰ کہ تین روزے باقی رہ گئے اور بنی اکرم ﷺ نے ہمیں ستائیسویں شب نماز پڑھائی۔ جس میں اپنے اہل و

عیال کو بھی شامل کیا۔ یہاں تک کہ ہمیں فلاح ختم ہونے کا ڈر ہوا۔ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا فلاح کیا ہے۔ حضرت

ابوذر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا "سحری"، اسے مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابوداؤد، ابوجامہ نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے

اسے صحیح کہا ہے۔

مسلم ۴۱۲ ۱۔ فرضوں کے علاوہ باقی نمازوں میں قرآن کریم سے دیکھ کر تلاوت کرنا

جائز ہے۔

كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَوْمَهَا عَبْدًا ذَكْوَانٌ مِنَ الْمُصْحَفِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ مُتَّفَقًا ۝

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا غلام ذکوان قرآن کریم سے دیکھ کر نماز پڑھاتا تھا۔ اسے بیماری نے روا کیا ہے۔

مسئلہ ۴۱۳ تین دن سے کم وقت میں قرآن کریم ختم کرنا ناپسندیدہ عمل ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَمْ يَفْقَهُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلِّ مِنْ ثَلَاثِ لَيَالٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے تین رات سے کم وقت میں قرآن ختم کیا وہ قرآن کو نہیں سمجھا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۱۴ ایک رات میں قرآن کریم ختم کرنا (تسبیہ) خلاف سنت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَا أَعْلَمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا قَامَ لَيْلَةً حَتَّى أَصْبَحَ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نہیں جانتی کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی پورا قرآن ایک رات میں ختم کیا ہو۔ نہ ہی بنی اکرم ﷺ نے پوری رات قیام میں گزاری نہ ہی رمضان کے علاوہ کسی مہینے کے پورے روزے رکھے۔ اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۱۵ ہر دو یا چار تراویح کے بعد تسبیحات پڑھنے کے لئے وقفے کا اہتمام کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۴۱۶ نماز تراویح کے بعد بلند آواز سے درود شریف پڑھنا سنت سے ثابت نہیں



صَلَاةُ الْعِيدَيْنِ

نماز عیدین کے مسائل

مسئلہ ۴۱۷ :- عید الفطر کے لئے کچھ کھا کر جانا مسنون ہے جب کہ نماز عید الاضحیٰ میں واپس آکر اپنے جانور کی قربانی کا گوشت کھانا مسنون ہے۔

عَنْ بَرِيدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ «كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَغْدُو يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ وَلَا يَأْكُلُ يَوْمَ الْأَضْحَى حَتَّى يَرْجِعَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَزَادَ فَيَأْكُلُ مَنْ أَضْحَيْتَهُ»

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ عید الفطر پر کچھ کھا کر نماز کے لئے نکلتے۔ اور عید الاضحیٰ کے موقع پر نماز سے واپس آکر ہی کھاتے۔ اسے ابن ماجہ، ترمذی، اور احمد نے روایت کیا ہے۔ مسند احمد میں اتنے الفاظ زیادہ ہیں کہ حضور اکرم ﷺ اپنے جانور کی قربانی کا گوشت کھاتے تھے۔

مسئلہ ۴۱۸ :- عید گاہ آنے اور جانے کا راستہ بدلنا سنت ہے۔

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ عید کے روز عید گاہ میں آنے جانے کا راستہ تبدیل فرمایا کرتے تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۱۹ :- عید کے روز چھپے یا نئے کپڑے پہننا سنت ہے۔

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَلْبَسُ بُرْدَ جَبْرَةَ فِي كُلِّ عِيدٍ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ.

حضرت جعفر اپنے باپ محمد سے اور محمد اپنے دادا (حسین بن علی رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے

ہیں کہ نبی اکرم ﷺ بر عید کے موقع پر مینے چادر اوڑھا کرتے تھے۔ اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۲۰ ۱۔ نماز عید بتی سے باہر کھلے میدان میں پڑھنا سنت ہے۔

مسئلہ ۴۲۱ ۱۔ نماز عید کے لئے عواتین کو بھی عید گاہ میں جانا چاہئے۔

وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُخْرِجَ الْحِضْرَ
يَوْمَ الْعِيدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فَيَشْهَدُنْ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَدَعْوَتَهُمْ وَتَعْتَرِلُ
الْحِضْرُ عَنْ مُصَلَّاهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ دونوں عیدوں کے
دن ہم حیض والی اور پردہ نشین (یعنی تمام) عورتوں کو عید گاہ میں لائیں تاکہ وہ مسلمانوں کے ساتھ نماز اور دعا میں
میں شرکت کریں۔ البتہ حیض والی عورتیں نماز نہ پڑھیں۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۲۲ ۱۔ عید الاضحیٰ جلدی اور عید الفطر نسبتاً دیر سے پڑھنا مسنون ہے۔

عَنْ أَبِي الْخَوَرِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى عُمَرُو بْنِ حَزْمٍ
وَهُوَ بَنَجْرَانٌ «عَجِّلِ الْأَضْحَى وَأَخِّرِ الْفِطْرَ وَذَكِّرِ النَّاسَ». رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ لَهُ

حضرت ابو الخواریث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بخران کے گورنر عمرو بن حزم کو تحریر
طور پر یہ ہدایت فرمائی ”عید الاضحیٰ کی نماز جلدی پڑھو اور عید الفطر کی نماز تاخیر سے پڑھو اور لوگوں کو نصیحت کرو۔“ اسے
شافعی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۲۳ ۱۔ عید کی نماز کے لئے نماز اذان ہے نہ اقامت۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
الْعِيدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بَغَيْرِ آذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ

وَالْتَرْمِذِيُّ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک دو مرتبہ نہیں کئی مرتبہ عیدین کی نماز اذان اور اقامت کے بغیر پڑھی۔ اسے مسلم ابوداؤد، اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسلمہ ۴۲۴ عیدین کی نماز میں بارہ تکبیریں ہیں۔ پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات، دوسری میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہنی مسنون ہیں۔

عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَبَّرَ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْأَوَّلَى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْآخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ۞

حضرت کثیر بن عبد اللہ اپنے باپ سے وہ کثیر کے دادا (عروبن عوف مزی رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نماز عیدین کی پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہا کرتے تھے۔ اسے ترمذی ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسلمہ ۴۲۵ عیدین کی نماز میں پہلے نماز اور پھر خطبہ دینا مسنون ہے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى إِلَى الْمِصَلِّ فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَدَّأُرُهُ الصَّلَاةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُومُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلَى صُفُوفِهِمْ فَيُعْظُهُمْ وَيُوصِيهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۞

حضور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ کی طرف نکلتے تو سب پہلے نماز ادا فرماتے نماز کے بعد نبی اکرم ﷺ لوگوں کے سامنے کھڑے ہو جاتے اور لوگ اپنی صفوں میں بیٹھ رہتے نبی اکرم ﷺ انہیں وعظ فرماتے وصیت کرتے اور ضروری احکام صادر فرماتے

اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۲۶ - نماز عید سے قبل یا بعد میں کوئی نماز نہیں۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ عِيدٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ^{لہ}

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ عید کے دن نماز کے لیے تشریف لے گئے۔ دو رکعتیں نماز پڑھائی اس سے پہلے کوئی نماز پڑھی اس کے بعد۔ اسے احمد بخاری مسلم ابو داؤد، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۲۷ - اگر جمعہ کے روز عید آجائے تو دونوں پڑھنے بہتر ہیں لیکن عید پڑھنے کے بعد اگر جمعہ کی بجائے صرف نماز ظہر ادا کی جائے تو بھی درست ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: قَدْ اجْتَمَعَ فِي يَوْمِكُمْ هَذَا عِيدَانِ فَمَنْ شَاءَ أَجْزَأَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ وَإِنَّا مُجْتَمِعُونَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ^{لہ}

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ تمہارے آج کے دن میں دو عیدیں (ایک عید روزِ جمعہ) اکٹھی ہو گئی ہیں۔ جو چاہے اس کے لیے جمعہ کے بدلے عید ہی کافی ہے۔ لیکن ہم دونوں (یعنی عید اور جمعہ) پڑھیں گے۔ اسے ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۲۸ - اگر کسی وجہ سے شوال کا چاند نظر نہ آئے اور روزہ رکھ لینے کے بعد معلوم ہو جائے کہ چاند نظر آچکا ہے تو روزہ کھول دینا چاہیئے۔

مسئلہ ۴۲۹ - اگر چاند کی اطلاع زوال سے قبل ملے تو نماز عید اسی روز ادا کر لینی

چاہیے اور اگر زوال کے بعد اطلاع ملے تو نماز عید دو سکر روز ادا کی جائے گی۔

عَنْ أَبِي عَمِيرٍ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَمْرٍوَةَ لَهٗ مِنَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالُوا:
عُمْ عَلَيْنَا هَلَالٌ شَوَّالٍ فَأَصْبَحْنَا صِيَامًا فَجَاءَ رَكْبٌ مِنَ آخِرِ النَّهَارِ فَشَهِدُوا عِنْدَ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُمْ رَأَوْا الْهَلَالَ بِالْأَمْسِ فَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يُفْطَرُوا مِنْ يَوْمِهِمْ
وَأَنْ يَخْرُجُوا لِعِيدِهِمْ مِنَ الْغَدِ. رَوَاهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ لَهُ

حضرت ابو عمیر بن انس رضی اللہ عنہما نے اپنے انصاری چچاؤں سے روایت کی ہے انہوں نے کہا ہمیں ابر
کی وجہ سے شوال کا چاند دکھائی نہیں دیا اور ہم نے روزہ رکھ لیا پھر دن کے آخر میں ایک قافلہ آگیا طے والوں نے رسول اللہ ﷺ کے
پاس گواہی دی کہ انہوں نے رات چاند دیکھا تھا بنی اکرم ﷺ نے لوگوں کو اس دن کا روزہ افطار کرنے کا حکم دیا
اور یہ بھی فرمایا کہ لوگ کل صبح نماز عید کے لئے گھروں سے نکلیں۔ اسے مسلم احمد ابو داؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

آثار :-

مسئلہ ۳۳۰ :- عیدین کی نماز تاخیر سے پڑھنا ناپسندیدہ ہے
مسئلہ ۳۳۱ :- عید الفطر کی نماز کا وقت اشراق کی نماز کا وقت ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّاسِ يَوْمَ عِيدِ
فِطْرٍ أَوْ أَضْحَى فَأَنْكَرَ إِبْطَاءَ الْإِمَامِ وَقَالَ إِنَّا كُنَّا قَدْ فَرَعْنَا سَاعَتَنَا هَذِهِ وَذَلِكَ
حِينَ التَّسْبِيحِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ لَهُ

رسول اللہ ﷺ کے صحابی عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی
نماز کے لئے لوگوں کے ساتھ عید گاہ روانہ ہوئے تو آپ (عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ) نے امام کے (نماز میں) دیر کرنے
پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا، اور فرمایا ہم تو اس وقت نماز پڑھ کر فاسخ ہو جائے۔ وہ اشراق کا وقت تھا۔ اسے ابو داؤد
اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۳۲ :- عید گاہ آتے جاتے تکبیریں پڑھنا سنت ہے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَغْدُو إِلَى الْمُصَلَّى يَوْمَ الْفِطْرِ إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَيُكَبِّرُ حَتَّى يَأْتِيَ الْمُصَلَّى ثُمَّ يُكَبِّرُ بِالْمُصَلَّى حَتَّى إِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ تَرَكَ التَّكْبِيرَ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ ۝

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما عید کے دن صبح سویرے نکلتے ہی عید گاہ تشریف لے جاتے اور عید گاہ تک تکبیریں کہتے جاتے پھر عید گاہ میں بھی تکبیریں کہتے رہتے یہاں تک کہ جب امام ایٹھ جاتا تو تکبیریں کہتی چھوڑ دیتے۔ اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

(مسنون تکبیریں) - ۱۔ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَبِ اللَّهِ الْحَمْدُ -

۲۔ اللَّهُ أَكْبَرُ كَثِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا

مسئلہ ۴۳۳ :- اگر کسی کو عید کی نماز نہ مل سکے یا بیماری کی وجہ سے عید گاہ نہ جاسکے تو دو رکعت تنہا ادا کر لینی چاہئیں۔

أَمْرَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَوْلَاهُ ابْنُ أَبِي عُثَيْبَةَ بِالتَّزَاوِيَةِ فَجَمَعَ أَهْلَهُ وَبَيْنَهُ وَصَلَّى كَصَلَاةِ أَهْلِ الْمِصْرِ وَتَكْبِيرِهِمْ، وَقَالَ عِزْمَةُ أَهْلُ السَّوَادِ يَجْتَمِعُونَ فِي الْعِيدِ يَصَلُّونَ رَكْعَتَيْنِ كَمَا يَصْنَعُ الْإِمَامُ وَقَالَ عَطَاءٌ إِذَا قَاتَهُ الْعِيدُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا ۝

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے غلام ابن ابی عتبہ کو زادیہ گاؤں میں نماز پڑھانے کا حکم دیا تو ابن ابی عتبہ نے ان کے گھروالوں اور بیٹوں کو جمع کیا اور سب شہر والوں کی تکبیر کی طرح تکبیر اور نماز کی طرح نماز پڑھی مگر نہ بگاڑوں کے لوگ عید کے روز جمع ہوں اور دو رکعت نماز پڑھیں جسطرح امام پڑھتا ہے اور عطاء نے کہا جب کسی کی نماز عید نہ ملے تو وہ دو رکعت نماز ادا کر لے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

صَلَاةُ الْجَنَازَةِ

نماز جنازہ کے مسائل

مسئلہ ۴۳۴ :- نماز جنازہ میں صرف قیام ہے جس میں چار تکبیریں ہیں نہ رکوع ہے نہ سجدہ۔

مسئلہ ۴۳۵ :- غائبانہ نماز جنازہ پڑھنی جائز ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمَصَلَّى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نجاشی کی موت کی خبر اسی روز پہنچادی جس روز وہ فوت ہوا۔ آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ جنازہ گاہ تشریف لے گئے۔ ان کی صف بنالی، اور چار تکبیریں کہہ کر نماز جنازہ پڑھائی۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۳۶ :- پہلی تکبیر کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھنی سنون ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهٗ .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھی اسے ترمذی، ابوداؤد، اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فَقَالَ لَتَعْلَمُوا أَنَهَا سُنَّةٌ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

سہ جنازہ کے مکمل مسائل ”کتاب الجنائز“ میں ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت طلحہ بن عبد اللہ بن عوف رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی تو انہوں نے اس میں سورہ فاتحہ پڑھی اور فرمایا جان رکھو یہ سنت ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۳۷: پہلی تکبیر کے بعد سورۃ فاتحہ دوسری تکبیر کے بعد درود شریف تیسری تکبیر کے بعد دعا اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۲۳۸: ۱۔ نماز جنازہ میں سری یا جہری قرات کرنا دونوں طرح درست ہے۔

مسئلہ ۲۳۹: ۱۔ سورۃ فاتحہ کے بعد قرآن مجید کی کوئی دوسری سورۃ ساتھ ملاتا بھی جائز ہے۔

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةَ وَجَهَرَ حَتَّى أَسْمَعَنَّا فَلَمَّا قَرَعَ أَخَذْتُ بِيَدِهِ فَسَأَلْتُهُ قَالَ إِنَّمَا جَهَرْتُ لِتَعْلَمُوا أَنَهَا سُنَّةٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

حضرت طلحہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی۔ انہوں نے سورہ فاتحہ کے بعد ایک دوسری سورت اپنی آواز میں پڑھی جو ہم نے سنی جب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فارغ ہوئے تو میں نے انہیں مانگے پکڑا اور (قرأت کے بارے) میں ان سے پوچھا۔ انہوں نے جواب دیا میں نے جہری قرات اس لیے کی ہے تاکہ تمہیں علوم ہو جائے کہ یہ سنت ہے۔ اسے بخاری، ابوداؤد، نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ السُّنَّةَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ أَنْ يُكَبِّرَ الْإِمَامُ ثُمَّ يَقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ بَعْدَ التَّكْبِيرِ الْأَوَّلِيِّ سِرًّا فِي نَفْسِهِ ثُمَّ يَصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَيُخْلِصُ الدُّعَاءَ لِلْجَنَازَةِ

فِي التَّكْبِيرَاتِ وَلَا يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ يَسْلِمُ سِرًّا فِي نَفْسِهِ . رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ .

حضرت ابوامر بن سہل رضی اللہ عنہ بنی اکرم ﷺ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نماز جنازہ میں امام کا پہلی تکبیر کے بعد خاموشی سے سوزہ فاتحہ پڑھنا پھر (دوسری تکبیر کے بعد) بنی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا پھر (تیسری تکبیر کے بعد) خلوص دل سے نیت کے لئے دعا کرنا اور اونچی آواز سے قرأت نہ کرے (چوتھی تکبیر کے بعد) آمین سلام پھر ناسنت ہے۔ اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۴۰ :- درود شریف کے بعد تیسری تکبیر میں مندرجہ ذیل دعاؤں میں سے کوئی ایک یا دونوں دعائیں مانگنی چاہئیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيَّتِنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَعَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكْرِنَا وَأُنْثَانَا اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْبِبْهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَقَّهِ عَلَى الْإِيمَانِ اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ.» رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ یا اللہ ! ہمارے زندوں اور مردوں کو، حاضر اور غائب کو، چھوٹوں اور بڑوں کو مردوں اور عورتوں کو بخش دے۔ یا اللہ ! ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھنا چاہے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے مارنا چاہے اسے ایمان پر موت دے۔ یا اللہ ! ہمیں مرنے والے (پر صبر کرنے) کے ثواب سے محروم نہ کر۔ اور اس کے بعد ہمیں کسی آزمائش میں مبتلا نہ کر۔ اسے احمد ابو داؤد ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَاکْرِمْ

نَزَلَهُ وَوَسِعَ مَدْخَلَهُ وَاغْسِلَهُ بِالْمَاءِ وَالتَّلِيجِ وَالْهَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ
الشُّوبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدَلَهُ دَاراً خَيْراً مِنْ دَارِهِ وَأَهْلاً خَيْراً مِنْ أَهْلِهِ
وَزَوْجاً خَيْراً مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ
النَّارِ. قَالَ حَتَّى تَمُوتَ أَنْ أَكُونَ أَنَا ذَلِكَ الْمَيِّتَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۞

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک جنازے پر نماز پڑھی اور میں نے وہ
دعا یاد کر لی۔ آپ ﷺ نے یہ دعا پڑھی۔ ”یا اللہ تعالیٰ۔ اسے بخش دے۔ اس پر رحم فرما۔ اسے
آرام دے اور معاف فرما۔ اس کی باعزت مہمانی کر۔ اس کی قبر کشادہ فرما۔ اسے پانی، برف اور اولوں سے دھو کر
اس طرح گناہوں سے پاک اور صاف فسرما جس طرح سفید کپڑا میل کیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اسے اس کے گھر سے
بہتر گھر۔ اس کے اہل و عیال سے بہتر اہل و عیال، اس کے ساتھی سے بہتر ساتھی عطا فرما اسے جنت میں داخل فرما اور
غائب قراوساگ کے غائب سے محفوظ رکھ۔ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ دعا سن کر میں نے یہ خواہش کی کہ
لاش یہ میری میت ہوئی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۴۴۱ ۱۔ پچھلے کے جنازہ میں مندرجہ ذیل دعا پڑھنی مسنون ہے۔

قَالَ الْحَسَنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يقرأُ عَلَى الْيُفْلُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ
اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا وَذُخْرًا وَأَجْرًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ لَقِيلِقَابًا ۞

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ایک بچے پر نماز جنازہ پڑھی۔ جس میں سورہ فاتحہ کے بعد دعا مانگی۔ یا اللہ! اس
بچے کو ہمارے لئے پیشوا، پیش رو، ذخیرہ اور باعث اجر بنا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۴۴۲ ۱۔ نماز جنازہ پڑھانے کے لئے اماں کو مرد کے سر اور عورت کے
وسط میں کھڑا ہونا چاہیئے۔

عَنْ غَالِبِ الْحَنَاطِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

صَلَّى عَلَى جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَلَمَّا رُفِعَتْ اِثْبَاجُهَا اِمْرَاَةٌ فَصَلَّى عَلَيْهَا
فَقَامَ وَسَطُهَا وَفِينَا الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ الْعَلَوِيُّ فَلَمَّا رَأَى اِخْتِلَافَ قِيَامِهِ عَلَى الرَّجُلِ
وَالْمَرْأَةِ قَالَ يَا اَبَا حَمْزَةَ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُومُ مِنَ الرَّجُلِ حَيْثُ قُمْتَ
وَمِنَ الْمَرْأَةِ حَيْثُ قُمْتَ؟ قَالَ نَعَمْ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَهَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ.

حضرت غالب غناط رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میری موجودگی میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ایک مرد
کے جنازے پر نماز پڑھائی اور میت کے سر کے پاس کھڑے ہوئے اس کے بعد ایک عورت کا جنازہ لایا گیا اور اس کی میت کے
وسط میں کھڑے ہو کر نماز پڑھائی۔ حضرت ملائین زیاد بھی وہاں موجود تھے انہوں نے مرد اور عورت کی میت پر امام کا مختلف
جگہ کھڑا ہونا دیکھا تو پوچھا کہ اے ابو حمزہ رضی اللہ عنہ! کیا رسول اللہ ﷺ بھی مرد اور عورت کے جنازے پر
اسی طرح کھڑے ہوتے تھے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا "ہاں ایسے ہی کھڑے ہوتے تھے۔"
اسے احمد ابن ماجہ، ترمذی، ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۴۳ :- نماز جنازہ کی تمام تکبیروں میں ہاتھ اٹھانا چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي جَمِيعِ تَكْبِيرَاتِ
الْجَنَازَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نماز جنازہ کی تمام تکبیروں میں ہاتھ اٹھایا کرتے تھے۔ اسے بخاری
نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۴۴ ۱۔ نماز جنازہ میں دونوں ہاتھ سینے پر باندھنے منون ہیں۔

عَنْ وَاثِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَوَضَعَ يَدَهُ
الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى صَدْرِهِ. رَوَاهُ ابْنُ خُرَيْمَةَ.

حضرت واثل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ ان حضور ﷺ

نے سینے پر دیاں ہاتھ بایں کھا دپر رکھا۔ اے ابن فزیر نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۴۴۵ ۱۔ نماز جنازہ میں صرف ایک سلام کہہ کر نماز ختم کرنا بھی جائز ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا وَسَلَّمْ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً. رَوَاهُ الدَّارِقُطِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ ۞

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی اس میں چار کبیریں کہیں اور (قبلہ بخیتے ہوئے) ایک سلام کہا۔ اسے دارقطنی، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۴۴۶ ۱۔ مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: وَاللَّهِ لَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى ابْنِي بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَأَخِيهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۞

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیضاء کے دونوں بیٹوں یعنی سہیل اور اس کے بھائی کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۴۴۷ ۱۔ قبرستان میں نماز جنازہ پڑھنا منع ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُصَلَّى عَلَى الْجَنَازِ فِي بَيْنِ الْقُبُورِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ۞

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں قبرستان میں نماز جنازہ پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۴۴۸ ۱۔ میت قبر میں دفنانے کے بعد اس پر نماز جنازہ پڑھنی جائز ہے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنْتَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى قَبْرِ رُطْبٍ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَصَفَّوْا خَلْفَهُ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا. مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۞

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک تازہ قبر پر گزرا تو آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی آپ ﷺ کے پیچھے صفیں باندھ کر نماز پڑھی۔ رسول اللہ ﷺ نے نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۴۴۹ ۱۔ ایک سے زائد میتوں پر ایک ہی نماز جنازہ پڑھنی جائز ہے۔
مسلم ۴۵۰ ۱۔ میت میں مرد اور عورتیں ہوں تو مرد کی میت امام کے قریب اور عورت کی میت قبلہ کی طرف ہونی چاہیئے۔

عَنْ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَانَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَأَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ عَلَى الْجَنَائِزِ بِالْمَدِينَةِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَيَجْعَلُونَ الرِّجَالَ عَمَّا يَلِي الْإِمَامَ وَالنِّسَاءَ مِمَّا يَلِي الْقَبْلَةَ. رَوَاهُ مَالِكٌ. ۱۰

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان، عبداللہ بن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم مردوں اور عورتوں پر اکٹھی نماز جنازہ پڑھتے تو مردوں کو امام کی طرف اور عورتوں کو قبلہ کی طرف رکھتے۔ اسے مالک نے روایت کیا ہے۔



صَلَاةُ الْكَسُوفِ وَالْخُسُوفِ

نماز کسوف یا خسوف کے مسائل

مسئلہ ۳۵۱ :- نماز کسوف (یا ندگرہن) یا خسوف (سورج گرہن) کے لیے نہ اذان، نہ اقامت۔

مسئلہ ۳۵۲ :- نماز خسوف یا کسوف کے لیے لوگوں کو جمع کرنا مقصود نہ ہو تو "الصلوة جماعة" کہنا چاہیے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنْ الشَّمْسُ خَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبَعَثَ مُنَادِيًا «الصَّلَاةُ جَامِعَةً» فَاجْتَمِعُوا وَتَقَدَّمْ فَكَبَّرَ وَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے مہذبہ مبارک میں سورج کو گرہن لگتا تو آپ ﷺ نے ایک منادی مقرر فرمایا جس نے یوں آواز دی "نماز تیار ہے" چنانچہ لوگ جمع ہو گئے۔ حضور اکرم ﷺ اٹھے پڑھے تکبیر کہی اور دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے کیے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۵۳ جس وقت سورج یا چاند گرہن لگے اسی وقت دو رکعت نماز باجماعت ادا کرنی چاہیے۔

مسئلہ ۳۵۴ سورج یا چاند گرہن کی نماز میں دو رکعتیں ہیں، ہر رکعت میں گرہن کے کم یا زیادہ وقت کے مطابق ایک یا دو یا تین رکوع کیے جاسکتے ہیں۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي يَوْمٍ مَرَّ شَدِيدُ الْحَرِّ فَقَصَلَى بِأَصْحَابِهِ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى جَعَلُوا يَحْزَوْنَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِنْ ذَلِكَ فَكَانَتْ أَرْبَعَ

رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں سخت گرمی کے دن سوت گہن ہوا تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھانی اور اتنا لمبا قیام کیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم گرنے لگے۔ پھر لمبا رکوع کیا۔ پھر سر اٹھا کر لمبا قیام کیا (یہ قیام بھی سورۃ فاتحہ سے شروع ہوگا) پھر لمبا رکوع کیا۔ پھر دو سجدے کیے۔ پھر کھڑے ہو کر دوسری رکعت بھی اسی طرح پڑھی۔ پس دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے ہو گئے۔ اسے احمد مسلم اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسلم ۲۵۵ : نماز کسوف یا خسوف میں قرأت بلند آواز سے کرنی چاہیئے۔

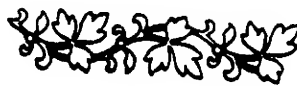
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَهَرَ فِي صَلَاةِ الْخُسُوفِ بِقِرَاءَتِهِ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے گرمی کی نماز پڑھائی اور اس میں بلند آواز سے قرأت کی۔ دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے کیے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے افندہ صحیح کہا ہے۔

مسلم ۲۵۶ : ۱۔ نماز گرمی کے بعد خطبہ دینا مسنون ہے۔

عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللَّهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ : أَمَّا بَعْدُ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نماز گرمی سے فارغ ہوئے تو سویر صاف ہو چکا تھا۔ آپ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی جو اس کے لائق ہے پھر "مَتَابَعْدُ" کے الفاظ ادا فرمائے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔



صَلَاةُ الْإِسْتِخَارَةِ

نماز استخارہ کے مسائل

مسئلہ ۳۵۷ دو یا دو سے زائد مباح کاموں میں سے ایک کا انتخاب کرنا ہو تو دملے استخارہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے بہتر کام کے لیے کیسویٰ حاصل ہونے کی درخواست کرنا مسنون ہے۔

مسئلہ ۳۵۸ دو رکعت نماز پڑھ کر یہ سنون دعا مانگنی چاہیے۔

مسئلہ ۳۵۹ اگر ایک مرتبہ فیصلہ کرنے میں کیسویٰ حاصل نہ ہو تو یہ عمل بار بار دہرا چاہیے حتیٰ کہ کیسویٰ حاصل ہو جائے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ: إِذَا هُمْ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ. اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أُمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَأَقْدِرْهُ لِي وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أُمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِينِي وَبَسِّمْنِي حَاجَتَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ لَهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تمام کاموں کے لیے اسی طرح دملے استخارہ سکھاتے جس طرح قرآن پاک کی کوئی سورۃ سکھاتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے: جب کوئی آدمی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نفل ادا کرے پھر یہ دعا مانگے۔ ”یا اللہ! میں تیرے علم کی بدولت بھلائی چاہتا ہوں۔ تیری

صَلَاةُ الْحَاجَّةِ

نماز حاجت کے مسائل

مسئلہ ۴۶۰ :- کسی خاص حاجت کے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنی ہو تو دو رکعت نماز ادا کر کے حمد و ثنا اور درود کے بعد یہ سنون دعا مانگنی چاہیئے ۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى اللَّهِ أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ فَلْيُحْسِنِ الْوُضُوءَ ثُمَّ لْيُصَلِّ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ لْيُثْنِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ثُمَّ لْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَغَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ نَجَسٍ لَا تَدْعُ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَجْتَهُ وَلَا حَاجَةً مِنِّي لَكَ إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کو اللہ تعالیٰ سے یا کسی آدمی سے کوئی حاجت ہو تو وہ اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز ادا کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرے رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجے اور یہ دعا پڑھے ”اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں وہ جو صے والا ہے، بزرگ ہے۔ عرش عظیم کا مالک اللہ (ہر غلطی سے) پاک ہے۔ حمد اللہ رب العلمین کے لئے ہی سزاوار ہے (یا اللہ!) میں تجھ سے تیری رحمت کے اسباب اور تیری بخشش کے وسائل نیز ہر نیکی سے حصہ پانے اور مرگنہ سے محفوظ رہنے کا سوال کرتا ہوں یا اللہ رحم الراحمین میرے تمام گنہ معاف فرما دیجئے میری ساری پریشانیاں دور کر دیجئے اور میری تمام ضروریات جو آپ کی پسندیدہ ہو جو پوری فرما دیجئے“ اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے رعایت کیا ہے ۔



صَلَاةُ التَّسْبِيحِ

نماز تسبیح کے مسائل

مسئلہ ۴۶۱ :- نماز تسبیح پہلے پچھلے، نئے پرانے، عہد اسہوا، چھوٹے، بڑے پوشیدہ ظاہر تمام گناہوں کی مغفرت کا باعث بنتی ہے۔

مسئلہ ۴۶۲ :- نماز تسبیح میں چار رکعت ہیں۔ ہر رکعت کے قیام میں پندرہ مرتبہ رکوع ہیں دس مرتبہ، قومہ میں دس مرتبہ، پہلے سجدہ میں دس مرتبہ، جلسہ میں دس مرتبہ، دوسرے سجدہ میں دس مرتبہ، جلسہ استراحت اور تشہد میں دس مرتبہ تسبیحات پڑھنی چاہئیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ أَلَا أُعْطِيكَ أَلَا أَمْنُحُكَ أَلَا أَخْبِرُكَ أَلَا أَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذَلِكَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ قَدِيمَهُ وَحَدِيثَهُ خَطَاَاهُ وَعَمَدَهُ وَصَغِيرَهُ وَكَبِيرَهُ سِرَّهُ وَعَلَانِيَتَهُ أَنْ تَصِلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةَ فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رَكَعَةٍ وَأَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِي سَاجِدًا فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ فَتَقُولُهَا عَشْرًا فَذَلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ تَفْعَلُ ذَلِكَ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ إِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمْرِكَ مَرَّةً. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ لَهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عباس بن عبدالمطلب سے

فرمایا اے میرے چچا عباس رضی اللہ عنہ ! کیا میں تجھے ایک تحفہ، ایک انعام اور ایک بھلائی یعنی ایسی دس باتیں نہ بتاؤں
 کہ اگر آپ ان پر عمل کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کے سارے گنہگاروں سے پہلے اور پچھلے نئے اور پرانے، غمناک اور مسکین، چھوٹے اور بڑے،
 پوشیدہ اور ظاہر، معاف فرمائے گا۔ وہ دس باتیں یہ ہیں کہ آپ چار رکعتیں نماز ادا کریں ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور ایک سورۃ
 پڑھیں جب آپ پہلی رکعت میں قرأت سے فارغ ہو جائیں تو قیام کی حالت میں یہ پندرہ مرتبہ تسبیح پڑھیں ”اللہ پاک ہے
 حمد صرف اللہ کے لیے ہے۔ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے“ پھر رکوع کریں (سمان ربی الاعلیٰ کہنے کے بعد صرف اللہ کے
 بعد) حالت رکوع میں بی دس مرتبہ وہی تسبیح پڑھیں۔ پھر رکوع سے سر اٹھائیں اور (قوم کے کلمات ادا کرنے کے بعد پھر)
 دس مرتبہ تسبیح پڑھیں۔ اس کے بعد سجدہ کریں (سجدہ میں سمان ربی الاعلیٰ کہنے کے بعد) دس مرتبہ پھر وہی تسبیح پڑھیں (جلسہ کی
 دعا پڑھنے کے بعد) دس مرتبہ یہ تسبیح پڑھ کر دوسرا سجدہ کریں (سمان ربی الاعلیٰ کہنے کے بعد) دس مرتبہ تسبیح پڑھیں۔
 پھر سجدہ سے سر اٹھائیں اور (جلسہ استراحت کی حالت میں) دس مرتبہ تسبیح پڑھیں۔ اس
 طرح ایک رکعت میں تسبیحات کی کل تعداد پچھتر ہو جائے گی۔ چار رکعتوں میں آپ یہی عمل دہرائیں۔ اگر آپ
 ہر روز ایک مرتبہ نماز تسبیح پڑھ سکیں تو پڑھیں۔ اگر روزانہ نہ پڑھ سکیں تو ہر ہفتہ میں ایک بار پڑھیں۔ اگر ہفتہ میں بھی نہ
 پڑھ سکیں تو پھر ہر مہینہ میں ایک مرتبہ پڑھیں اگر مہینے میں بھی نہ پڑھ سکیں تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھیں۔ اگر سال میں بھی
 ایک بار نہ پڑھ سکیں تو ساری زندگی میں ایک بار پڑھ لیں۔ اسے ابو داؤد، نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۶۳ ۱۔ نماز تسبیح باجماعت ادا کرنا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا آثار
 صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ثابت نہیں۔



تَحِيَّةُ الْوُضُوءِ وَالْمَسْجِدِ

تحيۃ الوضو اور تحیۃ المسجد کے مسائل

مسئلہ ۴۶۴ - وضو کرنے کے بعد دو رکعت نماز ادا کرنا مسنون ہے۔

مسئلہ ۴۶۵ - تحیۃ الوضو جنت میں لے جانے والا عمل ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِبَلَالٍ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ يَا بَلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمَلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلِكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ. قَالَ مَا عَمَلْتُ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طَهُورًا فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذَلِكَ الطَّهَوْرِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أَصِلِيَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے (ایک روز) نماز فجر کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ ”اے بلال! اسلام لانے کے بعد تمہارا وہ کونسا (نفعی) عمل ہے جس پر

تمہیں بخشش کی بہت زیادہ امید ہو کیونکہ میں نے جنت میں اپنے لگے آگے تمہارے چلنے کی آواز سنی ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نے اس سے زیادہ امید افزا عمل تو کوئی نہیں کیا کہ دن رات میں جب بھی وضو کرتا ہوں تو جنتی اللہ تعالیٰ کو منظور ہو نماز پڑھ لیتا ہوں۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۶۶ - مسجد میں داخل ہونے کے بعد بیٹھنے سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرنا مستحب ہے

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی آدمی مسجد

میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

نفل نمازیں جو سنت سے ثابت نہیں

۱۔ لیلة القدر میں صلاۃ التبیح کا اہتمام کرنا۔

۲۔ رجب کی اول شب نوافل کا اہتمام کرنا۔

۳۔ معراج کی رات نوافل کا خصوصی اہتمام کرنا۔

۴۔ محرم کی پہلی شب نوافل ادا کرنا۔

۵۔ ربیع الاول کی پہلی تاریخ، بعد نمازِ عشاء نوافل ادا کرنا۔

۶۔ پہلی رجب نمازِ عشاء کے بعد ۱۰ رکعت نوافل ادا کرنا۔ نیز اس ماہ کی ہر شب جمعہ بعد

نمازِ عشاء نوافل ادا کرنا۔

۷۔ صلوٰۃ الرغائب“ رجب کی پہلی شب جمعہ مغرب کے بعد ۱۲ رکعت نوافل ادا کرنا۔

۸۔ شعبان میں خاص طور پر پندرہویں شب نوافل کے لئے جاگنے کا اہتمام کرنا۔

۹۔ عاشوراء کی شب نوافل ادا کرنا۔

۱۰۔ صفر کا چاند دیکھ کر مغرب اور عشاء کے درمیان نوافل ادا کرنا۔

۱۱۔ صفر کے آخری بدھ نوافل ادا کرنا۔

۱۲۔ کسی نبی، دلی یا بزرگ کے نام کی نماز ادا کرنا۔ مثلاً نمازِ فاطمہ، نمازِ حسین، نمازِ غوثِ اعظم وغیرہ

۱۳۔ رجب کی ستائیسویں شب معراج کے ۱۲ نوافل ادا کرنا۔